

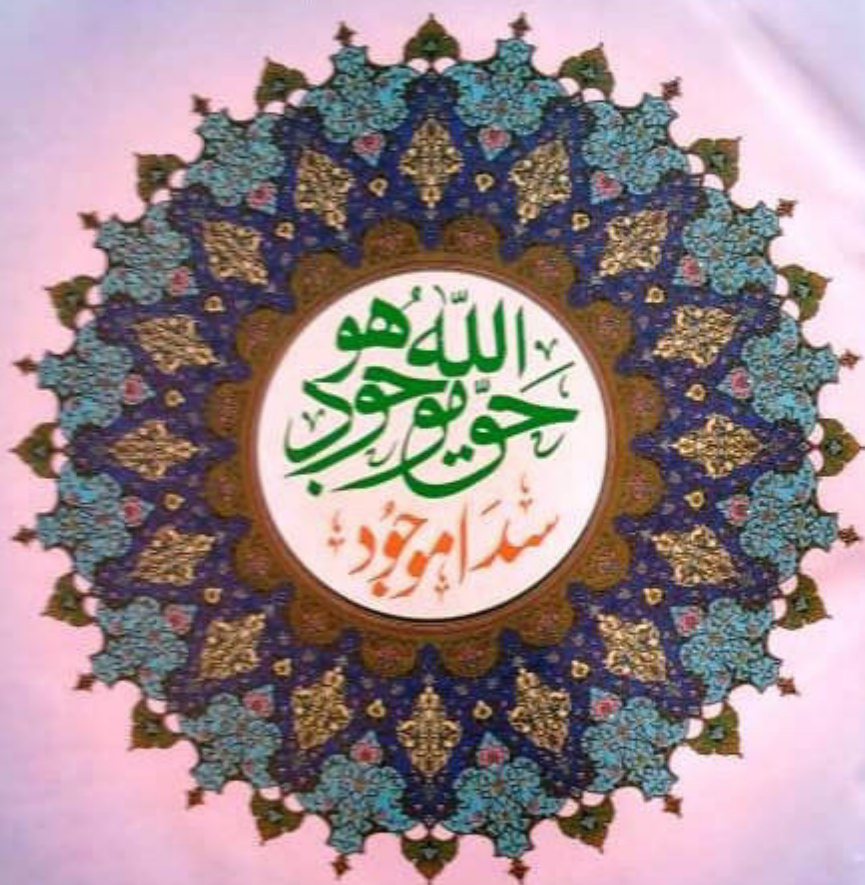
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
سُبْحَانَ اللَّهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

دیوان درد عشق

— من تصنیف —

حضرت سخی فقیر راضی صاحب صفوی قادری قلند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

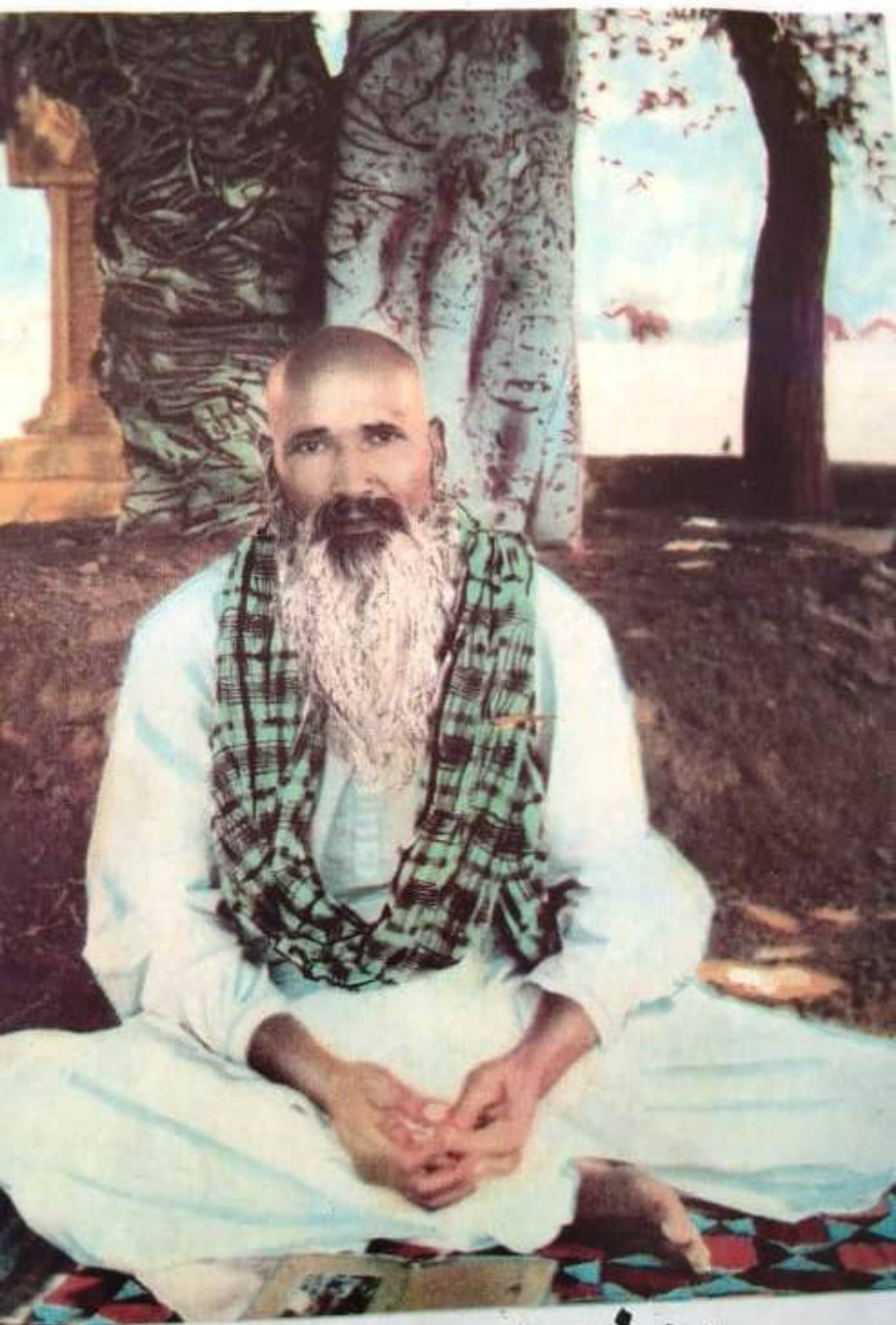




حضرت بابا محمد شفیع المعروف قلندر علی درازی (مرشد حضرت راضی سائیں)



صاحب دیوان حضرت نخی فقیر راضی سائیں صوفی قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ



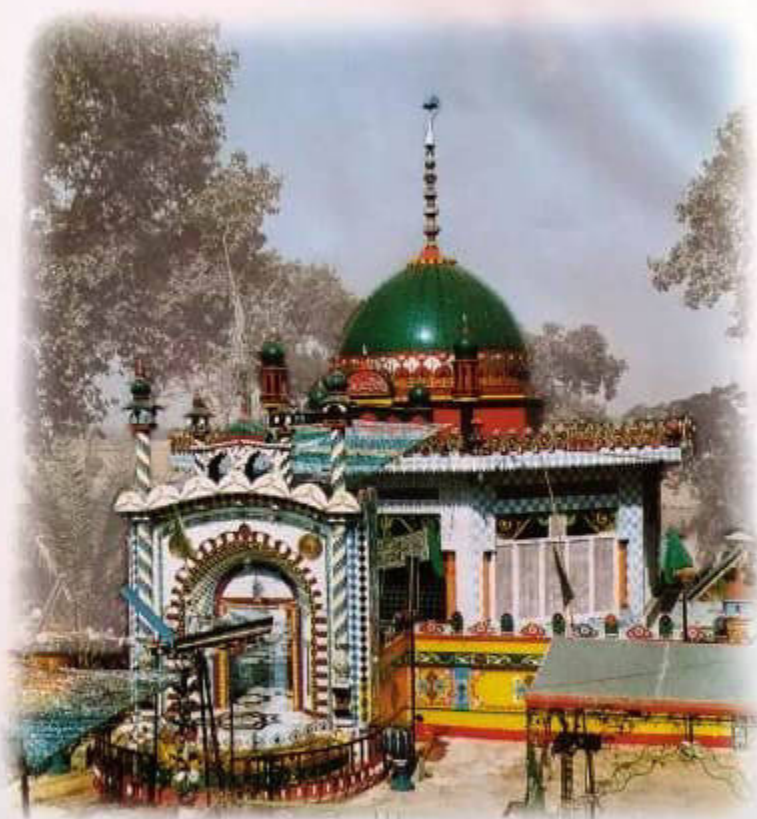
حضرت سخی فقیر رضی صاب صوفی قادری قلندرؒ



سجادہ نشین حضرت بابا رحمدل سائیں صفوی قادری قلندر

ان کے ساتھ ان کے دونوں صاحبزادے (دلی عہد) اللہ راضی محمد شفیع علی اور اللہ علی کریم بخش بیٹھے ہیں

اللہ کافی - محمد شافی - گناہ معافی



دربار حضرت مخی فقیر راضی سائیں صوفی قادری قلندر
دار الفقراء امن پور شریف چوہنگ لاہور

سوانح حیات صوفی شاعر

سائیں راضی فقیر درازی قادری قلندر

نام محمد حسن المعروف سائیں راضی فقیر صوفی قلندر ولد کریم بخش صاحب بزم پر گوتھ ضلع میرپور (سابقہ سندھ) تقریباً ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئے۔ پیدا ہونے کے چند سال بعد آپ کی والدہ صاحبہ وفات پا گئیں۔ اس کے بعد آپ کے والد صاحب نے آپ کو اپنے مرشد حضرت کرم اللہ شاہ صاحب جیلانی گھومکی والے جو کہ حضرت عوث پاک کی اولاد میں سے ہوئے ہیں ان کے حوالے کیا۔ پیر کرم اللہ شاہ صاحب زاہد عابد بزرگ پیری مریدی والے نیک مروت تھے۔ آپ نے اپنی بلاغت کی عمر شہسہ گھومکی میں ان کے زیر سایہ پرورش پائی اور یہاں علم شریعت حاصل کیا اور حضرت پیر حافظ عوث محمد شاہ صاحب جیلانی سے قرآن کریم حفظ کیا۔ بعد میں چک شہباز پور میں آکر کچھ عرصہ تک بود و باش کی۔ شروع ہی سے آپ کے دل میں خداوند عزوجل کے وصال حسن و جمال کا خیال رہتا تھا۔

آپ مرد مجرور رہے ہیں۔ آپ سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں ہی طریقت کا رستہ طے کرنے کے لیے کامل مرشد حاصل کرنے کے واسطے اپنے آبائی گاؤں سے مست مجذوبی رنگ میں بے اختیار بغداد شریف کی طرف مُنڈ کر لیا اور اپنے آپ کا اپنے اللہ کریم کو مددگار و محافظ سمجھ لیا۔ اور پیل سفر کرتے وقت راستے میں جب شہر لاہور شریف میں درگاہ سردار سخی مندوم علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش فیض عالم کی درگاہ اقدس میں فیض حاصل کرنے کی نیت سے حاضر ہوئے تو یہیں سے ہی اپنا مقصد یعنی مطلوب کو پالیا۔ آپ سے آتا ہے کہ ناقصوں کے پیر کامل نے میرا سوال پُورا فرمایا اور اپنے صوفی قادری فقر کے فیض سے مستفیض فرما کر اللہ کریم کی درگاہ کے دوستوں میں مجھے شامل کیا اور آپ کا طریقت میں پیر و مرشد صوفی قادری قلندر سخی فقیر محمد شفیع صاحب المعروف قلندر علی درازی رحمت اللہ علیہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہادی مرشد نے مجھے کفر و اسلام اور تمام مذہبوں کی قید سے آزاد کیا اور وحدت حقیقی کا جام پلایا۔

آپ کا ہے بگا ہے اپنے ہادی مُرشد کی تعریف میں کہتے رہتے تھے کہ سبحان اللہ میں اپنے ہادی محبوب جیسا ہے یا سچا فقیر پُر نور شفقت والا اور پُر محبت مخلص درویش کوئی نہیں دیکھا۔ جس نے مجھے اپنی ہستی سے نکال دیا اور اللہ کے عشق و محبت میں سرمست بنا دیا۔ اب میں سوا اللہ کے کچھ نہیں جانتا۔ جو پہلے تھا وہی پایا۔ جو ایک دم بھی جدا نہیں ہو سکتا۔ چودہ طبق کے اندر باہر حرج القیوم قدیم بس رہا ہے۔ الحمد للہ سب تعریف ذات حق کے لیے ہے۔ آپ ہی دیکھتا سنتا جو چاہتا ہے کر داتا ہے۔ اللہ باقی و من کل فانی۔

اس دیوان میں آپ کی کلام عارفانہ سے ہی فقیرانہ و رموز تصوف و اشارات لطیف ہیں جو طالبان حق کے لیے ہدایت مفید، عارفوں کے لیے فرحت، درد مندوں کے لیے دلداری، درویشوں کے لیے دل ریشی، عاشقوں کے لیے لذت، زاہدوں کے لیے زیادت، عام کے لیے دلچسپی اور خاصانِ خدا میں یہ کلام مقبول پایا جاتا ہے۔ جیسے اللہ کریم کے پیارے دوستوں صوفیائے کرام سے آپ کے پیر مغان منصور آخر الزمان حضرت پھل سرمست، حضرت امام مجتہد لعل بطیف صاحب، حضرت بلتھے شاہ صاحب، خواجہ غلام فرید صاحب اور حضرت سلطان العارفین ہابو با خدا صاحب کے کلام میں معرفت کے موتی بھرے پڑے ہیں۔ اسی طرح اس محقق درویش کا کلام بھی ان کے کلام کے ساتھ ملتا جلتا واضح ہوتا ہے۔

مجھ سے اس پاکباز مرد درویش کی تعریف تحریر نہیں ہو سکتی اور میں طریقت میں ان ہی کے ساتھ وابستہ ہوں اور کافی عرصہ سے آپ صحبت و خدمت میں رہتا ہوں۔ میں نے آپ کا حال ہر روز نئے رموز میں پایا ہے جو میرے وہم و غفل سے بالاتر ہے۔ آپ کی سیرت میں یہ دو ممتاز خصوصیتیں دیکھی ہیں۔ ایک سادگی اور دوسری دردِ دل اور یہی شان ان کے کلام میں ہے آپ کا دیوان سوز و گداز سے بھرا نظر آئے گا جو اس پہلے ہی کلام میں وحدت و توحید سے ظاہر ہے دیکھو کیسا محبت میں محو واللہ سے یگانہ اور اپنے آپ کو فانی الصفت و باقی الحق کے ساتھ ثابت کرتا ہے۔

تعارف

آخر میں ان طالبانِ حق کا تعارف کروانا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اس دیوان "درِ عشق" کے طبع ہونے میں غلامسِ دل سے ہمارا تعاون کیا۔ ان میں سے ایک سائیں خیال اللہ غاس طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ سائیں خیال اللہ اپنے ہادی مُرشد کے ہم وطن اور سب سے پیارے طالب ہیں۔ یہ وہ محرمِ حال اور تارکِ الدنیا طالب ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی اپنے مُرشد کی خدمت میں وقف کر رکھی ہے۔ انہوں نے اپنے مُرشد کے مُذ بولے کلام کو بڑی محنت سے اکٹھا کیا اور اپنے ہاتھوں سے کئی کاپیاں لکھیں۔ اس طرح دوسرے طالبانِ حق نے اصرار کیا کہ یہ دیوان طبع ہونا چاہیے تاکہ یہ نسخہ یکمیا ہم تک بھی پہنچے۔

آخر ایک طالبِ حق جناب خان عمر خان صاحب نے اس کی چھپائی کا ذمہ لیا۔ انہوں نے بڑی فراخ دلی سے اس میں حصہ لیا اور بڑھ چڑھ کر اپنے عشق کا ثبوت دیا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ جناب ظہیر الدین صاحب (پروپرائیٹر استقلال پرائس) نے اپنی زیرِ نگرانی اس کی طباعت مکمل کروائی۔ اسی طرح دیگر طالب فقرار نے بھی تعاون کیا۔ ہم ان سب کے تہِ دل سے مشکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم دے۔ آمین

اس دیوان "درِ عشق" کی کمپوزنگ (لکھائی) بندہ مسکین نے سرانجام دی ہے میں اس آرٹ سے اچھی مہارت رکھتا تھا بر موقیع اپنے ہادی ستراج کی اس ریاضت کو بخوشی نبھایا، اور چھ ماہ کے اندر اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر راضی ہو۔

محمد یوسف المعروف سائیں حال فقیر

امن پور — یکم ذیقعد ۱۴۳۸ھ

یکم فروری ۱۹۶۸ء

دوسرا ایڈیشن

اس سے پیشتر دیوان دردِ عشقِ بادی حق مرشدِ کامل سخی راضی فقیر درازی صوفی قادری قلندر کی حیاتِ طیبہ میں یکم فروری ۱۹۶۸ء کو چھپ کر طالباں حق کی راہنمائی کے لیے جلد طالباں کو دے دیا گیا۔ اس کتاب کی چھپائی بذریعہ کمپوزنگ عمل پذیر ہوئی۔

برجِ ایں پڑھنے میں دشواری ہوتی نیز دیوان دردِ عشق کے طبع شدہ نسخوں کی تعداد ختم ہونے کی وجہ سے کافی پریشانی محسوس کی جاتی تھی۔

لہذا درج بالا دونوں وجوہات کے پیش نظر طالباں حق بیعت پرست بادی کامل میں سے محترم ترین شخصیت جناب دردیش لطیف صوفی قادری قلندر کی پُر زور نیک خواہش پر دیوان دردِ عشق کی دوبارہ چھپوائی کا سلسلہ شروع ہوا جس طرح پہلے چھپے دیوان کی تیاری میں جناب ظہیر الدین صاحب (مالک استقلال پریس) نے انتہائی فراخ دلی کا مظاہرہ کیا۔ بعینہ اس دیوان کی چھپوائی میں ان کے فرزند ارجمند جناب سجاد ظہیر صاحب (چیرمین آل پاکستان پبلشر ایسوسی ایشن) نے کشفِ کمال کا مظاہرہ کرتے ہوئے بندوبست فرمایا (اللہ کریم اس پورے خاندان پر رحمتوں کی بارش کرے اور جناب ظہیر صاحب کو صحتِ کاملہ کے ساتھ لمبی عمر اور سچا عشق عطا فرمائے۔ آمین؟

اس دیوان کو من و عن پہلے سے مطبوعہ دیوان کے عین مطابق بنایا گیا ہے اور کوئی کمی بیشی نہیں کی گئی ماسوائے زیرِ نظر ورق کے۔ اس دیوان دردِ عشق کی تیاری میں میرے ساتھ محمد عارف سیال نے خاص تعاون فرمایا اور دو رسم الخط میں لکھے گئے دیوان کی پہلی پروف ریڈنگ کی اور تلفظات کی درستگی کے لیے اکثر پیشتر بادی مرشد کے سب سے قریبی محرمِ راز اور دیوان دردِ عشق کی سب سے زیادہ فہم و فراست کے حامل درویش محترم خیال اللہ سائیں سے رابطہ کرتے رہے اور انہوں نے اس نیک کام میں ہمارے ساتھ مکمل تعاون فرمایا اور رہنمائی کرتے رہے۔ اللہ کریم ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

۱۹ مئی ۱۹۹۲ء

طالبِ حق۔ خادمِ القرباں ہر حال

سائیں پرمات پال

۷۔ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ

فہرست

صفحہ نمبر	نام کافی	صفحہ نمبر	نام کافی
		۱۰	حمد
۳۴	محرم راز قدیم	۱۱	خدا جس نوں چاہے
۳۵	پل نہ جاہن پرے	۱۲	محبت نے پرتجھ کیا
۳۶	ہردم یار سنبھال	۱۳	جہناں حال حاصل
۳۷	ہن کیویں توں لگیں	۱۴	بھلا یاں نہ بھلدا
۳۸	حمد و مناجات	۱۵	د توئی ہجر دے
۳۹	دل مل گیا نال سجن	۱۶	نہ کر توں طبیب
۴۱	پر محبت دلڑی ہوئی	۱۷	دل نوں پیارا یار
۴۲	واہ واہ عشق پڑھائی	۱۸	یار سپے سُبْحان
۴۳	چھڈ یار گیوں	۲۰	کر فقیری دیس
۴۴	چھڈ دُنیا چلنا	۲۲	دہر میرا ڈھول
۴۵	تینوں دیکھ سجن	۲۳	جانی لایا جوڑ
۴۶	دم جسم دل جان	۲۴	یار میرے دپر خیال
۴۷	عشق اولڑا دکھ	۲۵	رُت آئی چیت بہار
۴۹	اساں مسکین نہانے	۲۶	سوز برہ دی بات
۵۰	اے کوچھڑی کر منظور	۲۷	عشق ہے خاص ام
۵۲	یار ملیار جونر وار	۲۹	ہے عشق اللہ دا کھرا
۵۴	ایسے اکھیاں مارن	۳۰	کیتے عشق شہید
۵۵	اللہ ہادی مدامی	۳۲	مار ملیاں نوں کھلے
۵۶	لاگل پیارا توں	۳۳	میری پنھل نال پریت
۵۷	سجن تیرے عشق کامل		

صفحہ نمبر	نام کافی	صفحہ نمبر	نام کافی
۸۹	ساڈا حال ہر دم	۵۹	دش تر محسن شننا
۹۰	دیندا عشق اصل کوئی	۶۰	دل میرے دپچ دلبر
۹۱	عشق پیارا تینوں ہے	۶۱	کر کر یاد تساوی
۹۲	دچھوڑا دتوئی لا کے	۶۲	درداں نال ملاحظہ
۹۳	سجن یار تینوں دس	۶۳	دنفخت فیہ مروح
۹۴	کیتوئی مست پلا ساقی	۶۴	عشق دتی تکبیر
۹۵	یار تیری یاد دپچ	۶۵	آئے پیارے سجن مورے
۹۶	عشق ہوش عقل سے	۶۶	میں نہیں کوئی میں نہیں
۹۷	دل میں ہر دم یار	۶۷	دس کوئی ڈول ریکھا ون
۹۸	آہن سوہنا یار	۶۸	ہر وقت تساوی تاکھ
۱۰۱	تیرا جلوہ ہے ہر	۶۹	سب نور عجائب اکھیاں
۱۰۳	میرا ساہ سر دل	۷۰	تیرا ہموں دل دپچ
۱۰۵	اے دل تیرا سچا	۷۲	جھنن نوں عشق دی
۱۰۶	یار پیارا میرا ازلی	۷۳	کر آپ تے مشتاق
۱۰۷	بن پھیریدار فقیر	۷۴	سچا یار جیل
۱۰۸	گنج بخش کیتا ہے	۷۶	بن عشق ہے جو زندگی
۱۰۹	دلبر تیرے دیدار تے	۷۸	کتنے کیوں کتنے کیوں
۱۱۰	یا غوث الاعظم اعلیٰ	۸۰	بن دیوں دسدا
۱۱۲	جے توں ہوویں رب	۸۱	ماہی ملن دادے کر
۱۱۳	اگ عشق دا تاب	۸۳	آیا لنگھ را نجن
۱۱۵	مرن توں پتلے مر	۸۴	کیتا عشق میرے
۱۱۶	ذکر اللہ دا نور	۸۵	اللہ دا ادلا ہے
۱۱۷	میں گھر آیا ڈھولا	۸۷	اللہ پاک توں ہے
۱۱۸	دیکھ پاں میں	۸۸	سدا سائیں اپنا کرم

صفحہ نمبر	نام کافی	صفحہ نمبر	نام کافی
۱۳۷	پڑھاں درودِ صلوٰۃ	۱۱۹	اللہ اک ریگھیے یار
۱۳۸	سادھو سمرن خاص	۱۲۰	اے تان کون اکھیندا
۱۵۰	جد در عشق حاصل ہویا	۱۲۱	جان جسم کولوں ہو
۱۵۱	ہم نے دیکھی ہے	۱۲۳	رکھ اللہ دا اک
۱۵۲	حشق تیرے حسن پر	۱۲۴	جر میں میرے عیب
۱۵۳	کوئی خالی نہ رسیا	۱۲۵	اللہ قلندر باطن ظاہر
۱۵۶	مہربانی تیری کے	۱۲۶	ہو دنا میرا میں جو
۱۵۸	سدا ہے مینوں تیرا	۱۲۷	جان پچان صحیح کر
۱۵۹	دوستِ دلبر کے سوا	۱۲۸	گم کر اپنا نام نشان
۱۶۰	یارب سچا رحمت	۱۳۰	نہ کوئی میری ذات
۱۶۱	چو دھویں دے چن	۱۳۲	دل مل محرم یار دم
۱۶۲	سب سے بے ترا فضل	۱۳۳	درد منداں دے ڈیرے
۱۶۳	محبوب پاک ربی	۱۳۴	ساڈے دل وچ دلبر
۱۶۴	مرشد دے میخانے	۱۳۵	کیسی لائیوں دویار
۱۶۵	کامل قدرت ہر کنہن	۱۳۶	سکھ ریت پریت
۱۶۷	ایہو یار کینا احسان	۱۳۷	اللہ مٹھا کھوٹا
۱۶۸	اساں حق نون جاتا	۱۳۸	عشق حسن دی لگی
۱۶۹	ڈٹھا مالِ یقینی	۱۳۹	جان کرن قربان
۱۷۰	ہستی حجاب ہے	۱۴۰	یاد رہیا دن رات
۱۷۱	ظاہر بھی آپ ہو	۱۴۱	بھیت باطن ہویا
۱۷۲	آدیں ماہی میرا	۱۴۲	سب ہے تیرے واسطے
۱۷۳	اج ادا جانی میرا	۱۴۳	جان جانی دے کر
۱۷۴	اج یار آدے گل	۱۴۵	اے یار تیرے عشق
۱۷۵	ماہی یار آما	۱۴۶	صورت سخن دی
۱۷۶	یا خدا صدقہ محمد		

صفحہ نمبر	نام کافی	صفحہ نمبر	نام کافی
۲۰۸	ڈاڈھا سوہنا مٹھرا	۱۷۷	دلبر خاطر درد قبریم
۲۱۰	بیں حسن میں تہلات	۱۷۸	ماہی یار عشق دا
۲۱۱	مناقب	۱۷۹	محبت وچ مسکین ہو
۲۱۲	موت دے مال دا	۱۸۰	تیرا یار گٹرا ڈاڈھا
۲۱۳	بیں نہ جانن عشق تیرا	۱۸۱	یاری یار لا کے
۲۱۴	عشق اللہ نے کیا وحدت	۱۸۲	کوئی اکھے بہت برا
۲۱۵	خاطر خاص پھلڑے	۱۸۳	ڈکھے ڈیکھ آئے
۲۱۷	جے نہ کیتا توں کرم	۱۸۴	میرا ماہی مٹھرا
۲۱۸	دساں کہیں درد اندر	۱۸۵	میرا مالک توں
۲۱۹	ہر شے دا مالک	۱۸۶	کچھن کچھن دی
۲۲۰	ترس نہ کیتا ڈھولن	۱۸۷	درد وحدت دے وچ
۲۲۱	جو کریں کراویں	۱۸۹	رنت عشق دے رنگ
۲۲۲	ہر شے تے حاضر	۱۹۰	ہے ہے رڑاں رڑ
۲۲۳	توں ہی جز تے	۱۹۲	اے دم مسافر جان
۲۲۴	بیں در تیرے دی	۱۹۳	اے یار حقیقی دلدار
۲۲۵	نہیں سجن سوا کچھ	۱۹۵	میرا یار قدیم قربات
۲۲۶	لٹ لئی دل جانی	۱۹۷	میرا مطلب مقصد حسن
۲۲۷	رات دے تیری صورت	۱۹۹	سری سر ہو سمجھ
۲۲۸	اب تو آنا چاہیئے	۲۰۰	اس عشق دے میراں
۲۲۹	ڈاڈھا روگ جھڑی	۲۰۱	کوئی تیں بن سائیں
۲۳۰	تیری شان عزت کی	۲۰۲	دے درشن ڈھولن
۲۳۱	حال فقیراں تے	۲۰۴	کیسے گناہوں یار
۲۳۲	نیں ایانی کو جھڑی	۲۰۵	دل درد کیتا
۲۳۴	اند بار تے باہر یار	۲۰۷	سجن سچا یار اڑی

صفحہ نمبر	نام کافی	صفحہ نمبر	نام کافی
۲۶۳	کچھ نہیں میں کچھ	۲۳۵	مادرِ وِچ وچھوڑے
۲۶۴	عجب شان وحدت ہے	۲۳۶	توں ہی یہاں ہے
۲۶۶	ساجن تیری صورت	۲۳۷	مالک تینوں معلوم
۲۶۷	آپے اپنا رحم کرم کر	۲۳۸	تجھ بن کبھی کوئی
۲۶۸	مسلم کہیں اللہ اللہ	۲۳۹	کیا مجھ کو الہی
۲۶۹	رکتھوں آبرو کتنے	۲۴۰	دیاں ملا کے دل
۲۷۰	سدھے رتے چل	۲۴۱	اشعار
۲۷۱	آجیبا دے دوا	۲۴۵	تیں بن دلبر کوئی
۲۷۲	اے دنیا کوڑی ٹھگ	۲۴۷	اک الف عشق چڑھایا
۲۷۳	مرت کسے دی جان	۲۴۸	ادکھا ملدا مُرشد
۲۷۴	تیں میرا دل دیکھ	۲۴۹	دل سائیں دی سک
۲۷۵	رب دی مرضی من	۲۵۰	میری ذات بھی توں
۲۷۷	درواں دے وِچ عید	۲۵۱	اساں پاک وطن
۲۷۸	تساں جانو جیویں جانو	۲۵۱	میرا مالک داتا
۲۸۰	بھاویں دکھ دیوؤ	۲۵۲	عشق تساؤں اگاں
۲۸۲	داتا دلارے دلبر	۲۵۳	اک ہے مالک سب کا
۲۸۳	خلق فنا خلق بقا	۲۵۴	ایک بات سمجھ جائی
۲۸۴	حمد	۲۵۵	نیں کینہ پر خطا
۲۸۵	آئی سورج وحدت دریا	۲۵۶	بنا دیکھے تجھے دیکھا
۲۸۷	خالق اپنی خلقت بنائی	۲۵۷	ہر صورت یار سمایا اے
۲۸۸	میرا سمجھ سائیں تینوں	۲۵۸	اللہ میرا حال جان دا
۲۸۹	اللہ کرے شل میں	۲۵۹	ماہی میرے وِچ دُسا
۲۹۰	تیرا عشق عجب	۲۶۰	من واسطہ اپنے ناں
۲۹۱	حقد دوم، سندھی کلام	۲۶۱	سب سکھان تے لذت
۳۱۲	سی حرفی	۱۶۲	تیرے حُسن جیبا

حمد

اَوَّلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَكْهَالُ حَمْدِ اللّٰهِ
 کُلِّ دَا تُوں مَالِکِ حَقِیْقِی شہنشاہ
 کیمتوئی عشقِ ظاہرِ احدوں ہوا احمد
 صورتِ محمد ہر دَا ملاہ
 اندر باہر ہے تیرا سب ظہور
 کُن فیکوئی حکم دَا دَا
 آدم دے دپہ ہو سبدا کرایا
 لا الہ دالا دکھایو اسی راہ
 تیرے کولوں تینوں دیکھاں یا الہی
 خودی غیر شرکوں تیری پناہ
 قادرِ قدیمی قدس لایزالی
 لا شریک واحد بے عیب دانہ
 تیرے در دامگتا ہے سارا جہاں
 کرن کم ہے تیرا فضل دی نگاہ
 میرا دل بھی تو ہے میری جان تو
 میرا خیال صوفی تو ہی سرسراہ
 باقی بقا دپہ راضی با رضا کر
 تمامی تینوں ہے میرا حال آگاہ

کافی

خدا جس نرں چاہے اپنا راہ دکھائے
ولی کر وصل دیاں باتاں سکھائے

مالک ملک دا بے قائم قدیمی
ہر شے تے حاضر حکم حق سناوے

حقیقی عشق و پرچ ہوون مست عاشق
خودی خام ہستی وہم دوئی مٹاوے

وحدت دا پیالہ جنہاں پُر جو پیتا
اُونہاں وچوں باطن دا احوال آدے

راضی رضا تے رہن اللہ والے
پردہ میم مولا آپے ناں اٹھاوے

کافی

محبت نے تجھ پر کیا دل فدائی
 حسن دیکھتے سیرا ہوا میں گدائی
 نظر آیا مجھ کو یہاں بھی وہاں بھی
 تو ہی کمر رہا ہے رہبر رہنمائی
 یہ سرسہاہ اصلی ہے تن من تمہارا
 عاشق کی ہے تجھ کو معلوم سچائی
 ملے جو سخن سے جفا بھی وفا ہے
 توں سب جانتا ہے میری کربھلائی
 مسکین مخلص نازک دل شکستا
 مستان بے خود ہوں بندہ مولائی
 بیکی مفلسی مایا ہے میری
 برہ سوز ہر دم ہوا درد بھائی
 سوا تیرے سائیں نہیں کچھ ضرورت
 راضی رمز عشق نے عجب یہ سکھائی

کافی

جہاں حال حاصل اونہاں نال مائل
درد منداں مے دل پرچ ہو یا یار حائل

جاں میں سبھا آئے دم خدائی
ہر فعل و چوں نظر آیا فاعل

اصل عشق افضل حقیقی سخن دا
سیسے سما یا لگا جو ادائل

برہوں کر بیراگی دکھایا ہے ساگی
حسن نور ہادی حمیدہ خصائل

صورت بسمانی راضی رُوح رحمانی
وعدت حمتانی یگانا خیال

کافی

بھلایاں نہ بھلدا محرم راز دل دا
 مادی حقیقی دلبس ازل دا
 احد آپ کیتا احمد ظہور
 ہر جاہ نور الہی محمد شکل دا
 کیتا عشق پورا شہادت حسینی
 عاشق نوں سولی سبب وصل دا
 محبوب دے ہتھ دپچ غونی دیکھ خنجر
 دیندا سر جھکا کر عاشق نہ ٹل دا
 موت دپچ صورت ساگی سبھا تم
 تُوں میں دے دپچ ہے نہیں فرق تل دا
 لا الہ ہو کے یا اللہ رہنا
 اندر باہر ہے اکواک اصل دا
 ملیا نال محبت دیکھیا دپچ لطافت
 مولا مدامی آخر اول دا
 رنگاں دپچ پایا برنگ راضی
 عجب عشق اعلیٰ اُلٹ چال چل دا

کافی

د توئی ہجر دے دُکھڑے یار کھٹڑے
زخمِ دل جگر دے چکن چاک پھٹڑے

سارے سانگ سکھڑے وچھوڑے ونجائے
برہوں سوز والا درد پل نہ ہٹڑے

کھٹڑی ازل دی پھٹڑی چھڑی نال
کیتونی وصل دے ماہی بول مٹھڑے

آکھن ستیاں سب ہولیوں کیوں دیوانی
تیرے لوگ طعنے مارن مینوں وٹڑے

اصل تیں سجن دی ہے گولڑی جو راضی
تیرے ہوندیاں دلبر کھاناں کیوں میں دھکڑے

کافی

نہ کر توں طبیباً میری دوا داری
نہیں مول ہندی عشق دی بیماری

اس دکھ توں ڈر دے سب نے انکار کیتا
خوشی نال عاشقاں چایا برہوں باری

رکیتا مست بے خود نشے نیہنہ والے
جس دن دی لائی سوہنے نال یاری

ایہا ہے اصل دی محبوباں دی خوبی
قرب دل نظر وچ رکھن نور جاری

شکر اللہ آکھاں رہی کچھ نہ ہستی
فقیری ملی ہے رمزنت نیاری

جانی جام پلایا محبت دا ازلی
ہویا روح راضی چڑھی سرخمار

کافی

دل نوں پیارا یار وے
 واہ واہ و تندا نام تساڈا
 ہور کہانیاں مول نہ بھاون
 باجھ تیرے دیدار وے
 علم عقل دی دال نہ گل دی
 عشق اکوں لاچار وے

زہد ریاتے حرس ہوا کولوں
 برہ کیتا بیزار وے
 ہر کہینہ مورت صورت سوہنا
 توں ویس دلدار وے
 ویکھ رضا و پرح راضی سائیں
 ہر دم شکر گزار وے

کافی

یارِ پتھے سبحانِ وے
واحدِ ویسِ نورانی پایا

کوئیِ ناپیسِ باجھوں اللہ
دِچِ زمینِ آسماں وے

جوڑِ عناصرِ چاریسی چولا
نیہنہ کینتا نشانِ وے

جامِ منصوری پی کراں ہن
بے خود ہاں مستانِ وے

ہوونا اپنا ظاہر کیتس
نتِ نرالا شانِ وے

آپے اپنی صورت سوہنا
بن آیا انسان وے

ہادی محمد شفیع ہويا
ہرجا عین عیان وے

رمز روحانی یار سکھائی
راضی ہو رحمان وے



کافی

کے فقیری دیں وے
وہڑے دے دے چر رانجھن آیا
خاکی چولا پا کر ا ہن
کہیا کیتس بھیس وے
سوز والی سن بین جوگی دی
درد کیتا دل ریش وے
میں تے رانجھن رہیو سے راضی
کھیڑے نوں کرنیس وے

باگ تہاں ہوویں راس مے
 ادھی راتیں اٹھ سویرے
 یاد سدا کر رب پئے نوں
 رکھ ملن دی آس مے

سکھاں نوں چھڑ عاشق دیلون
 دُکھاں نوں شاباش وے
 مالِ محبت رکھدے ہر دم
 وحدت دے پُرح واس وے
 اندر وڑیا شیر مریدا
 برہوں کھاندا ماس وے
 نیناں والا نورُ نرالا
 ہادی نظرے پاس وے
 چندیاں مر کے ویکھیا راضی
 یاد فقیراں خاص وے



کافی

دلبر میرا ڈھول دے
 تاج لولا کی پا کے آیا
 حوراں ہار پاؤں گل سہرا
 گکاون عشق دے بول دے
 عاشقاں خاطر آیا عرشوں
 رحمت دے در کھول دے

اللہ اپنا یار بلا کے
 آپ بہایا کول دے
 رات معراج دی باتاں کیتیاں
 سیم دی لہقی اول دے
 راضی رب رسول سنجاتا
 من وچ ماہی پھول دے

کافی

جانی دیا جوڑ دے
عشق حقیقی نال عاشق دے

عاشق سو ہے جو سر دیوے
نیہند نہادے توڑ دے

تیر برہوں دا جھل جگر دپ
خیمہ عشق دا کھوڑ دے

سوز سخن دا ہر دم سہنا
سک پختی دپ لوڑ دے

مار چھلانگ سولی تے چڑھنا
کرانا الحق دی گڑ دے

راضی دپ میدان محبت
ساہ دا سازگا چھوڑ دے

کافی

یار میرے وچ خیال دے
وحدت اندر واصل ہو یا

فِي أَنْفُسِكُمْ صَیِّحُ سَنَاجَتُم
نَحْنُ أَقْرَبُ بِجَالِ دے

گم ہو عاشق عشق اللہ وچ
رہندے نور نہال دے

اندر باہر اک خدا ہے
ہادی ہر دم نال دے

سوت فقیری مل کراہن
لے سب بجال دے

سبحن سوہنے دے نین نورانی
دیکھیم راضی لعل دے

کافی

رُت آئی چیت بہار دے
 مولا ماہی نون میلے
 پُھٹ پُھٹ ہونیاں پُھل گلزاراں
 نیلے پیلے سفیدی دھاراں
 دسدے رنگ ہزار دے
 مولا ماہی نون میلے
 رُکھ فصل سب سبز سہاؤں
 رُل رُل سہیلیاں میں گھر آؤں
 لاؤں ہار سنگار دے
 مولا ماہی نون میلے
 سوز سینے وچ ناہیں سماؤں
 باجھ سجن دے نہ کُجھ بھانڈا
 آوے نہ صبر قرار دے
 مولا ماہی نون میلے
 رب کرے شل فضل عنایت
 رحمت شفقت آپ نہایت
 راضی دیکھاں یار دے
 مولا ماہی نون میلے

کافی

سوز برہ دی بات سُن فی اماں
 نال چرخے دے چت نہیں لگدا
 چرخہ برہوں کتن نہ دیوے
 عشق زور اور ذات
 تینوں لگے تاں میرے وانگوں
 بھل جاوے مسلات

درداں کیتا دل دیوانا
 تاہنگ تبجن دی نات
 نال ماہی دے ہُن میں ملساں
 حق آکھاں کلمات
 لوکاں کولوں چوری ویساں
 سٹ اتھے جسامت
 راضی یار دا نیہنہ نبھیاں
 سک نیساں سوغات

کافی

عشق ہے خاص امام
روز الستی اگوں عو شاقاں

حق دی نہنہ نماز پڑھائی
رکوع سجود قیام

کون پہچانے حال اساڈا
بُرا کینا بدنام

خودی کولوں ہو بے خود لینا
رب سچے دا نام

زلف حُسن دا دل نوں پایا
دلبر پیارے دام

عاشق عشق اللہ دا رکھدے
تن من وچ تمام

جانی دلدا دل وچ وسدا
الف میم تے لام

اپنے دل وچ سبجائتم سائیں
خطرے لکھے خام

مُرشد مکھڑا نور الہی
ویکھاں صبح تے شام

راضی سر بُجھانی پایا
ہادی یار مدام

روز الستی اگوں عوشاقاں
عشق ہے خاص امام

کافی

ہے عشق اللہ دا کھرا
 مرن توں پہلے مار جیواندا
 دھوبی وانگوں دھوئے دلنوں
 میل نہ چھڈ دا ذرا
 عاشقاں دے سر کٹیندا
 عامان دیندا ڈرا
 یار دی سک وچ درد مندانوں
 گھٹ خون دیوے بھرا
 شیخ سنان جیہاں ولیاں نوں
 سوریان بسیندا چرا
 متاں نوں پھڑسولی چاڑھے
 پتھر ملیاں کولوں مرا
 برہوں بدن دا ماس سکائدا
 مول نہ چھوڑے ہرا
 راضی دڑ دل اندر بیٹھا
 کم کس دے کرا
 مرن توں پہلے مار جیواندا
 ہے عشق اللہ دا کھرا

کافی

کہتے عشق شہید
حسن حسین جیسے شہزادے

عشق مریدا پھر مشاقاں نوں
قطب و لیاں شاہ شہاں نوں

کر کے دید خسرید
حسن حسین جیسے شہزادے

تینغ برہوں دی عاشق جہلہ
چڑھ سولی تے رب نوں ملدے

وڑ وعدت دپج وجد
حسن حسین جیسے شہزادے

ہن ہلا کر میں تے آیا
جیندیاں مر کے فقیر بنایا

وے ہر دم درد جدید
حسن حسین جیسے شہزادے

عشق راضی دا اللہ نالے
وسدا رسدا وچ خیا۔ لے
ہے اعظم شان حمید
حسن حسین جیسے شہزادے
کہتے عشق شہید



کافی

مار ملیاں نوں کھلے
 عشق اللہ دا مول نہ ٹلدا
 آیتاں بدلے دنیا لیندے
 پیسے بن دے پلے
 دکھلاوے دی کرن عبادت
 نفس دے آکھتے چلے
 فِي أَنْفُسِكُمْ سمجھ نہ جانن
 وحدت و پرچ نہ رُلے
 عاشق عرش تے سیر کریندے
 ملاں رہندے تھلے
 علم عالماں و پرچ عشق عاشقاں و پرچ
 باہ برہوں دی بلے
 خدا پرستاں نوں فتویٰ دیندے
 کون انہاں نوں بھلے
 رب رسول انہاں تے راضی
 کم کیتے جنہاں بھلے
 عشق اللہ دا مول نہ ٹلدا
 مار ملیاں نوں کھلے

کافی

میری پشیل نال پریت
 لگی ازل دی اللہ جانے
 عاشق عشق امام دے پہنچے
 کھڑے نمازاں نیت
 میں ماہی دی ماہی میرا
 وچوں نہ بعدی چیتہ
 باجھوں پیارے یار سجن دے
 رہیا نہ کوئی ریت
 نہہند نبھن دی رمز عجائب
 یار سکھائی پریت
 سک وچ ہر سدا نہیں گداں
 دلبر دے گن گیت
 راضی عین اُتھائیں لگے
 چھتے بار رہی نہ جیت
 لگی ازل دی اللہ جانے
 میری پشیل نال پریت

کافی

محرم راز قدیم
 توں ہے میرا مادی ہر دم
 توں ہساویں توں رادیں
 توں ہی ماریں توں جیوا دیں
 کمر اپنا کرم کریم
 توں ہے میرا مادی ہر دم
 دس تیرے دچ ہر شے ہوئی
 جیویں چاہیں ہووے سوئی
 دے وصل دا جام نعیم
 توں ہے میرا مادی ہر دم
 نظر مہر دی بھال ضروری
 دیکھ ہمیشہ دچ حضورِ
 ایہو بخشیں حال حکیم
 توں ہے میرا مادی ہر دم
 فضل فقیر تے کر توں سائیں
 مالک میری لاج نبھائیں
 رکھ راضی روح رحیم
 توں ہے میرا مادی ہر دم
 محرم راز قدیم

کافی

پل نہ جاہن پرے
کر محبت نال عاشق دے

تیرے دیکھن کارن دلبر پیارے
سکدے رہندے نیمن و چارے
دل بپوس کیویں کرے
کر محبت نال عاشق دے
باجھ سجن دے کوئی نہ جانے
ناہیں دندے طول دمانے

اے ساہ نہ سکھ دا سرے
کر محبت نال عشق دے

تینوں کیویں ریکھاواں دس کوئی اٹکل
ہتھیں پیسیریں پلڑا پاگل

جند درد ہجر کیویں جرے
کر محبت نال عاشق دے

عاشق کھنڈن برہوں دی بازی
دے سر کر دے رب نوں راضی
ایہے سودے عشق دے کھرے
کر محبت نال عاشق دے

پل نہ جاہن پرے

کافی

عاشق اللہ دا عشق کماویں	ہر دم یار سنبھال
بے پرواہ ہے ذات الہی	خودی یکبیر شان خدائی
عاشق اللہ دا عشق کماویں	رکھ رہائی غمیاں
دل قربانی ہو یا میرا	عشق اندر دین لایا ڈیرا
عاشق اللہ دا عشق کماویں	حال حقیقی نال
بے خود تھیو سے مست نمائے	صورت راضی کون سنبھالے

ایہا نیہنہ سکھائی چال
عاشق اللہ دا عشق کماویں



کافی

ہُن کیوں توں لکیں
 ظاہر باطن ہر جا سائیں
 دلبر ہو کے دل وچ بولیں
 طرح طرح دیاں رنزاں کھولیں
 وحدت دے وچ لکیں
 ظاہر باطن ہر جا سائیں
 بندہ بن کے احمد آیا
 رسولی رتبہ محمد پایا
 بن یوسف مصر وکیں
 ظاہر باطن ہر جا سائیں
 دل نظر وچ نور الہی
 ظاہر باطن صورت ماہی
 ہر دم راضی رکھیں
 ظاہر باطن ہر جا سائیں

حمد و مناجات

سبحان اللہ بادشاہ	قدیمی قلندر
بے عیب ہے لاشریک تو	ہادی میرا شفیق تو
بے ساء توں نزدیک تو	باریک بین باخبر
بدون تیرا اک خدا	مخلوق دا خالق سدا
مالک میرا صاحب سچا	دل نور کر نزل نظر
تیری یاد ہے میری غذا	باقی بقا دیویں جزا
نت دیکھ راضی بارضا	اکھاں شکر اللہ نشر
سبحان اللہ بادشاہ	قدیمی قلندر

کافی

دل بل گیا نال سجن دے
سٹ دندھے مرن جیون دے

واہ واہ عشق ہادی دا لکڑا
پا پیچ نجات کیتس لکڑا

سب عینر دا بھولا بھگڑا
پوچ اپنے یار دیکھن دے

وتا دل پوچ دلبر درشن
ہویا معلوم میرے ہڈ تن

جیہا ظاہر تہیا باطن
اکو اک ہے دو نہیں بن دے

لگی سک جدید مزید شدیدے
کیتا حرص حواتوں برہوں بعیدے

آیا آواز السی ہو ہو پدیدے
کیہا کم دہچ مگن چھپن دے

سوہنا ساہ کولوں ہے نیڑے
رہیا وس رس اندر ویہڑے

مکے دین کفر دے جیہڑے
دہچ وحدت حق آکھن دے

رہیا راضی دہچ جان جانی
کر ہجر فراق نوں فانی

لہتا اولہ الانسانی
چھڈ خیال وجود پاؤن دے

دل مل گیا نال سجن دے
سٹ دندھے مرن جیون دے

کافی

پر محبت دلڑی ہوئی
 بن دبر خبر نہ کوئی
 آیا وقت وصال پنہل دا
 مکا پنڈھ پہاڑاں تھل دا
 میرا محرم یار ازل دا
 جو آما ملیوم سوئی
 کھولیا عشق نے دل داتاںک اے
 دیکھیا وچ زمین افلاق اے
 سب آپ خداوند پا کے
 ایہو کلمے کل پیوئی
 ہويا رحم دل رب رحمان اے
 وچ خیال خدائی دھیان اے
 سر وحدت حق سبحان اے
 راضی لامرکان رہیوئی

کافی

واہ واہ عشق پڑھائی نماز مینوں
کر وحدت، دپج گداز مینوں

آیا نورِ نظر صفا سینے اندر
ملیا یار سچا ہمزاز مینوں

دل چاک درد ہجر جالے جان جگر
کیتا سوز برہوں ناساز مینوں

آکھاں سچ سخن دیکھاں رنج حسن
کرے کون ایہو اعتراض مینوں

راضی با تقدیر کیتا رب فقیر
نت نیہنہ سکھایا نیاز مینوں

کافی

چھٹ یار گیوں سنج بر وچ
 سکھ آپ ستوں ونج گھر وچ
 دگا عشق تو نس گئے سکھڑے
 لوں لوں لپٹ رہے دکھڑے
 پئے ازلوں میرے پکھڑے
 بالی برہوں باہ اندر وچ
 کوئی حال نہ میرا جانے
 سب سوز کہیتے ہڈ کانے
 لائے درداں دل وچ تھانے
 لگا ہجر داتیر اندر وچ
 تینوں ترے پانواں ہڑے
 کہتے قول خدا شل پاڑے
 اللہ پار سلامت چاڑھے
 کر زل نور نظر وچ
 کہتا فکر فراق فقیرے
 ہویا کانے وانگ سریرے
 دے درشن دم اخیرے
 رل راضی رُوح فقر وچ
 چھٹ یار گیوں سنج بر وچ
 سکھ آپ ستوں ونج گھر وچ

کافی

چھٹ دُنیا چلنا اِج کل ہے
 اتھے رہنا کوئی پل ہے
 ہریا زوف جگر وِچ جاری ہے
 کیتی منڈ ہے عشق سواری ہے
 جند جان جانی توں واری ہے
 لگا کامل ینہن اصل ہے
 پئے دُکھ دے پھٹ پُرانے
 بن دلبر درد رنجانے
 نت رومے ینن نمائے
 ہویا پاگل بیوس دل بے
 رب جاندا حال اندر دا
 نت سندا سوز بحر دا
 نہ جیندا نہ میں مردا
 کیتا سک سینے وِچ سل ہے
 راضی یار دی یاد بھلاویں نہ
 وِچ جنت دوزخ جاویں نہ
 ہو بقا فنا وِچ آویں نہ
 با عاشق مست ازل ہے
 چھٹ دُنیا چلنا اِج کل ہے
 اتھے رہنا کوئی پل ہے

کافی

تینوں ویکھ سجن سک لہندی ناہیں
اکھاں تھکدیاں دل رچدا نہیں
رہیا سوز جگر وچ تیں جانی دا
ہے برہوں لذت لاثانی دا
لگا روز ازل کل آج دا نہیں

آ درد فراق دا جوش گیا
چھڈ علم عقل نس ہوش گیا
رہیا شرم حیا کوئی لج دا نہیں

ہادی محمد شفیع ہے یاد مبینوں
تیرا نور حسن ارشاد مبینوں
بنا عشق بندا کے ہج دا نہیں

کیتا فارغ عشق دو جہان کولوں
ہویا راضی رُوح رحمان کولوں
تیں یار سوا میں تان سجدا نہیں

کافی

دم جسم دل جان ہے
 سر سبک یار دا
 اولاد آدم بچولا کہیتا
 رگہ عناصر چار دا
 آپے عشق خاہر کہیتا
 عاشق وچوں معشوق دا
 ہر صفت موصوف مولا
 چمکار ہے انوار دا
 احد احمد نام دہرایا
 مجنوں پنہوں ماہی یار دا
 لقب صلے علی آیا
 مصطفیٰ سردار دا
 جے آدم خدا نہ بندہ ایویں
 پھرتوں نہیں وچوں سدا کیویں
 طرح طرح جو بول دا
 بولیاں لکھ ہزار دا
 ہادی ملیا واقف حقیقی
 منت نویں اسرار دا
 وحدت اندر راضی پایا
 آیا مزا دیدار دا

کافی

عش اولڑا دکھ دے میاں
لگا جان جگر دچ ٹھک دے میاں

ہر دم دلبر یار سخن دی
یاد سوا کوئی بات نہ وندی

ہے روز ایسا سک بکھ دے میاں
لگا جان جگر دچ ٹھک دے میاں

برہ بہادر زور کریندا
دہر نظر بھر تر مریندا

بیٹھا گھر بنا سیناٹک دے میاں
لگا جان جگر دچ ٹھک دے میاں

مے محبت و مدت والی
دوئی فنا کر ہستی نکالی

دیمتم آب حیاتی ٹھک دے میاں
لگا جان جگر دیر ٹھک دے میاں

الف اکھاں دیر یار نکایا
ب۔ ت۔ والا ورق و بنجایا

سبر بار برہ دا چک دے میاں
لگا جان جگر دیر ٹھک دے میاں

اکر جانی ددیں جہانی
دل دیر دیکھاں حق بسمانی

بادی نور حسن راضی کھ دے میاں
لگا جان جگر دیر ٹھک دے میاں



کافی

اساں مسکین نما نے بیٹھے
جو دم جینے صدقے ساہ سخن توں بچھنے

جو دم جینے موت پیالا پیوں سوکھا
وہج جدائی جیوں ا دکھا
ڈھک خون جگر دے پینے

جو دم جینے دلبر خاطر لکھ لکھ مہینے
سو سو طغنے جگ دے سہنے
اک سک دوجا دکھ ٹینے

جو دم جینے وہج صفات دے ذات سماں
جیویں پانی رنگ صفائی
اے او اکو اک اکھینے

جو دم جینے عاشق ہو کے عشق کماون
سر سولی تے آپ چڑھاون
راضی یار نوں دیکھ رچینے

جو دم جینے

کافی

اے کو جھڑی کر منظور سائیں
رکھ حاضر دہج حضور سائیں

تیرے ملن کیتے میں جو گن ہوئیاں
سوز، بھر دہج رو گن ہوئیاں

دل درد کیتا چت چور سائیں
اے کو جھڑی کر منظور سائیں

رو رو رہیاں سب صنم دہج
بیوس پیاں عم الم دہج

لگی تانگ وصل بھر پور سائیں
اے کو جھڑی کر منظور سائیں

میں دجاری برہوں ماری
تیرے عشق نے کیتی محض نکاری

ہوئی نیست نمائی جھور سائیں
اے کو جھڑی کر منظور سائیں

میں مستانی جانی تیری ہاں
توڑے گندڑی مندڑی جھڑی ہاں

کر حال تے غور غفور سائیں
اے کو جھڑی کر منظور سائیں

چھنا تیرا شان اُچیرا
اتنا منگا فضل ودھیرا

ہو راضی کھن دستور سائیں
اے کو جھڑی کر منظور سائیں



کافی

یارِ ملیا ہو زوارِ
خلقِ کولوں ہو یا دلِ بیزار

صُورتِ سجنِ دی سَمائی سینے
ہن کیوں جانواں مکتے مدینے

دلِ وِجِ ہر دم کر دیدار
خلقِ کولوں ہو یا دلِ بیزار

آیا کر کے وِلیسِ نورانی
الانسانی سرِ بُسحانی

تاجِ بولاکی پا سردار
خلقِ کولوں ہو یا دلِ بیزار

طرحِ طرحِ دیاں بولیاں بولے
آپے سمجھ سمجھایا ڈھولے

عشق کیسا سب حق اظہار
خلق کولوں ہو یا دل بیزار

ذرے ہوندا حال فراقی
ذرے ہوندا مال طلاق

درد برہ دی پڑھ اخبار
خلق کولوں ہو یا دل بیزار

دارالفقر امن پور ملا
راضی فقر دا پھٹریا پلا

جہں دِج دیکھیا سب اسرار
خلق کولوں ہو یا دل بیزار



کافی

ایسے اکھیاں مارن تیر وے سئیاں

راںجھن یار دیاں

چت چٹندیاں نظر نشاناں

شکار دلیں دے کرن یگانہ

پھیر دیون یکبیر وے سئیاں

راںجھن یار دیاں

پورا کیتوئی سخن سچارا

اپنا بخشوئی عشق پیارا

نور حسن دل دھیر وے سئیاں

راںجھن یار دیاں

ہر کہنہ ویلے کئی کئی گالیاں

بے خود تھیون وحدت والیاں

تو جانے یار بصیر وے سئیاں

سئیاں راںجھن یار دیاں

وصل دتوئی وقت نزع دے

آپے راںجھن وچ رضا دے

راضی کیتائے ہیر وے سئیاں

راںجھن یار دیاں

ایسے اکھیاں مارن تیر وے سئیاں

راںجھن یار دیاں

کافی

میرا دل جان دا جانی	اللہ ہادی مدنی ہے
سب کو کچھ جاندا جانی	اصل ہر حال دا محرم
حسن اپنا دکھاوے پیا	سدا آدے تے جامے پیا
خدا انسان دا جانی	اندر ہر ہر سناوے پیا
اے سرسری ہو بھائی	آیا پوچھ راز رومانی
طلب پوچھ تانا جانی	یگانہ یار واداتی
نظر پوچھ نور آیا ہے	سبحن سینے سمایا ہے
محبت ماندا جانی	عشق ظاہر دکھایا ہے
درازی عشق آگازی	اللہ محمد شفیع راضی درازی
برہ سوزاں دا جانی	انحد وچند ساز آواز

اللہ ہادی مدنی ہے
میرا دل جان دا جانی

کافی

و گل پیارا توں دل جانی
 میرے درد دا گداگر ہوں
 نہیں کوئی میرا ماہر
 اصل اسے دل تیرا ہے گھر
 توڑی دیریں شہنشاہی
 تیرا ہر ہوں یا ابھی
 دکھاں جند جان غم گیری
 رہی منت یاد اک تیری
 راضی ہر دم خدا ہوویں
 اودی نہ پل خدا ہوویں
 و گل پیارا توں دل جانی
 ہووے سب دور دگیری
 ہووے سب دور دگیری
 پھراں وچ حال فقیری
 نساں باجھوں سچا دلبر
 محض خاطر صنم گیری
 مشکات میں تھیں تینوں ماہی
 لگا ہے عشق اکثیری
 بھر مشراق وچ میری
 سخن صورت بخل گیری
 کشا مشکل سدا ہوویں
 میری کر یاد دستگیری

کافی

سجھ تیرے عشق کامل
مست محبت بنایا ہے

عاشق اپنا وفا وچ کر
حقیقی نہہنہ لایا ہے

کیتم جند جان فترانی
ہلی ہے رمز روحانی

جگر دل دا جو رت پانی
اکھاں رو رو سکایا ہے

پتھی سک وچ کیتوی گھائل
میں ہاں بیخود تیرا مائل

سدا دیدار دے سائل
ایہو اک سوال پایا ہے

درد ہے حال حیرانی
بھلیا کل روپ جسمانی

میا محبوب بُسحانی
قرب قادر کمایا ہے

دتوئی احوال آدم دا
خلاصے خیال اعظم دا

لہتا خطرہ موت غم دا
تساں زندہ کرایا ہے

راضی ہو یار ہمدردی
تیرے درد ہی ہاں نت بردی

عطا ہوئی جواں مردی
فدا سر کر دکھایا ہے

کافی

درشن تیرا محض شفا ہے

دارو درد دلاندا

باجھوں تیرے یار پیارا

ہور نہیں کچھ بھاندا

لوں لوں رگ رگ سینے اندر

تو ہی اندا جاندا

عشق شہباز گھن پنخے دچ

کھاندا مان پڑاندا

خیال دی صورت خیال سبھانے

سو سوزنگ دماندا

جوڑ اکھاں بن چھوڑ نہ جاویں

رودنا تے کر لاندنا

خاطر خاص تساڈے سائیں

پایم ویں دکھاندا

ہوون تساڈا حق میرے دچ

ہو ہو آپ بلاندا

سوز برہوں دچ روز نما

راضی رُح ریکھاندا

کافی

دل میرے دیچ دلبر سائیں
تیں بن کرنی ناپیں
دین کفر وچوں کڈھ کراہاں
کیتا عشق اگاہیں

سینا کیتم یسج تساؤا
جوڑ اکھاں دیچ جاہیں
ترس پوئی شل رحم فضل دیاں
کر نزل نور نگاہیں

پاگل پڑا عرضاں کردا
عیب نہ دیکھ کڈاہیں
آپے اپنا بن گڑا پالیں
دل توں مول نہ لایں

دیکھ رضا دیچ اللہ راضی
جانی جیویں چاہیں

کافی

کر کر یاد قساوی سبناں
 منت آدن خیال نویں نویں
 میں تہاں پہنچ تیں میرے پہنچ
 کر دے حال نویں نویں
 سکھ ستے نون تہاں جگایا
 لا عشق دے جال نویں نویں
 چھوٹے لاکوں ہجر فراقوں
 پئے کشال نویں نویں
 بن گئے ساتھی دکھڑے میرے
 دل دے نال نویں نویں
 تیں بن دلبر لحظہ برابر
 لنگھدے سال نویں نویں
 آہن سائیں سر میرے توں
 لہا دبال نویں نویں
 راضی یار دکھا دیں صورت
 رب کرے وصال نویں نویں

کافی

عشق ہوش عقل سے مغلوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے
 نہ دنیا نہ جوانی نہ حسن رنگ رہے گا
 ہڈ چم جسم دم نہ کچھ سنگ رہے گا
 سینے میں سما یا سخن خوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے
 اصل یار حقیقی ہے اللہ پیارا
 ہر حال میرے ساتھ جو کرتا ہے گزارا
 طالب کی طلب میں مطلوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے
 راضی خیال محبت میں ہوا مست مدامی
 رہے سوز حیران کیا درد دوامی
 وحدت کے دریا میں عاشق ڈوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے

کافی

و نفخت فیہ مردح
 ساء معلوم راز کر
 وحدت خدا دی دے وچ ہو گم
 خیال و دم گداز کر
 قادر کل شیء محیط،
 وچ سفید سیاه دید کر
 لطیف دیکھ باطن پدید
 دل خودی سے باز کر
 مُرشد جمال بخشا اے حال
 حق سے حق آواز کر
 جسم فنا کو چھوڑ کے
 شہباز ہو پرواز کر
 اللہ اندر باہر گویم
 قرب کرم دراز کر
 سچے محمد شفیع مولا
 راضی سرفراز کر

کافی

عشقِ دلی تیکیر
میں کھٹی جند کدی رہیاں

عشق دے کیتے بن رہیو سے
رُب رانجھن میں ہیر

کدی وصالی کدی فراقی
درد کیتا دلگیر

نہیں نرالا یار دا لکڑا
جان جگر وچ تیر

اللہ ہادی اپنا کیتا
عشق خیال ضمیر

بیرنگی دا رنگ ہے راضی
رہنا حال فقیر

کافی

آئے پیارے سجن مورے
 مینخانے مولا مہربانے
 دیکھے دل میں دو عالم
 کے سرتاج دو
 جب عشق عاشق کو مشہور کرے
 تب دنیا سے اُسے دور کرے
 جیسے مجھوں مستانے دیوانے
 مولا مہربانے

میری آگ عشق میں جان جلے
 پھر یار سچا کر دھیان ملے
 دیتا بھر بھر پیا پیمانے
 مولا مہربانے
 رب راضی رضا میں خاص کرے
 سب پوری اللہ آس کرے
 بقا باللہ رہوں بس یگانے
 مولا مہربانے

کافی

میں نہیں کوئی نہیں نہیں
دیکھیا میں وچ میں خدا

جوتی دیکھے سوئی آکھے
یار نہیں اک دم جدا

بیمخودی ہے بھید باطنی
بان میں ہر خیال میں

اُہو اہو اہو اہو حیدر
بتا باشہ حق سدا

غیر اللہ ناہیں ذرا
اندر وحدت لطافت ہے

راز راضی روح پایا
ہو حقیقی سُن ندا

کافی

دس کوئی ڈھول ریجھاؤں دا
 ہادی اپنا آپ دکھاؤں دا
 تیرا نام کریمی ذات رحیمی
 ہر حال سدا بچپال قدیمی
 سبحان کمال علیم حکیمی
 توں ہے صاحب صبر کھاؤں دا
 سب صفت ثنا کر مار گئے
 کہ عاجز میں نوں مار گئے
 لے نام تیرا لنگھ پار تھے
 پڑھ کلمہ قرب کماؤں دا
 بیشک واحد لا شریک غفارا
 با نصیب رفیق مزید سہارا
 حمد حمید عجیب نظارا
 لاہ اولاً آون جاؤں دا
 میرا عشق سچا ایمان بھی تو ہے
 ہر درد دوا درمان بھی تو ہے
 حق پاک خدا رحمان بھی تو ہے
 راضی رب رضا و پچ پاؤں دا

کافی

ہر وقت تساوی تانگہ سجن
 لگی چن چکور دی وانگہ سجن
 رخ نور صفا تیں ماہی دا
 ہے جلوہ پاک الہی دا
 دے بخش جمال جو چاہی دا
 سک سوز برہوں دی سانگہ سجن
 جمدیاں عشق ہو یا دکھ بھائی
 رہی جان جسم دی سرت نہ کافی
 پھر لذت درد پریم دی آئی
 سُن نام تیرے دی بانگہ سجن
 اکھ الست پڑھائیاں نعتاں
 قالو بی دیاں ہوئیاں باتاں
 ہن تیں بیرنگ وچوں دن راتاں
 نظرے فرج حسن دی چھلانگہ سجن
 عاشق تیرا درشن پا کے
 راضی ہو یا رُوح رلا کے
 نال اساڈے نیمھڑا لا کے
 نت نین لڑن ہونا نگہ سجن

کافی

سب نور عجائب اکھیاں نے
 اک نال بناندے لگ رہیاں
 کئی صاف دسندیاں ستیاں نے
 کئی رنگ گلابی رتیاں نے
 بن فوج حسن چڑھ آوندیاں نے
 ہر طرفوں تیر چلاؤندیاں نے
 لائین سجن نت نال رہیا
 راضی گم سوہنے وچ خیال رہیا
 رب دیکھن خاطر رکھیاں نے
 اک دیکھن اللہ سکھیاں نے
 کئی لمبیاں وانگوں بتیاں نے
 جہاں عشق دیاں لذتاں چھیاں نے
 نت رمزے عمرے لاؤندیاں نے
 یکھاں تیز تلواروں تکھیاں نے
 کر کافی قرب کمال رہیا
 دل دیداں یار دیاں تکیاں نے
 سب نور عجائب اکھیاں نے
 رب دیکھن خاطر رکھیاں نے

کافی

تیرا ہمدون دل وچ خیال رہیا
ہر صورت عشق دکھال رہیا
تیرے عشق دی اُلٹ ہے چال
سجن۔ سر جان یا دل مال سجن
کیتا آپ وچے پیمال سجن
میں جانا یار سنبھال رہیا
اس محبت دے میدان اندر
نہیں موت حیاتی خوف خطر
سک درد برہ ساڈے سوز جگر
جل ماس گیا ہڈ بال رہیا
اے سرسہ سمجھ تہیں جانی دا
لتھا غم وہم بُت فانی دا
ہُن کم نہیں شربانی دا
وچ وحدت یار وصال رہیا
جو توں چاہیں سو نہیں کردا
آکھن سچ ایہو ہے مہر دا
دیکھیا خالق رب ہے فاعل ہر دا
تائیں کل نوں پال رہیا

واہ وحدت دا ہے شان عجب
کیا بن آیا انسان عجب

کیتا پنہن نشر نشان عجب
رنگ سرخ سفیدی لال رہیا

سب ناسوت اُتے ملکوت ڈھٹم
جار جبروت جگہ لاہوت ڈھٹم

ہر ذرے وچ مشہود ڈھٹم
سب صاحب نور جمال رہیا

راضی دیکھیں حق سبحانی
دلبر پیارا نور نورانی

اندر باہر عین عیانی
دم الاہو رحوال رہیا

تیرا ہوں دل و تح خیال رہیا
ہر صورت عشق و کمال رہیا



کافی

جیہہ نوں عشق دی چوٹ لگی نہیں

او عاشق دی حالت کی جانے

جس ہادی حق دا پھڑیا نہیں

او وحدت ہدایت کی جانے

ہے ظالم خوئی عشق قصائی

چڑھ سینے عاشق دے چھری چلائی

جس کربل دے وچ شہادت پائی

او باجھ سخاوت کی جانے

جو کوئی سردا سودا کر دا

اوہنوں ہر جا ہر دم حق نظر دا

جنہاں نوں ملیا محرم راز اندر دا

او ناز نزاکت کی جانے

جس عاشق نام دہرایا اے

اُس بار برہوں دا چایا ہے

جس اپنا وجود وںجایا اے

او درد ہلاکت کی جانے

کافی

واہ واہ عشق پڑھائی نماز مینوں
کر وحدت دین گداز مینوں

آیا نورِ نظر صفا سینے اندر
بیا یار سنا ہمارا مینوں

دل چاک درد جبرِ جالے جان بگر
کیتا سوزِ برہوں ناساز مینوں

آکھاں سج سخن دیکھاں سج حسن
کرے کون ایہ امتراض مینوں

راضی با تقدیر کیتا رب فقیر
نت نیہنہ سکھایا نیاز مینوں

کافی

کر آپ تے مشاق وے
 ڈاڈھا دتوئی فراق وے
 سک پیار دی ہیراک وے
 دل سخت ہے غمناک وے
 اول پوئی شل کو رحم
 اکھیاں تے چم رکھاں قدم
 تیں بن صنم اے حال ہم
 بے ہوش پی چو طاق وے
 بدلے چا رب تقدیر نوں
 اکھاں پیر، سچے دستگیر، نوں
 رانجھا ملا ہُن ہیر نوں
 جہناں دی اہم اطلاق وے
 سب تعریف ہے تیں یار دی
 کل نوں سدا پالن ہار دی
 میں ہاں بھکھی دیدار دی
 راضی دکھا مکھ پاک وے
 کر آپ تے مشاق وے
 ڈاڈھا دتوئی فراق وے

کافی

اللہ دا اولاد ہے انسان چولا
منظر محمد مکایا چا رولا

الف میم مولا علی عین ہویا
اتھے آ زبانی کرے کون گویا

جابل نہ جانن وسے ورتج ڈھولا
منظر محمد مکایا چا رولا

عاشق حقیقی سارا بھیت پاون
سجن دیکھ صادق انا الحق الاون

دہبر روحانی عجب راز کھولا
منظر محمد مکایا چا رولا

لا الہ ہو کے فقیراں نے کہنا
الا اللہ باقی بے تادار رہنا

کافی

بن عشق ہے جو زندگی
وہ زندگی درکار نہیں
وصال اللہ کے سوا
نماز روزہ کار نہیں

رُوح نے جب سے سنا
اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ
یاد ہے بھولا مجھے
قَالُوا بَلٰی اقرار نہیں

برہ کے بیمار کی
اے طبیب تجھ کو کیا خبر
مریض عشق کی دوا
بن دیدار یار نہیں

مرتا ہوں نہ جیتا ہوں
پڑا عشق کی آگ میں
سونہ والوں کو ملا
صبر کبھی قرار نہیں

محبت میں مدہوش کو
کرتے ملامت لوگ ہیں
بیدرد بندے جیسا
کوئی ستم گار نہیں

نہ یہ جہاں نہ وہ جہاں
ہے ملک میرا لامکاں
ہر جا حاضر بیزنگ ہے
راضی مگر اظہار نہیں



کافی

کہتے کیوں کہتے کیوں
 خدا سارا نظارہ ہے
 تماشا پار کرتا ہے
 گھڑی پل کا گزارا ہے
 کہتے مرغ خیال مکہ بھری
 کہتے خوشحال کہتے قہری
 اِنَّا هُوَ کا اشارہ ہے

بزرگ رنگی صورت سازی
 کہتے باہمن کہتے قاضی
 کہتے خوئی کنارہ ہے
 کہتے چالاں چلے موراں
 کہتے دانگوں پٹنگ ڈوراں
 ہادی ہر جا نیارا ہے

کہتے عیسیٰ کہتے ادریس
 کہتے سلیمان کہتے بلقیس
 کہتے سولی حق پکارا ہے

کون یہ بولیاں بول رہا ہے
 اللہ آدم آپ کہا ہے
 سب صاحب ذات پیارا ہے

بے خودی بیکبیر ہے
 یہ عشق کا تاثیر ہے
 سر وحدت و پر و سارا ہے

ظاہر باطن اللہ راضی
 راہ فقیری نیاز ایازی
 آپ حجاب اُتارا ہے



کافی

بن دسیوں دسدا یار پیارا
انہاں اکھاں نوں کی اکھاں میں

خیال اندر دل جوئی آوے
سوئی خط ہر ویکھاں میں
درد و خلیفے قرآن کتاباں

پڑھ پڑھ ہریم مست دیوانہ
جاگ پڑھائیاں باکھاں میں

بن ویکھن دے یاری لائی
ہستی وہم دوئی دنجائی

اک ہو اک حق راکھاں میں
رُوپ رنگی دا بیرنگ پایا

اندر باہر آپ سما
نور نظر دا چاکھاں میں

لا تھا سردا سانگا عاشق

ذات ظہور اکتا لا شک

راضی سجن نوں ساکھاں میں

بن دسیوں دسدا یار پیارا

کافی

ماہی ملن دا دے کر دلا سا
سک وچ رکھیوئی اے دل پیاسا

کھاناں ہجر دیاں تین باجھ ماراں
در در دے دکھڑے دکھڑے ہزاراں

کر ترس آپے لے یار ساراں
نت ہے وصل دی مدتاندی آسا

لگڑا ازل دا نیہڑا نبھیاں
چم پیر قدماندی سرخاک پیساں

ہو ساہ صدقے روحڑا رلیاں
رہاں ہمیشہ خدام خلاصا

آ وڑھیا اندر برہمپوں مریلا
جسم جو کر کے کل بیٹھا بیلا

کھا ماس کیتس ہڈاں نوں ویلا
رج رج کے گجدا ہے مرد خاصا

تیں بن رانجن مردی نہ جیندی
سب کا سہیلی مہنے مریندی

طعنے ملامت سرتے جو سہندی
لوکاں ٹوکاں لوکاں دا ہاسا

لا یار یاری چھوڑیں نہ کلہڑا
پا دام دل نوں زلفاں دا چھلڑا

رکھ وچ حضوری ہر دم سولڑا
کر دیکھ سجنا نت ناں واسا

کر قرب سازی ہو اللہ راضی
عاجز ہاں تیرا ہر دم علازی

دے درد اپنا عشق دراڑی
پا جہات کیتوئی جیہڑا اداسا

ماہی ملن دا دے کر دلاسا
سک وچ رکھیوئی لے دل پیاسا

کافی

آیا لنگھ رانجن میرے دِچ دیہڑے
 سجن ساہ کولوں دیکھیا میر نیڑے
 کتے تخت ہزارہ کتے جھنگ سیالیں
 عشق نے سکھائیاں الٹ اور چالیں
 سارے سرچاک توں سٹاں وار کھیڑے
 آیا لنگھ رانجن میرے دِچ دیہڑے
 یس ہاں ازل دی رانجن دی گولی
 جس دے الستی پے گئی نہیں جھولی
 ہن قاضی لائے کیوں ساڈے نال جیڑے
 آیا لنگھ رانجن میرے دِچ دیہڑے
 راوی دے کنارے مارے ماہی نعرے
 پھیرد ہو کے بیلے مجھیں یار چارے
 چوری کٹ کھوانواں راضی رل کے پیڑے
 آیا لنگھ رانجن میرے دِچ دیہڑے

کافی

کیتا عشق میرے دل وچ ٹکنا
 جھٹھوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا
 پہلے پیار دے کے جنت وچ بہایا
 ابلیس دا اساں کی کجھ گنوا یا
 رب دے ارادے کھوایا جو دانا
 جھٹھوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا
 دیسوں پردیسی مسافر کیتو نے
 جوگی کر جگ وچ برہما دتو نے
 گھڑی پل اتھائیں آخر چھڈ سدھانا
 جھٹھوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا
 عرشوں آفرش تے عبدھو کہا دے
 راضی رُوح نہ مردا سری سر سنا دے
 بنیا بُت مٹی دا مٹی وچ سمانا
 جھٹھوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا

کافی

اللہ دا اولاد ہے انسان چولا
منظر محمد مکایا چا رولا

الف میم مولا علی عین ہویا
اتھے آ زبانی کرے کون گویا

جابل نہ جانن وسے ورتج ڈھولا
منظر محمد مکایا چا رولا

عاشق حقیقی سارا بھیت پاون
سجن دیکھ صادق انا الحق الاون

دہبر روحانی عجب راز کھولا
منظر محمد مکایا چا رولا

لا الہ ہو کے فقیراں نے کہنا
الا اللہ باقی بے تادار رہنا

معنی سمجھ کلمے دی کڈھن غیر بھولا
منظر محمد مکایا چا رولا

راضی خوب وحدت دے وچ ہو غواضی
سُنی صاف ہو ہو ہر دم حواسی

ایہو حال لے آیا فقیراں دا ٹولا
اللہ دا اولہ ہے انسان چولا
منظر محمد مکایا چا رولا



کافی

اللہ پاک توں ہے مددگار میرا
 سچا رب قدیمی قرب دار میرا
 قائم کل دا قادر پالناں پیارا
 اُتھے اُتھے ہر دم تیرا ہے سہارا
 محبت والا مولا سجن یار میرا
 دوئیں جہانیں اکو توں ہے جانی
 حقیقی ہمیشہ نظر نور دانی
 رحمت دا دریا بے کنار میرا
 اصل چا اُٹھادیں پردہ میم والا
 عشق وچ دکھادیں جلوہ عین اعلیٰ
 راضی رُوح دل نت کرن مار میرا

کافی

سدا سائیں اپنا کرم کر دکھالیں
 میں تے مہر دیاں دیداں پار بجالیں
 بھلا دس تھینوں کیویں کر میں بھاواں
 توں سوہنا سب کولوں میں کو بھی کہاواں
 کملی دا مالک آپے جنگ پالیں
 ہویاں بیراگن برہوں دی ماری
 رکھیوئی رنج کھالا کے نال یاری
 ہمراز ہادی میرا حال خیالی
 بیٹھی درتے منگدی لے لے کے نام تیرا
 راضی قبول ہووے مقصد تمام میرا
 صاحب سنوار مینوں رحمت دے ورتج سنبھال

کافی

ماڈا حال ہر دم خدا خوب جانے
 درد دل دیوانے کیتے نہینہ نمانے
 نذر عشق مرلا کھاندا ماس تن دا
 توڑے جوڑاں ہتھڑے نہیں منت من دا
 کر دا کئی ہزاریں حیران سیانے
 طرفوں یار آئے دُکھڑے سوغاتیں
 نت یاد کراون بچناں دی باتیں
 منگیاں دُعا ہمیشہ صاحب شل بچانے
 اصل عشق کر لوں مٹاں قاضی ڈر دے
 پڑھ پڑھ کتاباں بڑے مسئلے کر دے
 برہوں دے نیڑے نہیں مول جانے
 جہاں جان کیتی رب دے حوالے
 تنہاں پر پیتے عشق دے پیالے
 راضی وچ محبت سدا موج مانے

کافی

دیندا عشق اصل کوئی چین نہیں پل
 سک درد ہجر کیتا سینے وچ سل
 نہ ماہی بل دا نہ موت آوندی
 جے دکھ پاون جانندی نہ میں نہیہ نہ لاوندی
 بنا یار دے وصل جاوے جند نہ نکل
 آئی سر سختی ہو یا سول ساتھی
 سجن آپ آج تائیں پائی دل نہ جھاتی
 اگ برہوں وچ دل گئی بانجھن پچ بل
 ڈھونڈھاں جنگل جبل رلاں روہ راوے
 نہ مرن دا مینوں خوف آوے
 کلمے چھڈ گیا پنھل پئی جلاں وچ تھل
 یاد یار یار کر میں تاں مر ویساں
 دچ قبر حشر ایویں اٹھ اکھیاں
 آدیں سائیں لادیں گل راضی روح نال رل

کافی

عشق پیارا تینوں ہے کس نے جمایا
 کیسی ذات تیری کہتوں توں جو آیا
 نہ کافر نہ مومن نہ قاضی کہاویں
 نہ ملاں نہ باہمن نہ گرجے نوں جاویں
 بھلا دس کے کوئی تیرا انت پایا
 کئی دانا دیوانے حیران کہتے
 کئی مار عاشق بے جان کہتے
 ناطق سر نیزے پر قرآن سُنا یا
 طرح طرح دے کئی رنگ دکھاویں
 لا نین نینھڑا نبھاوے سکھاویں
 حسن نال سارا توں ظلم چلایا
 کتھے قطب عالم کتھے توں قلندر
 خبر پئی اوہیں نوں رہیں جس دے اندر
 توہی خیال راضی ہو دل وچ سما یا

کافی

وچھوڑا دتوئی لا کے یار یاری
 سکتیں سجن دی پل نہ چین دینی
 تیرا عشق کامل لگا روز ازلی
 فنا کر توں فسادا صدقہ محمد
 بدکار توڑے کیمینی ہاں کو بھی
 سہاں سول صدے ہجر سوز سینے
 بیوس بیراگن راضی ویکھ سائیں
 وحدت وصل وچ سدا کر ستاری



کافی

سجن یار تینوں دس کیویں ریچھاواں
 پلڑا پاواں گل زاری کر مناواں
 اندر باہر توں ہے ہر شے تے حاضر
 کتھے ہو رڈھونڈھن میں دلبر لوں جاواں
 مَسْمِیْعُ عِلْمِی لَطِیْفُ خَبِیْرِ
 ہن حال کہا میں دل دا سناواں
 آپے کر عنایت محبت وصالوں
 پی کے جام وحدت تیرا قرب پاواں
 کافر مومن سب کرن تیری پوجا
 میں بھی تیرا سگ سدا ئیں کہاواں
 مٹاں میٹاں باہمن روچ مڑھیاں
 نمازاں پڑھاں یادو نہاں دتے پاواں
 الفقیر ویکھیں درویش راضی
 پنجتن دے دتہ ہو تیرا گن پیا گداں

کافی

کیتوئی مست پلا ساقی بھر بھر کے پیالے
 دتوئی پیار دکھا یار نوری نین زالے
 اے سر دھر کے تیرے درتے پہلے مر کے ہے جیوں
 پچھے موت نہیں خوف نہ غمگین ہے تھیوں
 ہر دم حال ہو حق نال رہیا خیال وصالے
 ضح شام تیرا نام اکو یاد ہے جانی
 منظر ذات و حق صفات ملیا قرب حقانی
 چڑھیا چاہ کیتم ساہ اے جند جان حوالے
 کیا شوق لگوئی ذوق بشر بھیت بنایا ای
 اسم آپ جسم جوڑ رہبر رُوح رولایا ای
 راضی رُوپ تیرا خوب حسن عشق کمالے

کافی

یار تیری یاد و پرت تن من تمام ہے
میرا کم ہر دم لینا تیرا نام ہے
سک سک سرفے دکھ دکھ ہڈ دے
لگی اگ عشق دی کلمی نہ چھڈ دے

سمن سک تا نگھ تیری صبح تے شام ہے

باجھوں تیرے ماہی کون ہے میرا
مہر نظر دا ماہی پاہن پھیرا
در دی بردی سمجھ غلام ہے
مینٹرا لا کے دلبر ڈھولا
مال راضی رکھنا کیہا ادلا

کراں تینوں دیکھ سائیں سجد اسلام ہے

کافی

عشق ہوش عقل سے مغلوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے
 دنیا نہ جوانی نہ حسن رنگ رہے گا
 ہڈیم جسم دم نہ کچھ سنگ رہے گا
 سینے میں سایا سجن خوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے
 اصل یار حقیقتی ہے اللہ پیرا
 ہر حال میرے ساتھ جو کرتا ہے گزارا
 طالب کی طلب میں مطلوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے
 راضی خیال محبت میں ہر مست مرامی
 رہے سوز حیران کیا درد دوامی
 وحدت کے دریا میں عاشق ڈوب رہا ہے
 میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے

کافی

دل میں ہر دم یار پتھے کی
قربت خلوت راحت ہے

پرت پرت سیرت وفا
نت صورت سخن کی یافت ہے

دل محل میں سارا جسمی
اندر برے ہو ہو اسی

بیزنگ رنگی قسموں قسمی
ہر کنہن روپ سہاوت ہے

اپنی صورت آپ دکھاوت
انا احمد آپ کہاوت

بتی میسم محمد چاہت
کلمہ پاک پڑھاوت ہے

کہیں گورو گوہند لچھمن رام
کہیں کُفر کہیں اسلام

کہیں حسن حسین امام
شرف شہادت پاوت ہے

وَهُوَ مَعَكُمْ ہر جا حالی
فِي أَنْفُسَكُمْ خاص خیالی

راضی رہتا رُوح وصالی
نَحْنُ اقْرَبَ سلامت ہے



کافی

آہن سوہنا یار
زل مل ہوواں باغ بہاراں

رو رو رہیاں زار
ترس پوئی شل سن پکاراں

مالک میرا توں سرتا ہے
میں لچ تیری توں رکھتا ہے

اللہ کافی محمد شافی
گناہ معافی ! ! ! !

بخشیں بخشن ہار
بے حد میرے عیب ہزاراں

وحدت والا جام پلائیں
عاشق اپنا چاگل لادیں

کیتا گھائل برہوں مائل
میں وچ عائل

حسن دا سردار !!!
اک پل دل توں نہ وساراں

دل تے دوڑے عشق دا گھوڑا
درد ہجر کر دُور دھچھوڑا

قرب کمالت سک سلامت
عین عنایت ! ! ! !

نیہنہ لگا نروار
سر سجن توں تن من واراں

آہن تساں وچ لکھ اُمیداں
دیدیاں ملا کے ہودن عیدیاں

اندر چھاتی اسم ذاتی
حق حیاتی ! ! ! !

دیکھ ایہو اسرار
خیال راضی رُوح ساہ سنواراں

کافی

تیرا جلوہ ہے ہر جان میں
تیرے حسن پہ شیدا جہان ہے

دیکھی عجب اعلیٰ اعظم
سبحان تیری شان ہے

کوئی اک نہیں عاشق تیرا
لکھاں ہوئے تجھ پر فدا

تیرے عشق میں سب کچھ ختم
میرا دین دل ایمان ہے

سب کا تو ہی مقصود ہے
میرا محض محبوب ہے

تو بولتا مجھ میں عیاں
تجھ سے بنا انسان ہے

ہوتا رہے دردِ جگر
رہوں مست تیری یاد میں

میرے حق میں تو جو چاہتا
سو مانگتا دربان ہے

ہو با یقیں دیکھا جدھر
آیا مجھے تو ہی نظر

اندر باہر موجود حق
رہا لامکانی دھیان ہے

کیا غُوب ہے صورتِ سخن
ذاتی سمائی خیال میں

وحدت لطافتِ بل گئی
راضی ہوا رحمان ہے

کافی

میرا سہا سر دل جان تو
میری زبان تو گفتار ہے
ہر حال خلوت خیال میں
میری دید تو دیدار ہے

میرے جسم اسم صفات میں
تیری سمائی ذات ہے
سب صورت سخن اثبات تو
وہ سوتل سمجھ دیکھا ہے

میرا عشق حسن سنگھار تو
میرا رُوح محبت پیار ہے
رگ رگ اسی راز میں
میرا تو حقیقی یار ہے

معلوم ہوا جو بولتا
تو ہی میرے اندر عیاں
زاہد کہیں عابد ہوا
مست کہیں مینہار ہے

آدم نے کہا لا الہ
 تو نے کہا سفی اللہ
 ظاہر باطن ہو حق بقا
 مادی میرا فردار ہے

میرا نور مظہر مادام تو
 ہے درد فراق وصال میں
 میری عزت الہی شان تو
 راضی تیرا اسرار ہے



کافی

اے دل تیرا سچا سبحن اللہ سوا کوئی نہیں
جس نے کیا پیدا جہاں تجھ سے جدا کوئی نہیں

آیا نظر قرآن میں نَحْنُ اقْرَبُ انسان میں
مالک ملک ہے اک خدا دو جا بقا کوئی نہیں

یوں حق سمجھ ہوتا ہے سو جو چاہتا کرتا ہے وہ
بے خود ہو رہ مسکین تو ایسا مزا کوئی نہیں

ہر دم شکر کر صبر رب راضی ہو دے گا اجر
دیکھا ہے ایسا با وفا جو دوستی کوئی نہیں



کافی

دم جسم دل جان ہے
سرسجین یار دا
ادلا آدم چولا کیتا
رنگ عناصر چار دا
آپے عشق ظاہر کیتا
عاشق وچوں معشوق دا
ہر صفت موصوف مولا
چمکار ہے انوار دا
احمد نام دہرایا
مجنوں پنہوں ماہی یار دا
لقب صلے علی آیا
مصطفیٰ سردار دا
جے آدم خدا نہ بندہ ایویں
پھرتوں میں وچوں سدا کیویں
طرح طرح جو بول دا
بولیاں لکھ ہزار دا
مادی ملیا واقف حقیقی
نت نویں اسرار دا
وحدت اندر راضی پایا
آیا مزا دیدار دا

نعت شریف

بن پھیری دار فقیر منگاں
در داتا دے خیرات ملے
کراں طواف تساڈا سائیں
سخی سخاوت ڈات ملے

سرتاج یسین دے سہرے گاواں
نال درود سلام پہنچاواں
دیکھن باجھوں کیوہیں جیواں
وصل معراج دی رات ملے

توں حسن حسینی جانی پیارا
علی عثمانی جگر پارا
قطب ربانی قادر قرارا
ہو ظاہر صورت ذات ملے

میرے دُور کرو سب ظلم ظلمہ
طفیلے سچے شفیع محمد
صدقہ علی اللہ صمد
نت عشق لذت جذبات ملے

رب رحمت دا خاص خزانہ
سب تساڈے ہتھ سمیانہ
راضی ہو کے پر پلانا
پیالہ وحدت پاک ملے

نعت شریف

گنج بخش کیتا ہے فیض سخا
 ملیا عشق سچا اللہ دا
 داتا دان دتا ہے دیدار مینوں
 سر وحدت خوب خمار مینوں
 لگا یار سجن دا پیار مینوں
 مٹھا ہر دم نور نگاہ دا
 آیا یار آدم دے اولے وچ
 بیٹھا آپ بولے اس چولے وچ
 الفقیر فقیر سی ٹولے وچ
 ہو یا سیر سارا سر ساہ دا
 ایہں حیرت دے وچ حیران ہاں میں
 ہوندیاں نغن اقرب مستان ہاں میں
 وچ جل الوریہ غلطان ہاں میں
 راضی راز رہیا بے پرواہ دا

کافی

دلبر تیرے دیدار تے راضی مستانا ہو گیا
 دارالفقر امن پور جنت آستانا ہو گیا
 ہوں تیرا سچ سچ دل نظر دے دے سچ
 لوں لوں رگ رگ رچ سچ یار یگانا ہو گیا
 واہ واہ جانی جادو کیتوئی دے دے پیار قرب قابو کیتوئی
 اپنا فقیر سادھو کیتوئی شکر گزرانا ہو گیا
 فیض فاروقی ہو یا مگر عشق تیرے کیتا اثر
 ویکھ حسن نور ہی نشر سر نذرانہ ہو گیا

دلبر تیرے دیدار تے

راضی مستانا ہو گیا

مناقب

یا غوث الاعظم اعلیٰ شان
اس عاجز ادھین تے دھر دھیان

سُن فریاد خدا را ہو قریب
آ درس وصل دے عین عجیب

کر بے نصیب دے نیک نصیب
ہو دے حل مشکل کل آسان

طالب تیرا عزیز کہاواں
باجھ تیرے دس کس دُر جاواں

محی الدین ہوندیاں کیوں غم کھاواں
پھڑ پیر میراں محبوب سُبْحان

اے دل ہویا گھائل میرا
آہن پا فضل دا پھیرا

نام مرید پکارے تیرا
عبد القادر شاہ جیلان

تسیں مُردے زندہ کر دے
جن ملائک تیں تھیں ڈر دے

لکھاں رہندے دردے بردے
بین غلام دوئیں جہان

ایسی کر توں دستگیری
رہے حشر تک فیض فقیری

حال بقا وِچ رُوح اخیری
راضی ویکھاں رب رحمان



کافی

بے توں ہوویں رب دا یار
یہیں مرن توں پہلے مار

عشق اللہ دا بھیت نرالا
نہیں زبانی آکھن والا

جھن سر آیا کرے نہ ٹالا
کئی خوئی کیتے خون ہزار

عاشق مرن توں مول نہ ڈر دے
ہر دم قدم اگیرے دھر دے

کم عشق دا پورا کر دے
رہندے مست اٹل بے اختیار

اپنی صورت آپ سنجائیں
روحی راز رموز پچھپانی

جیویں شکل برت ہے اصل پانی
عینز دیکھن توں ہو بیزار

فانی سمجھ جسم دا
ہر جاہ دیکھیں مرشد مولا

وسہ ادل دتھ دلبر ڈھولا
ہور باجھ سجن سب دانی و سار

درد دکھاں تے راضی رہنا
صبر شکر وچ کچھ نہ کہنا

یار دے طرفوں سختیاں سہنا
چاہ برہوں دا سرتے بار

جے توں ہوویں رب دا یار
نہیں مرن توں پہلے مار

کافی

اگ عشق دا تاب تکھیرا
دل جگر پیا جے میرا
دلبر باجھوں دم نہ آوے
دور جاناں تاں غم نہ جاوے

چڑھیا سورج تے سب اڈاھے
دکھ عذاب اندھیرا
تن اندر وچ دکھا دھواں
دیکھ ملیوے عشق اگوہاں

راہ ایہں دا اصل سونہاں
درد قرب ہے برہوں ودھیرا
راضی سخن دی انوکھی ریتے
بر کوئی مارے کوئی نہ جیتے

پوری یار نے کیتی پریتے
بدھ نیہنہ دا گانا سہرا
اگ عشق دا تاب تکھیرا
دل جگر پیا جے میرا

کافی

مرن تو پہلے مر ضرور ہر جاہ و کھیں عین حضور
 تیغ برہ دی جھل جفا وچ تائیں بلسی یار وفا وچ
 واصل ہو یا نور صفا وچ چڑھ سولی تے ہو منصور
 خودی والی کڈھ توں خامی دل وچ پاویں ہم کلامی
 کل شیئی محیط مدامی ذرا نہ جانیں دلبر دور
 قتل کرن ہے کم عشق دا تن من وچ ہے دم عشق دا
 درد ہتھیارے غم عشق دا عاشق مرد ہوویں مشہور
 آپ سبجانیں شک نہ آئیں صورت سخن دی صاف سبجانیں

نال لطافت جیویں پانی
 راضی وحدت وچ مشکور



کافی

باقی باتاں سب فضول	ذکر اللہ دا نور نزول
تیرا تیں وچ بولے جانی	آپ کو لوں جد ہو ویں فانی
وحدت اندر کر وصول	ہر جا نظرے ذات حقانی
الا اللہ کر اثباتی	لا الہ سبھ صفاتی
آپے کیتا یار قبول	جائیں پائی اندر جھاتی
عشق اساڈے حصے آیا	مرشد مینوں سر سمجھایا
بھلا عشق دا درد رنجول	ظاہر باطن اکو پایا
کہتے یونس کہتے صابر	کہتے مومن کہتے کافر
کہتے احمد علی حیدر	
راہنی ہویا رب رسول	

کافی

میں گھر آیا ڈھولا یار
 عام کوں کر اولاد یار
 یار سکھایا راز ربوبی
 شفیع محمد کشف قلوبی
 ذات الف دی مکھ محبوبی
 میم دا پایا چولا یار
 مرشد ہادی سر سمجھایا
 وحدت اندر دلبر پایا
 کلمہ حق دا عشق پڑھایا
 بحیث تحقیقی کھولا یار
 میں پرچ ماہی لائی جھو کے
 عام نہ جانن جاہل لو کے
 دل دے اندر حائل ہو کے
 سب مرکایا رولا یار
 عاشق رہنا ہو نمانا
 باجھ سجن دے کچھ نہ جانا
 جدھر آکھے ادھر جانا
 ہر دم راضی مولا یار

کافی

نہ کچھ ہاں میں نہ کچھ کر دا
نہ دس میرے وچ کچھ نظر دا
اندر باہر واحد رہتے
باقی بھل گیاں باتاں سے
ہر کہنہ صورت دلبر بھے
جیویں تصویر نظارہ مصوّر دا
درد برہوں نے کیتا نکماں
اندر عشق بیٹھا کر جہاں
پٹ پٹ کھاندا ماس نقماں
پیا پیندا خون جگر دا
ہو مسکین فقیر نماں
ظاہر باطن اللہ جانا
ہوسی جو صاحب نوں بھانا
تابع جگ ہے کل امر دا
عاشق چڑھ سولی تے مل دے
مرن کولوں جو مول نہ ٹل دے
راضی یار دا بھیت نہ سل دے
پیالہ پیندے بھر زہر دا

کافی

اپنے وچ دیکھیے یار	اللہ اک رکھیے یار
محبت رب دی مست بنایا	چوہیں طبقیں توں سمایا
اپنے وچ دیکھیے یار	عین الحق ایکھیے یار
خودی تکبر شان جھیندا	میں وچ میرا ماہی رہندا
وحدت نال لکھیے یار	اے سرسارا ہے اہنیدا
اسم ذات صفات فقیرے	عشق الہی دامن گیرے
الہو لکھیے یار	سینے اندر ساہ سدھیرے
عاشقاں دے سانجھن والا	سوز برہ دا بھید زالا

راضی جنھن وچ سب توں اعلیٰ

جگر کباب پکھیے یار

اپنے وچ دیکھیے یار



کافی

اے تآں کون اکھیندا
 بے بی صورت بھدا دلبر
 ہے ہمیشہ ہر جا حاضر
 صورت مورت مولا سادر
 ہے سب آپ جلیل جباری
 سبحان لطیفی نور نظاری
 یس توں والی رمز رلائی
 کر منصور انا الحق والی
 پتلے نوں پاتند نچاوے
 آپے گاوے آپ بجاوے
 راگ سریلا ساز سناوے
 راضی خیال لڑیندا
 ہر اک میرا حکم میندا
 پھر بندہ کون بنیندا
 ظاہر باطن اول آخر
 مقصد اک جنیندا
 کتھے تمہاری کتھے غفاری
 وحدت و پر وڑیندا
 شوق شمس دی کھل لہائی
 سولی آپ چڑھیندا
 آپے گاوے آپ بجاوے
 راگ سریلا ساز سناوے
 راضی خیال لڑیندا

کافی

جانِ جسمِ کولوں ہو بیزار
انا الحق دا نعرہ مار

آکھیا مُرشد سچے مولا
فانی سمجھ جسم دا اولہ

ہور نہ کوئی پھولیں پھولا
سردے سردا کر بیوپار

طالب طلب اصل نہ چھوڑیں
قرب الہی ہر دم لوڑیں

وحدت دیلوج دوئی چا لوڑیں
اپنا سارا سٹ اختیار

غیر خدا نہ جانی کوئی
ظاہر باطن ہے اہوئی

جو یسوع ببصر سُوئی
عشق نے کیتا حق اظہار

اندر عشق چا دھم مچائی
ہو ہو نال خیال خدائی

اک ہے اک دی لگی وائی
مست ہو یا میں ہوشیار

عاشق کھیڈ برہوں دی بازی
دکھ سکھ دے وچ رہ توں راضی

آپے بسدا باہمن قاضی
جیویں چاہے کردا یار

جان جسم کولوں ہو بیزار
انا الحق دا نعرہ مار

کافی

رکھ اللہ دا اک خیال
 اپنی صورت بندہ بن دا
 مطلب سارا کن آکھن دا
 عرش چھوڑ زمین تے آیا
 آپے دودخ بہشت بنایا
 عاشق معشوق دی کردا باتے
 سورج چن دچوں دن راتے
 کتھے پلاوے پیالہ زہر دا
 عاشق قتل ہزاراں کر دا
 ہر جا و سدا دل وچ دسدا
 اے اہیندا اوہے اسدا
 کدی جدائی کدی دتھ نہ والے

ملیا راضی یار کمالے
 سودا کیتا عشق دلالے

کافی

جرمیں میرے عیب گناہ
بخش مہر کر پاک اللہ

تیری عنایت باجھوں سائیں
دکھڑے سہندی جان سداۓں

مالک میں توں چت نہ چائیں
لاہ اندھیرا سخت سیاہ

جیوں میرا لکھو ای لیکھ
ایںہاں لیکھاں کیتا اندر چھپک

آپ سنبھالیں اپنا دیکھ
ہے رحمت دا توں دریا

عشق تیرے نے حال دہنایا
درد برہ چا گھیرا پایا

دل دہچ بہت پم مچایا
سرے نہ تیں بن راضی ساہ

کافی

اللہ قلندر باطن ظاہر
حاضر ناظر ! ! ! !

تن قلندر دیس بسایا
من دپچ اپنا آپ چھپایا

ثابت عشق نے کر دکھایا
آیا پا نورانی چادر

اے لگا جد عشق پیارا
تمہیں ہو یا بے اختیار

راضی رب ہے پالہنار
مالک ہر دا حافظ ناصر

کافی

ہوونا میرا میں جو چاہیا
 احد واحد نام دھرایا
 نہ میں اورے نہ میں پرے
 ظاہر ہویا ذرے ذرے
 کن فیکونی حکم سرے
 سب وچ میں سمایا !!
 ہوش حواسوں کر کے فانی
 میں ہی اکھیا لسن ترانی
 بیرنگ ذاتی روح روحانی
 فوری ویس بنایا !!
 خلق میری کل محتاج
 عرش فرش تے میرا راج
 میں دریا میں امواج
 راضی صورت میری داسیہ

کافی

جان پہچان صحیح کر عاشق
خیال حقیقی نال وھیان

جنتوں آیا اُتے جانا
روح جسم و پر ہے مہمان

جیویں ہو وفا حق نے چاہیا
ظاہر صورت بن انسان

اندر باہر سب سچن ہے
کدھ خودی چھڈ شک گمان

سردی بازی لاکے آخر
جان عشق و پر کر قربان

راضی یار نوں دیکھ ہمیشہ
محبت والا مل میدان

کافی

گم کر اپنا نام نشان
 گیان گورو دیچ رکھ دھیان
 آدم دا کر ادلا آیا
 فی الفسکو قرب ودھایا
 باطن اپنا بھیت چھپایا
 ظاہر ہو یا سر انسان
 کس دے کیتے لگدا چھپ دا
 کی پرواہ رکے دی رکھ دا
 ہر جاہ حاضر ہونا رب دا
 عشق دکھایا عین عیان
 درد برہ چا کیتا فراق
 صورت اپنی تے ہو یا مشتاق
 اُتھے افلاک اُتھے خاکی
 کہتے ہو یا لا مکان
 سمجھ صبح کر توجید یگانہ
 آپ نوں مول نہ جان بگانہ

توں میں دی ہے بات بہانا
 جانِ جسم دا چھڈ گمان
 واحد واحد لا شریک
 سمجھ اے معنی لطیف بریک
 نحن اقرب نت نزدیک
 کل یومن ہو فی شان
 نہ تمنا نہ تمکین
 ہادی کیتی اے سلطین
 قسم و جھوالتے رکھ یقین
 اے او سارا ہے سبحان
 آپ ہو عاشق عشق کماندا
 اپنا حُسن معشوق بناندا
 سوزِ گداز دا غمزدہ لاندہ
 راضی آکھیا اللہ مان

کافی

نہ کوئی میری ذات صفات
 نہ نام ہمارا نہ درجات
 نہ نہیں چار عناصر گویا
 نہ نہیں مومن کافر ہویا
 عشق نے غیر اندر کا دھویا
 یہ ہے بخششی شہینہ نجات
 ہم کو برہ لگائی ٹھوکر
 زخمی کیا دلبر ہو کر
 دونوں جہاں اُسی کے نوکر
 جس کا عشق اللہ کے ساتھ
 نہ نہیں ورد و ظائف پڑھتا
 نہ نہیں دوزخ جنت دڑتا
 عاشق صادق سولی چڑھتا
 جیسے منصور ہوا اثبات
 عاشق حقیقی مول نہ مرتا
 سر خدا کے آگے دھرتا

گرد سجن کے ہر دم پھرتا
دل پر کرتا حق تجملات

نہ میں اگہم لگائی بسی

نہ میں قسمی نہ میں جسمی

نہ میں دین مذاہب رسمی

نہ رنگ جگت ارسات

جوگی جو اس پتھ میں آوے

گر ہو گر کی بات بتاوے

سادھو سنیا سی سو کہاوے

جو مرے نہ مرنا جات

اب کیا جانوں میں کون ہوا ہوں

محبت میں مفتون ہوا ہوں

ہم گم صنم میں گوں ہوا ہوں

راضی سوز کیا وصلات

کافی

دل مل محرم یار دم دم بھال نگاہیں
 جڑ جڑ دل دیاں لگیاں اکھیاں
 نیٹرا لاکے ویکھن سکھیاں
 پار توڑے اروار ہر جا تیریاں جاہیں
 جندڑی مٹھڑی دیداں کٹھڑی
 بھراں پھٹڑی نہ مڑ پھٹڑی
 سوز فراق دی مار سر تو لہندی ناپہیں
 تیں بن ماہی ماہی کوکاں
 گھر کھیڑیاں نوں ساڑاں پھوکاں
 رو رو بے اختیار دردوں نکلن آہیں
 آہن رانجھن میرا سائیں
 ہیر نمائی چا گل لاویں
 راضی ہو دلدار ہتھڑے جوڑاں باہیں
 دل مل محرم یار دم دم بھال نگاہیں

شعر

آب - خاک - باد - نار
 وحدت میں شست
 عنا ہر چار است !!!
 تا شود معلوم الہی اسرار است

کافی

درد منداں دے دیرے او یار
 آویں پاویں پھیرے او یار
 سک تساڈی روز ازل دی
 دل وچ رہندی تانگھ وصل دی
 دیکھاں راہ چو فیرے او یار
 سمجھ سودائی مست دیوانا
 مارے مینوں لوک بیگانا
 طعنے منے تیرے او یار
 چنگا توڑے گندہ مندا
 جیہا تیرا ہاں تیرا بندا
 عیب نہ دیکھیں میرے او یار
 جوگی دیکھیں راضی ساگی
 برہوں کیتا حال بیراگی
 عشق بدھے سرسہرے او یار
 آویں پاویں پھیرے او یار

کافی

ساڈے دل وچ دلبر یار دسدا
 نیڑے نحن اقرب نزوار دسدا
 انا احمد آپ اکھاون والیا
 مکھ محمد ہو کے دکھاون والیا
 کر نور حسن دا سنگھار دسدا
 کتھے موسیٰ تے کوہ طور ہویا
 کتھے سولی تے منصور ہویا
 کتھے نوک نیزے تے اظہار دسدا
 وچ وحدت عاشقاں پایا
 جیندیاں مر کے دوئی والا دکھ ٹالیا
 اکواک ہے سب دا اختیار دسدا
 کتھے داتا ہو دستگیر آیا
 کل دلیاں دا سر پیر آیا
 نت مرشد میرا غمخوار دسدا
 راضی غیر خدا نہیں کوئی بھدا
 دیکھیا ہر شے وچ ہے ہونار بے دسدا
 لگا عشق الہی اسرار دسدا

کافی

کیسی لایگیوں و دیار کیسی لایگیوں
 دام زلف دا گل پاگیوں و دیار
 دم دم تباہی سک ستاوے
 اک عشق دی جان جلاوے
 دے کے درد و چھوڑے والا
 چت چا گیوں و دیار
 برہ دیاں سرتے چڑیاں گھٹاں
 سہ نہ سکدی ہجر دیاں سٹاں
 سوز فراق دا پھٹ دکھاگیوں و دیار

جے توں آویں کراں بسم اللہ
 ہوواں سجن توں صدقے ساہ
 دل خیال وچ سینے ساگیوں و دیار

تیں بن دلبر رو رو رہیاں
 ہوش حواسوں بیوس پیاں
 صورت راضی نہیں
 دکھا گیوں و دیار

کافی

سکھ ریت پریت نبھاوَن دی
 اُتھے آوَن دی اُتھے جادَن دی
 اُتھے رت ریکھاوَن آئے ہاں
 کامل عشق کماوَن آئے ہاں
 سولی سر چڑھاوَن آئے ہاں
 سر ساہ سجن توں وارَن دی
 اے صورت سنجان شریعت دی
 ہے رمز عیاں طریقت دی
 سب مطلب حال حقیقت دی
 نال ہادی خیال ملاوَن دی
 صاف سمجھایا مرشد سائیں
 نال اساڈے دل ملائیں
 توں میں دے دیچ فرق نہ پائیں
 راضی یار دا درشن پاؤندی

کافی

اللہ مٹھا کھوہا کھٹا دے
پانی پاک پلائیں یار

بیون سیتی سر دے ہوئے دل سینہ
لذت دار بنائیں یار

چڑی جانور راہی مسافر
پی کر دیون دعائیں یار

گھر فقرا خاص امن پور
دسا دیکھ سدا میں یار

عاشق اپنا راضی رکھیں
روحی رمز رلائیں یار

کافی

عشق حسن دی لگی لڑائی دونواں لایا زور اکھوڑ
 رب حُسن دا شان ودھایا دچوں نیہنہ پنخوڑ
 فوج حُسن دی کیتا ہلہ رب دونواں دا کرے شل بھلا
 عشق وچارا پاگل پلا اگوں کھڑا ہنھڑے جوڑ
 عشق نمانا ہویا نتانا آکھے ہارن باجھوں جینا نہ جانا
 ایہو کم حسن نوں چنگا بھانا صلح کرن دی پئے گئی لوڑ
 طرح طرح دے ناز اولے تاب حسن دا کوئی نہ جھلے
 نال نیازاں سر رکھ تھلے ناتا عشق نبھایا توڑ
 عشق عاشق دے دل وچ بہندا حسن اکھانویچ راضی رہندا
 رکھن ترس کدی نہ کیہنہ دا
 تخت شاہانہ آئے چھوڑ

کافی

جان کرن فتربان
عشق جہماں نوں لگے لگے

دل وچ یار یگان
بحر حقیقی وگے وگے

درد برہ وچ عاشق رہندے
سوز سجن دا ہر دم سہندے

مر کے جیون مردان
موت کولوں ہو اگے اگے

فَقَدْ عَرَفَا رَبَّهُ عارف جانن
صُورَت اپنی آپ سنبھانن

نال ماہی ہر آن
تن اساڈا تگے تگے

راضی نیڑے منحہ اقرب

ظاہر باطن مولا مطلب

وحدت سر سبھان ! ! !

غیر دے بھولے بھگے بھگے

جان کرن فتربان
عشق جہماں نوں لگے لگے

کافی

یاد رہیا دن رات
 سچن میرے نت سچے کھجے
 دل اندر پا جہات
 یار حقیقی بسھے بسھے
 الست برتکو عشق اکھایا
 قالو بلی دا قول سکھایا
 ہر صورت وچ آپ
 کم کریندا بسھے بسھے
 آپے رکھ دا نام آدم
 ونفخت فید نال معکو
 آکھ ایہو بکلمات
 رُوح بُتال وچ دبے دبے
 بندہ برہ وچ آپ بنیندا
 آپ اکھیندا آپ بنیندا
 ہر جا صاحب ذات
 راضی کتھوں آئے اماں جاتے
 یاد رہیا دن رات
 سچن میرے نت سچے کھجے

کافی

بھیت باطن ہو یا ظاہر
 راز حق رکدا نہیں
 آندا جاندا ہر گلی و تھ
 یار کتھ لکدا نہیں
 فی انفسکھ عین عیانی
 الانسان سر سبجان ہے
 بحر وحدت دل دے اندر
 وگ رہیا سکدا نہیں
 احدوں احمد عین علی ہے
 صورت ساگی حسن حسین
 آپ نوں آپے سجدہ کردا
 غیر کوئی جھکدا نہیں
 راضی رہبر راہ دکھایا
 ہر جا حاضر حق سبجان
 دکھ دوتی دا دھم وجودی
 خیال دم چکدا نہیں
 بھیت باطن ہو یا ظاہر
 راز حق رکدا نہیں

حمد

سب ہے تیرے واسطے جو زمین آسمان میں
 جلوہ نوری آیا نظر جن ملک انسان میں
 بایقین ہو بے گمان میں نے تجھے پایا عیاں
 ہر دید میں دل جان میں ہر دم نرالی شان میں
 ہر فعل کا فاعل ہے تو کل شئی قدیئر
 عارفوں کو بس یہی کافی ملا عرفان میں
 عاشق اصل تیرے سوا نہیں جانتے کچھ دوسرا
 وحدت اندر راضی ہوئے تجھ سے دونوں جہان میں
 سب ہے تیرے واسطے جو زمین آسمان میں
 جلوہ نوری آیا نظر جن و ملک آسمان میں

کافی

جان جانی دے کر حوالے

لاخوف ہو عاشق رہیں

فنا باجھوں بستا والا

بھیت نہ پایا کہیں

عشق لگا حیران ہوا

خبر نہیں میں کون ہاں

جوئی آہا سوئی جانے

بے حال چا کیتا جھیں

ویکھ ظہورا یار سجن دا

بھل گئی اپنی پہچان

جو چاہندا سو ہو رہیا

سب سمجھ توں چپ کر بھیں

ہئے اُہو اندر باہر

کڈھ وچوں توں آپ نوں

وچ لطافت خیال ہر دم

وحدت بناں واصل نہیں

آیا اصل اعتبارِ وِچ
 ادلا نہقا انسان دا
 بے مثل صورتِ کمال
 لا مکان لاشک کہیں
 قسم و جہو اللہ جا بجا
 موجود عاشق جاں دے

لا الہ دی لا چھری
 نفس امارہ نوں کہیں
 راضی نیڑے ساہ کزلوں

رمنِ روحی کر صحیح
 توحیدِ پیالہ جس نے پیتا
 کیٹا غیر کل تارک تھیں



کافی

اے یار تیرے عشق میں جفا بھی ہے ونا بھی ہے
 مرنا بھی ہے جینا بھی ہے نقصان بھی ہے نفع بھی ہے

ملنے کی طاقت نہ رہی دل شکستہ ہو گیا
 دستور تیرے درد میں فرقت بھی ہے رفا بھی ہے

حیرت رہی اس بھیت کی کیسے تو مجھ میں چھپ رہا
 حسن صورت بے مثل ظاہر بھی ہے صفا بھی ہے

عاشقوں کا اک فقط مجرب ہی مقصود ہے
 تو مرض محبت کی دوا داروں بھی ہے شفا بھی ہے

ہونا تیرا ہر جا سخن برہوں کیا ثابت قدیم
 راضی ربانی رُوح کو قربت بھی ہے شرفا بھی ہے

کافی

صورت سجن دی دیکھ کے
 دِچِ محبتِ مجنوں وانگوں
 واقف کیتوئی اپنے گھر دا
 ہر دم ہادی حق نظر دا
 ومانشادوں دی سمجھ اشارات
 باطن اللہ ظاہر چاہت
 عشق سُنائی آواز ہو دی
 دہو پو وحدت نال و جو دی
 توں جس نوں پیاہیا یار بنایا
 اکو جیہا کروکھایا
 خیال میرے دِچِ توں سمایا
 راضی تیرا ترکا ہو گیا

درود سلام

پڑھا درود صلوٰۃ محمدؐ
 ربّ پختے نے کیتا ظہور
 باطن اللہ ظاہر صورت
 انا احمد بلا میمی
 امت سب دا بارا پایا
 اندر باہر دیکھاں ہر دم
 روز الستی سمایا سینے
 اکتھے اکتھے مولا میری
 نال میرے زنت راضی جانا
 پاک ہے تیری ذات محمدؐ
 نور حسن تجلّات محمدؐ
 حق وصل قسّات محمدؐ
 دُور ہوئی فرقات محمدؐ
 آپ معراج دی رات محمدؐ
 پادل نظر دین بھات محمدؐ
 عشق اصل اثبات محمدؐ
 دس تیرے ہر بات محمدؐ
 ساتھ ساد دے قربات محمدؐ

پڑھاں درود صلوٰۃ محمدؐ
 پاک ہے تیری ذات محمدؐ

کافی

سادھو سمرن خاص کرت ہے
نام رام کی پوجا رے
ہر میں ہر کی ذات پرکھ کر
ایک سمجھ نہیں دُجا رے
بھگت بھجن میں بھگتی کرتا
اپنے آپ میں سُجھا رے
صُورت رُوح بناوت مورت
کام اسی میں رُوجھا رے
مڑھی مکان ہے اسی کا
مسجد مندر گرجا رے
گنگا تیرتھ مکہ مدینہ
مولا من میں کھوجا رے
سن منڈل میں سرت سنبھل کر
میں معنی میں مرجا رے
جیتا کر کے پھر نہ مارت
لا مکانی ہو جا رے
ساتھ سانس کے راضی دیکھت
پریم نگر کا کوچہ رے
جوگی بن کر بین بجاوت
گر سرگیت سموجا رے

سادھو سُن مکھ ساتھ بجن کے
 پیم گلی میں ہونا رے
 آگ عشق میں جان جلا کر
 دلبر کا دل کھونا رے
 اگم صنم کی لگن لگی ہے
 ہنسنا کیا پھر رونا رے
 سولی چڑھنا سیس کٹانا
 خون سے ہاتھ رنگونا رے
 گورو کرت ہے قطب قلندر
 پارس لگ ہو سونا رے
 روپ رام کا راضی دھرنا
 وحدت سے دوئی دھونلے



کافی

جد درد عشق حاصل ہوا
تد سدا پئی ساری صبح

احد احمد ذات اک ہے
کثرت وحدت کل رہی

پردہ بندہ بے پردہ اللہ
غیر خدا ہو گم گیا

الانسانی — حقانی
نسائیں سچی بات کہی

آدم عزرائیل آپ ہے راضی
ہمہ ادست و پچ تحقیق

خود خلیل خود محمد
سر پیغمبر آپ وحی

کافی

ہم نے دیکھی ہے دل نظر میں صورت خیال تیری
ہر جا جمال جانی قدرت کمال تیری

برہے کیا ہے بے خود آئی جو موج مستی
کھینتا ہوں عشق میں قلندر دھمال تیری

تیرے کرم سے مولا ہو گئی مراد پوری
وعدت ملی ہے مجھ کو قربت ہر حال تیری

محبت مدام کر دی سینے اندر صفائی
راضی کو بس رہی رحمت سنبھال تیری

ہم نے دیکھی ہے دل نظر میں صورت خیال تیری
ہر جا جمال جانی قدرت کمال تیری

کافی

عشق تیرے حسن پر کر دیا شیدا مجھے
دردِ دلبر مل گیا یہ ہوا فائدہ مجھے

الست برسبکہ سُن لیا جب رُوح نے
قالو بلی کے واسطے تو نے کیا پیدا مجھے

محو محبت نے کیا سوز میں سوزاں ہوں
نیان ہے خفکان ہے ملنے کا دے وعدہ مجھے

رہا دیکھ تو سب حال میرا کہنے کی کچھ حاجت نہیں
راضیِ خدائی خیال کا رہے سکھایا قاعدہ مجھے

عشق تیرے حسن پر کر دیا شیدا مجھے
دردِ دلبر مل گیا یہ ہوا فائدہ مجھے

مدح غوث الاعظم محبوب سبحانی

کوئی غالی نہ رہیا تیرا سائلین

یا سید سخی بادشاہ محی الدین

توں رہبر حقیقی راہ دا

کر زلزل نور نگاہ دا

ہو دے دور دکھ سرساہ دا

من واسطہ اللہ دا

دے زیارت باطنی ظاہرین

یا سید سخی بادشاہ محی الدین

تیرے جہا سارے جگ پوج

نہ ہو یا ہوسا ہو میراں

بے زوریاں دا توں زور میراں

جیویں شیخ سنان گیا سور میراں

ایویں میں بدکار اُتے کر غور میراں

اپنا گک سمجھ گدا میکین

مئے وحدت دا جام پلا پر دستی

کر بے خود مست الستی

ہو دے فنا میری سب ہستی

قول قاصد بلی ہے تکین

یا سید سخی بادشاہ محی الدین

مَن پکاراں عبد القادر
 دھاک عیب میرے پاستھیں چادر
 تُوں محبوب سبحانی رب داناہر
 اولاد امام علی حیدر
 تیرا نانا محمد مرسلین
 یاسید سخی بادشاہ محی الدین
 تینوں اشد کیتا ہر تے حاکم
 دائم قائم عوٹ اعظم
 جل تھل نانا بلائیں خادم
 سبھ جن ملائک آدم
 عرش فرش ہوئے طالبین
 یاسید سخی بادشاہ محی الدین
 تیرا طالب عزیز مرید ہاں
 بیٹھا درتے عاجز عریض ہاں
 نت نازک حال ضعیف ہاں
 تُوں طیب یں مریض ہاں
 ہو شفیع شفا کر فیض مبین
 یاسید سخی بادشاہ محی الدین
 تُوں مظہر نور الہی دا
 تُوں پیر ہے کُل خدائی دا

دے دان دانا جو چاہیہ
 وچ قبر حشر محمد مصطفائی دا
 راضی ویکھ اکھاں احمد اللہ رب العالمین
 یا سید سخی بادشاہ محی الدین



دُعا

مہربانی تیری کے انتظار میں
بیٹھا ہوں نگاہِ کرم کی آس کر
ہو یگانہ یار تو

دردِ دوری ناکس کر
تو سمیعی تو لطیفی تو کریمی

شانِ اعظم ذاتِ رحیمی
سُبحانِ صورتِ حقِ قدیمی

نور میں زلِ مجھے محبتِ اپنی یہ خاص کر
تو جو چاہتا کر ڈالتا

مخلوقِ سب کو پالتا
تیرے سوا کوئی نہیں

ماکِ مجھے سنبھالتا
شکرِ نکلے رُوح سے

صبر میں دلِ راس کر
ہاتھوں سے بنایا انسان کو

قدرتِ کمال سے

اپنا حسن ظاہر کیا
 جلال و جمال سے
 اب کل میں قائم ہے تو ہی
 جب دیکھتا ہوں پاس کر
 حکم تیرا چل رہا ہے
 بادشاہ کبریا ! ! ! !
 تو ہی میری ابتدا تو ہی میری انتہا
 ہر حال راضی با رضا
 دیکھ پوری پیاس کر



کافی

سدا ہے مینوں تیرا شوق شفیق
 عشق و نجایا غیر سب ہستی کر نفی
 اوکھی جا رہے جتھ توں نہیں
 وچ لطافت چھپ رہیا
 اندر باہر آپ آکھیوئی
 نحن اقرب و فی
 آپ انا الحق الاولی
 روپ کر منصور دا
 حکم تیرا چل رہیا
 کل رُوح بدناں وچ خفی
 اتھے بھی توں اُتھے بھی توں
 قادر قلندر جا بجا
 خیال ہر دم نال ہے
 ہادی سخی راضی رنی

کافی

دوستِ دلبر کے سوا دل کہیں لگتا نہیں
اس درد سے جاؤں کہاں یہ بھی ہو سکتا نہیں

محو محبت میں محض حیراں سرگرداں ہوں
بن سجنِ فراق میں اپنی خبر رکھتا نہیں

یا الہی کر کرم دیدار دے مجبُوب کا
تیرے فضل سے عاشقوں کو رہنا ہجر کیا نہیں

برہے کیا بے خود مجھے آتش لگائی عشق نے
معلوم ہے تنجو کو اے صنم راضی بس میں کچھ رکھتا نہیں

دوستِ دلبر کے سوا دل کہیں لگتا نہیں
اس درد سے جاؤں کہاں یہ بھی ہو سکتا نہیں

دُعا

یا رب سچا رحمت تیری کب مجھے مل جائے گی
ہر حال میں جو مصیبت سر پہ آئی ٹل جائے گی

قرآن میں فرمان ہے لَا طَقْنَتُوا وَعْدَهُ وَنَا
بخش دے میری خطا ظلمت بھی چل جائے گی

بندہ بنایا اس واسطے غفار کہلانے کے لیے
دَبْنَا ظَلَمْنَا آگے تیرے دل سے نکل جائے گی

ہر عجیب سے ہر دم پناہ مانگتا ہوں بے بہا
پھر رُوحِ راضی میں اے خدا تیری رضا دل جائے گی

یا رب سچا رحمت تیری کب مجھے مل جائے گی
ہر حال میں جو مصیبت سر پہ آئی ٹل جائے گی

کافی

چودھویں دے چن ویکھاں نہ تہہ دے ایتھ دے
تیرے بھن برہوں مینوں وات پائے تہہ نہ دے

حسن ہادی والے زلف دے پئے پیچ گل
نین یننانوں لڑن نانگاں وانگوں نہہ نہ دے

ابو تیرے بکھاں تہہ الف دے لگے
بکلی مثل چمکن جیویں بادل برسن مہنہ دے

محبوباں دی چال اُلٹی عشق حق سمجھا رہیا
عاشقاں زن مار ایویں طرف اپنے گہنہ دے

راضی کیتا بھناں اصل وچ محبت محو کر
محض دل زوری لٹن دھاڑے مارن ڈیہنہ دے

نعت شریف

سب سے ہے تو افضل سدا یا محمد مصطفیٰ
 اللہ کا تجھ پر سلام کہتا رہوں صلتے علی
 تیری مثل کوئی نہیں دونوں جہاں میں اے سخی
 میری بھی کر مشکل کشا ہر حال مولا مرتضیٰ
 آگے تیرے فریاد ہے صاحب میرے دکھ درد کی
 جب تو نے تب رب نے ہو شفیع اب دے شفا
 تو بھی کریم رب بھی کریم میرے لیے کافی کمال
 جوشِ رحمت میں جلوہ دکھا سبحان صورت حق بقا
 در تیرے کا سگ ہے راضی ترس کر طالب اوپر
 بخش دے ہر دم حضوری عاشق سچا اپنا بنا

نعت شریف

محبوب پاک ربّی احمد عجیب اعلیٰ
نور جمال حق دا حسن کمال والا

جاری سنا جو ازلی مشہور ہے محمدؐ
میرا بھی درد کرنا غم دور ہے محمدؐ

اتھے اتھے اُمت سب دا رکھیں سنبھالا
توں پر پلایا دلبر توجید دا پیالہ

لہ دے زیارت ہر حال کر حمایت
تیرا عشق کامل رحمت رہے عنایت

تیرے لطف کرم دی ہر دم ہے لوڑ مینوں
پھڑ بانہ مولا میری ساری ہے لاج تینوں

راضی فقیر اپنا دیکھیں سدا سکھالا

کافی

مُرشد دے میخانے وچوں میں وحدت دا جام پیتا
 دل دِیچ مدام عشق نے حق دا ہر گام کیتا
 فانی ہوئی جو ہستی محبت نے چاڑی مستی
 برسر خدا پرستی کیا احوال الستی
 کر کے حال خستی صاحب انعام کیتا
 بادل بنا کے سرتے برہ برسات لائی
 رم جھم عجیب ہر دم کن من چال لائی
 بجلی چمک رہی ہے بجلی تمام کیتا
 نیہنہ دے نشے نہایت مخمور کر دکھایا
 ہوش حواس سارا کافور کر دکھایا
 لاین نال دلبرہ قدسی کلام کیتا
 واہ واہ ملی فقیری ہے پیری کتھے امیری
 داتا دا بن گدا گر پایا اے فیض دستگیری
 مسکین ہو کے راضی سب نوں سلام کیتا

کافی

کامل قدرت ہر کینہ صورت
 نظرے خاص خدا
 کل دا مالک سچا خالق
 واحد ذات بقا لائق بخش بقا
 لَا طَقْنَتُوا دا سچا وعدہ
 آیا خوب تہا ! ! ! !
 اِنَّهُ يَخْفِرُ ذُنُوبَ جَمِيعًا
 کیتا قول نبھا باقی بخش بقا
 اب علیم حکیم سخی ہے
 بے حد عین عیان
 توں ہے دارو درد میرے دا
 درشن دیویں دوا ظلمت مرض مٹا
 عشق کمال مکمل ہووے
 خیر حسن دا پا
 عاشق اپنا مائل کر کے
 بیخود مست بنا - وحدت چرچ سدا

ہر دم حال اندر دا محرم
 ہم دم یار اکھار
 دد جگ اندر ویکھ سلامت
 راضی وچ رضا۔ کر رطف عجیب عطا
 کامل قدرت ہر کینہ صورت
 نظرے خاص خدا



کافی

ایہو یار کیتا احسان
بخش بقا دی صورت ہادی

اگ عشق دی جی جلایا
برہوں اندر دیر بانجھن لایا

درد کیتا دیوان
بخش بقا دی صورت ہادی

لگی سخن دی سک سوانی
جھل گئے مائی بابل جانی

چھڑیم وطن جہان
بخش بقا دی صورت ہادی

مرن تر پہلے مار گھنٹیونے
دھڑتوں سرچا دھار کٹیونے

چڑھ سولی نے سیلان
بخش بقا دی صورت ہادی

عشق اللہ دا ہویا کامل
راضی مرشد ہر دم شامل

بن رہیا دل جان
بخش بقا دی صورت ہادی

ایہو یار کیتا احسان

کافی

اسال حق نون جاتا حق وے
 کدھ آپے اپنا شک وے
 سٹ دوئی دور کر غیرنوں
 نت دیداں یار تے رکھ وے
 سانوں عشق نے یار دکھا لیا
 سوہنا سینے صاف سما گیا
 کھول وحدت والی اکھ وے
 پایا ربی حال فقیر وے
 کر صدقے ساہ سریر وے
 ہو یا عاشق پورا پک وے
 اے دُنیا فانی گھر وے
 چھڑ مرن توں پہلے مر وے
 بے توں ملنا نال اکھ وے
 راضی ہے مسکین اللہ دا
 وِچ محبت مست نگاہ دا
 دیکھیا سچا سخن نہیں دکھ وے

کافی

کھتوں آ یوں کھتے جانا
 اُتے کون تے ہیٹھاں کون
 کس دکھ دیاں آہیں بھر دا ایں
 بندہ اپنا آپ بنا کے
 اپنے آپ نوں دیکھن کارن
 دیکھن کیتے خلق آپائی
 آدم مولا بندہ ناہیں
 توں نوری ہے نہ ناری ہے
 حسن ازل دا دل دریا
 ہر شے ہوئی لا الہ
 سب دا سچا بادشاہ
 تیرے باجھوں توبہ اللہ
 عشق حقیقی حق پرستی
 اول آخر روز استی
 اتھے کیوں توں رہندا یار
 کون اے باتاں کہندا یار
 کیویں جیوندا تے کیویں مردا ایں
 وڑ اندر وچ بہندا یار
 شیشہ دل بنایا اے
 کن فیکون سنایا اے
 تیرا چڑھا نہ کوئی لہندا یار
 تیری ذات قدیم نیاری ہے
 پیا وحدت والا دہندا یار
 باقی ہے توں آپ اللہ
 لا یکتاج بے پرواہ
 کون کے نوں سہندا یار
 حسن جمال تے درد پرستی
 کل وچ کل ہے تیری ہستی
 تیری ذات پاک دے باجھوں راضی
 جو بنیا سو ڈھندا یار

کافی

ہستی حجاب ہے فرقت عذاب ہے
محبت میں محبوب کی قسم مرزا ثواب ہے

عاشق دل فدا ہو دیتا ہے سر عشق میں
یار کی خاطر جگر کرنا کباب ہے

رکھتا نہیں اپنی خبر ہے گم صنم کی دید میں
بارش برہ کی جوش سے ہوتا حجاب ہے

ایک تجلی سے طور جلایا موصیٰ گرا بیہوش ہو
جلوہ گر دو جگ اندر حسن حق نواب ہے

سوز سینے میں رہا دلبر کا ہر دم درد ہے
معتوق راضی اس راز میں کھولا نقاب ہے

کافی

ظاہر بھی آپ ہو باطن بھی آپ ہو
عاشق کا پھر اے صنم دل کیوں بیتاب ہو

برہ لگا کے مجھ کو حیدر ان کر دیا
بیکسی اس درد کی ویران کر دیا

دے سوز میں ایسا صبر جو بے حساب ہو
دونوں جہاں میں تیرا ہنگام ہو رہا

میرے اندر بھی عشق ہے ماتام ہو رہا
پلا اپنے مشتاق کو رصل شراب ہو

راضی رہے تجھ سے سدا محبوب آشنا
آپ بھی خوش ہو کمال مجھ سے باشنا

شکر ہے درمیان میں فانی حجاب ہو

کافی

آویں ماہی میرا آویں ماہی
 تیرے نیناں سبغا میرے دل گھائی
 اکھاں دسدیاں راہواں تیریاں نے
 نکلن دردی آہواں میریاں نے
 تیرے باجھوں سوہنا میں ہاں بیواہی
 اک عشق اندر وچ لائی ہے
 رہیا یاد نہ بلی بھائی ہے
 ہر ویلے سبغا لگی تیری وائی
 سدا خیال ہادی دا ہوندا اے
 دل درد ہجر دے روند اے
 جانی تیرا جلوہ ویکھیا ہر جانی
 آویں ماہی میرا آویں ماہی

کافی

اُج آؤنا جانی میرا جیوے جانی
 لکھیا خط وصلدا میرے یوسف ثانی
 جیہنہ دے کارن پی دھڑے جالاں
 تک تک راہواں روز پاواں فالان
 ویکھاں سجن سوہنے دے نین نورانی
 اُج ادنا جانی میرا جیوے جانی
 درد فراق پیا جگر جالے
 رُوح رات دنے دل یار سنبھالے
 صورت سُجانی پاک پیشانی
 اُج ادنا جانی میرا جیوے جانی
 میرے نال برہوں نت لڑا لے
 دل سوز ہجر وچ سڑدا لے
 ہے خیال راضی دا عشق حقانی
 اُج آؤنا جانی میرا جیوے جانی

کافی

اج یار آوے گل نال لاوے
دیوے پیار سجن دکھ ہو دور جادے

ملے سجن سچا میرا دل جانی
وچ وصل اصل کرے ہجر فانی

جالاں کیویں جدا سک سخت ستاوے
پئے دکھدے چاک فراق دے پھڑٹے

برہوں ماس کھاندا پیندا خون ڈھکڑے
ہارے رت نوں پاواں روزا روح یکجاوے

اندر عشق سارا سر شاق کیتا
درد پھٹ سینہ جگر چاق کیتا

تیرے دردا سائیں راضی فقیر کھاوے
اج یار آوے گل نال لاوے

کافی

یا خدا صدقہ محمد مصطفیٰ کرمد میری سدا مشکل کشا
برہے کے بیمار بہت لاچار بے اختیار کو

دے دوا دیدار حق شفیع کافی شفا
بخش دے مولا میری جو بے خطا

تیرے ہوا کوئی نہیں حاجت روا
عشق کی آتش لگی بے خواب دل بیتاب ہے

اتنا مجھے پُچھو سخی راضی تجھے کیا مل گی
یا خدا صدقہ محمد مصطفیٰ کرمد میری سدا مشکل کشا



شعر

عشق اول نیست کردن
تا شود حق الیقین
یار ما تفرید
قابلے توجید

کافی

دلبر خاطر درد قبولیم
سکھ چھڈیا دکھ سہنا اے

من غلامی یار سجن دی
قرب نظر وچ بہنا اے

عشق نے باہ برہوں چا بالی
ساڑ صفا گھر کیتس خالی

جانی آپ وسے دچ والی
خاص اہوا تھے رہنا اے

ہر حال میں توں یاد ہے
فرقت میں سُن فریاد ہے

تیری رضا میری نجات ہے
عاشق نوں گل دا گہنا اے

جان جسم سر ساه دا سائیں
اپنا کر مسکین منائیں

راضی روز قیامت تائیں
حمد و ثنا پس کھنا اے

دلبر خاطر درد قبولیم
سکھ چھڈیا دکھ سہنا اے

من غلامی یار سجن دی
قرب نظر وچ بہنا اے

کافی

ماہی یار عشق دا مار لئی تیر اولڑا
زخمی دل جگر دا واروں کیوں نہیں کریندا

ماہی من میرے وچ تیرا خیال جو رہندا
جدا کیوں جالاں ہجر سوز نہ سہندا

ماہی دس رہیوں توں میرے وچ لڑا دے
وچھڑے ہن ملاوے ایسے کم خدا دے

ماہی لا مکانی ہو یوں حق عیانی
پاسے پل نہ ہو دیں دلبر دل دا جانی

ماہی ہے تساں تے نمائی دا ننگڑا
راضی رب ریجھاواں سکھا آپ ڈھنگڑا

کافی

محبت دے مکین ہو اللہ ہو اللہ
 تیرے کیتا نہینہ نہانا
 کدی جلالی کدی جمالی
 عجب تیری ہے شان نرالی
 اہو ہو کر ایں آیین ہو اللہ ہو اللہ
 حسن تیرے دا دیکھو تجھلا
 ہر دم آکھاں سبجان اللہ
 عشق بلیا تسکین ہو اللہ ہو اللہ
 برہ اندر دل دھم مچائی
 تیں بن باقی بات بھلائی
 آیا حق یقین ہو اللہ ہو اللہ
 وحدت دے دچ حال خیالی
 راضی صورت یار سنبھالی
 ایہو قدیم دین ہو اللہ ہو اللہ
 تیرے کیتا نہینہ نہانا

کافی

تیرا یار لکڑا ڈاڈھا عشق اولڑا
 ہو دیں نال ہر دم دلبر سولڑا
 گل پاواں پلڑا چھماں پیر تیرے
 مندے عیب سارے کر معاف میرے
 من ناں اللہ دا جاویں چھڈ نہ کلہڑا
 تساں باجھ سے سے ہے سول بندڑی
 چنگی بھاویں مندڑی اپنی سمجھ بندڑی
 نہیں دیکھیا ڈھولن تیرے جیہا بھلڑا
 دامن لگی نوں سجن نہ وچھوڑیں
 سچا پیار پا کے مکھڑا نہ موڑیں
 سستی وچ تھلانڈے پکارے پنہلڑا
 تیرے درد دکھڑے دل نوں تاندے
 رت تن جگر دی پینڈے سکاندے
 نبھا نیہنہ راضی کر سدا ساتھ رلڑا

کافی

یاری یار لا کے چھڑ گئے اکیلے
دکھڑے دتو نے ڈاڈھے اویلے
سک سخت دل نوں سخن دی ستاندی
ڈھولے باجھ ہرگز نہ کوئی بات بھاندی

دچھڑیا ماہی ہن اللہ میلے

رہی تڑپ جڈڑی مچھی وانگ مٹھڑی
برہوں دی کٹھڑی پھٹڑی نہ چھٹڑی

دل دل وصلہ کے پون یادیلے

نخت بھاگ میرے منڈھوں محض سڑ گئے
ظالم زلفاندے کالے ناگنک لڑ گئے

ہن منتر نہ لکدے اندر عشق کھیلے

دل وچ لگے ہن درداں دے جھیرے

ویکھاں چوہیرے آوے یار نیڑے

کراں کیویں راضی دہن رت دے ریلے

یاری یار لا کے چھڑ گئے اکیلے

دکھڑے دتو نے ڈاڈھے اویلے

کافی

کوئی آکھے بہت بُرا ہے کوئی آکھے بندہ نیک
لگا تیرا برہوں الستی مولا کیلے عیب نہ دیکھ

کوئی آکھے پاگل ہوتا کوئی آکھے واہ واہ سیانا
جرتی سمجھن میں ہاں سوئی رنگ ہزاراں اللہ ایک

درد محبت مال مہانگا کوئی خریدے سادھو نانگا
نیچہ نصیب جہنم سے ہر یا کھے بہت تنہا ہے چنگے لیکھ

کوئی آکھے ہے امیر کوئی آکھے خاص فقیر
عاشق پنجا راضی رہنا سوز سخن دا سہنا سیک

کوئی آکھے بہت بُرا ہے کوئی آکھے بندہ نیک
لگا تیرا برہوں الستی مولا میرے عیب نہ دیکھ

کافی

ڈکھے ڈپہنس آئے باہجوں تساڈے
داڈھے وقت نجدے اوکھے اساڈے

واہ واہ یار لایا نیہڑا اوڑا
لگا نال دل دے درداں دا جھڑا

سجن کر کے کلہڑا ٹر گئے دراڈے
کیتا محض محبت مست دل دیوانہ

سودائی سک وچ ہر دم حیرانہ
برہوں وڈھینڈا اندر وانگ داڈھے

سوزاں نے ساڑی درداں دی ماری
راضی و چاری جندڑی آزاری

سجن بن ہجر وچ کڈھے کون کاڈھے
ڈکھے ڈپہنس آئے باہجوں تساڈے

کافی

میرا ماہی مٹھڑا سبھن سردا تا ہے

پالیں ننگڑا فقر دار کھیں یار لا ہے

تیرا امر حق میرے وچ بولے

دل نال دلبر گھے راز کھولے

عاشقاں نوں بخشیا برہوں سوز دا ہے

حاضر ناظر توں ہے جل تھل شہر وچ

ہر شے ہے ہر دم تیری نظر وچ

بجلی بدل وچ گجدا توں گا ہے

سب دا محافظ توں ہی آپ سائیں

سچا عشق کامل کماون سکھائیں

راضی نال محبت سنواریں جو کا ہے

میرا ماہی مٹھڑا سبھن سردا تا ہے



کافی

میرا مالک توں مختیار اصل
 میرا یار سجن غمخوار اصل
 تیس بن جانی جیوے نہ کوئی
 آپنی ہن سدھ سجدوئی
 جسم اسم دا لک رکھوئی
 ہے تیری صورت سب نگہار اصل
 آویں جاویں اپنی خاطر
 ہر شے اُتے ہر دم حاضر
 برہ دی بازی بن بازی گر
 کھیڈ رہیوں سر بار اصل
 توں نبی علی توں حسن حسین
 اکو شکل عین تے عین
 لا مقصود فی الدارین
 الا ہو دلدار اصل
 توں سندا جو کچھ کہندا
 عشق حسن وچ راضی رہندا
 درد ہجر دل سوز ہے سہندا
 مست کیتوئی بے اختیار اصل
 میرا مالک توں مختیار اصل
 میرا یار سجن غمخوار اصل

کافی

پکھن پکھن دی جانہ کافی
 تیں یار اگے نت زاری
 اپنے دے دے دے دے دے دے
 دلبر دے دلداری
 توں تاں میرے اندر دسا
 باہر دیکھاں اناہیں دسا
 اہو ہو ہے اظہاری
 کلمہ حق دا حق ہر دم آکھاں
 باطن بولیں ظاہر دیکھاں
 صاحب صورت پیاری
 واہ واہ مالک تیری بے پرواہی
 کتھے شاہ تے کتھے سپاہی
 برہوں لگوئی باری
 راضی رکھیں خیال یگانہ
 اورے پرے دا چھوڑ بہا
 ہادی ہے زواری

کافی

وڑ وِحدت دے وِچ بندے نے
 نہیں پہنچ آکھن توں عاشق ٹل دے
 اکلمہ حق دا کھندے نے
 بے انت دا انت کسے نہ پایا
 ہر صورت وِچ بے صورت سمایا
 جیویں بحرِ سمندر پانی اکتو
 دچوں دھن ہزاراں دھندے نے
 عشق کمایا اصل درویشاں
 دم خیال دے نال ہمیشہ
 سری روجی خفی اخفا
 رنت اسمِ اعظم دا لیندے نے
 لامکاں تے لاون ڈیرے
 عرشوں اگیرے پاون پھیرے
 چاڑھی عشق دی چڑھدے ہر دم
 اپل پیر پچھاں نہ لہندے نے

لائے درد اندر دہجِ دونے نے
 ایہ راہ دے عاشق سو نہیں نے
 برہوں دے کھڑے دل شکستہ
 پتے سوزِ سجن دا سہندے نے
 کڈھاں پاؤں موجِ وصل دی
 کڈھاں اگِ فراق دی بل دی
 توڑے منے یا نہ منے یارتاں بھی
 راضی رضا تے رہندے نے
 وڑ و حدت دے دہجِ بہندے نے



کافی

بہت عشق دے رنگ نیارے نے
 روزِ الستی چائے عو شاقاں
 بار برہوں دے بارے نے
 عشق دیاں باتاں بلے بلے
 عشق دی ٹھوکر کوئی نہ جھلے
 شاہ شہان نوں عشق مریدا
 میں جیسے کون بچارے نے
 حق دی بات نہ بولے کوئی
 جو بولے چڑھدا سولی سوتی
 سالک یار دا بھیت نہ کھولن
 پیئے مست مریدے نعرے نے
 جس نوں لگا عشق الہی
 اُس نوں ہوئی سب اگا ہی
 منڈھ قدیمی دلبر دل وچ
 پائے پیچ پریت دے پیارے نے
 ظاہر باطن دلبر جانی
 سر سبجانی اعظم شانی
 راضی حُسن جمال سجن دے
 دیکھ سدا چمکارے نے
 بہت عشق دے رنگ نیارے نے

کافی

ہے ہے رڑاں رڑ رڑاں دے
 ادبر دے باجھوں دھاڑ دے
 برہوں چاڑھیا بخار دے
 سوزاں سٹیا دل ساڑ دے
 دسریم سارے سکھ سانگ ہن
 دواڑھی یار دی لکڑی تانگ ہن
 ہوویں نہ تولیں دانگ ہن
 زخمی جگر پھٹ پھاڑ دے
 تھے درد سنگتی سیر ہن
 سکھ چھڈ گئے دکھڑے دیر ہن
 رگ رگ وچوں گئے چیر ہن
 کیتی سولاں چوہیرے داڑ دے
 فراق دی پا گل پھاہی
 اکل نہ لکھڑی دل ماہی
 سک دتڑی نہ پل ساہی
 کوئی ترس نہ آہوئی تاڑ دے
 مٹھڑا موہن تول من نہ من
 میرا کوئی نہیں تیں بن سجن

کر یاد راضی رات دن
 تیرے عشق چھٹی جند بھاڑ دے
 نہیں ہواں بے غرش نصیب
 ویکھاں کول نت سوہنا قریب
 بیمار داتوں ہے نت طیب
 ہر مرض جاوے پھڑناڑ دے
 ہے ہے رڑاں رڑاڑ دے
 دلبر دے باجھوں دھاڑ دے



کافی

اے دم مسافر جان دُنیا کوڑ ٹکانا اے
اتھے کوئی رہنا نہیں سب قبریں دِچ دڑ جانا اے

تیرے خویش قبیلے تے گھر بار دُنیا والے کوڑے یار
جہاں نال توں پایا پیار تیرے کم کسے نہ آنا اے

اے جگ گھر پرایا اے توں اپنا سمجھ بنایا اے
تینوں نفس نے لاپس لایا اے پس پاگل بن دایا اے

ایہے پتر دھیاں تے نوئہ جوائی مہناں کیتے کریں کمائی
جھوٹا جوڑیں پیسہ پانی تیرے پلے کھنہ پانا اے

رکھ یاد خداؤں چھڈ غافل غفلت پڑھ کلمہ پالے رب دی رحمت
تاں شفیع محمد کرے شفاعت ہن دن حشر ورج آنا اے

نبی اللہ دا راضی فقیر مادی مُرشد داتا پیر
پنجتن پاک دستگیر بانہ پھڑیا کول بہانا اے

اے دم مسافر جان دُنیا کوڑ ٹکانا اے

کافی

اے یار حقیقی دلدار است
 تینوں لائق کل القاب آکھاں
 تینوں نور زمین آسمان اندر
 آفتاب حسن متاب آکھاں
 تینوں حاکم حکم حکمت آکھاں
 ذات صفت اثبات آکھاں
 حق موجود ہمیشہ حیات آکھاں
 تینوں ظہور وصل شراب آکھاں
 تینوں دلدل تے ہمسوار آکھاں
 لا سیف إلا ذوالفقار آکھاں
 تینوں خوئی کات قہار آکھاں
 ول رحیم رحم شتاب آکھاں
 تینوں کفر آکھاں اسلام آکھاں
 گر گو بند پھن رام آکھاں
 تینوں پنچتن پاک ام آکھاں
 تینوں سارے کھول حجاب آکھاں
 کیا رُوح امر آغاز آکھاں
 دل جان اندر دا راز آکھاں

وِچ برہوں سوز و گداز آکھاں
 تینوں درد فراق یا تاب آکھاں
 توحید کیتی تفسیر فنا
 وحدت وِچ تقلید فنا
 ہوئی ناقص عقل غید فنا
 سب خشک بیران آب آکھاں
 انکار کتھے اقرار کتھے
 غمخوار کتھے بیزار کتھے
 اوتار کتھے ابرار کتھے
 ابدال نقیب اقطاب آکھاں
 کتھے احمد عین علی اللہ
 کتھے مُرشد شفیع ولی اللہ
 ہر صورت خفی حبلی اللہ
 راضی و یکھن دا اسباب آکھاں



کافی

میرا یار قدیم قربات وی توں
 میرا پیار محبت چاہات وی توں
 میرا عشق وفا وصلات وی توں
 میرا سنگھار حسن تجلات وی توں
 میرا فہم وہم دھرم بھرم وی توں
 میرا نور حیار شرم وی توں
 میرا بھاگ بخت کرم وی توں
 میرا حلم علم حالات وی توں
 میرا ذکر فکر شکر صبر وی توں
 میرا لطق نصرتے سقب وی توں
 میرا سوز فراق تے آہ اثر وی توں
 میرا داروں درد نجات وی توں
 میرا خفی جلی دل جان وی توں
 میرا سہاہ جسم جہان وی توں
 میرا موجود حق سبحان وی توں
 میری صورت موت ذات صفا وی توں
 کتھے گدا کتھے سُلطانی ہے
 سب توں ہی دلبر جانی ہے

بن شفیع محمد ذی شانی ہے
 ہر شکل نفی اثبات وی توں
 میرا لطف وی توں میرا قہر وی توں
 میرا مکہ مدینہ شہر بحر وی توں
 میرا داتا منظر دارین دھڑ وی توں
 میری حرکت سکونت کل ضیاء وی توں
 میرا روپ رنگی بیزنگ وی توں
 میری سیکھ سکھاری ڈھنگ وی توں
 میرا انگ سنگ ننگ وی توں
 میرا مطلب موت حیات وی توں
 جے راضی رہیں تاں دوست بنے
 کیا خوب عجب ہمہ اوست و نے
 نہ تاں بے پردہ سدائے چوست و نے
 پھر سمع بصر وحدت وی توں
 میرا یار قدیم قربات وی توں
 میرا پیار محبت چاہات وی توں

کافی

میرا مطلب مقصد حسن کمال
 نور جمال جلال بھی توں
 میرا حال خیال خود وصال
 وہم کل اشکال بھی توں
 اک دائم قائم دلبر جانی
 تیرے باجھوں باقی فانی
 اعظم شانی عین عیبانی
 لیشکمشلہ مثال بھی توں
 میرا غم الم جان جہاں
 دھرم ایمان نام نشان
 ضمن ضماں قرب مکان
 دھیان اندر متعال بھی توں
 ہر صورت مورت ذات صفت
 ظاہر باطن حق حیات
 اندھیرا چائنہ ڈینہاں رات
 میرے دکھڑے پند و کشال بھی توں
 میرا عشق اللہ ساہ پساہ
 جسم ارواح سنخ صباح

درد انہو آہ آگاہ
 راہ کو راہ دے نال بھی توں
 میرا بولن بالن سب کچھ سمجھن
 سنن دیکھن آون جاون
 آپے پالن آپ سنبھالن
 مہر محبت مال بھی توں
 میرا ناز نیاز تے نور فیاض
 ہر دم ہادی حق ہمسرا
 راضی آغازی دید دراز
 لا شریک لازوال بھی توں
 میرا مطلب مقصد حسن کمال
 میرا حال خیال خود وصال
 دہم کُل اشکال بھی توں



کافی

سری سر ہو سمجھ سارا اکو اللہ نظر آیا
 حسن حق سب نور ازلی عجب جلوہ نظر آیا
 نکل ہستی جبابوں سے گرا جب بحر وحدت میں
 دونوں جگ میں ظاہر باطن خدا ہر جا نظر آیا
 کیا مدہوش محبت نے خیال مست دل بخود
 عاشق معشوق السی عشق سبھی مولانا نظر آیا
 خفی خلوت جلی جانی وفي النفسکھ ہوا ہمدم
 وہی جانے جو کرتا ہے تماشا کیا نظر آیا
 اول آخر اندر باہر جو چاہتا وہ بن جاتا
 کھلی اب آنکھ عبرت کی اٹھا پردہ نظر آیا
 اُلٹ ہے چال سا جن کی کبھی دشمن کبھی دلبر
 کبھی نہ نہ کبھی ہا ہا یہی چہر چا نظر آیا
 راضی کھیلے برہوں بازی پہن کریم کا برقعہ
 نظارہ نہینہ کاواہ واہ کہاں بڑا کہاں بادشاہ نظر آیا

کافی

اس عشق دے میدان وچ کوئی مرد بے سر آوندا
ادہ دیدار حق دا پاوندا جو جان بازی لاوندا

جوگی بیراگی بن فقیر دکھڑے سہن عاشق ائیر
برہوں کیتے حالوں زہیر اللہ جنہاں نوں چاوند

ساک دیکھن نال خیال نور حقیقی حسن کمال
اللہ جمیل و یحب الجمال آپ نوں آپے بھاوندا

جنہاں چھڈیا شک گمان اُنہاں دیکھیا سب سُبحان
ایہو فرق کدھیا فرقان ظاہر باطن اک اکھاوند

لگا ازلی شوق شدید راضی یار دا عشق مزید
وحدت اندر کرتہ ہد حق باطل دا شک مٹاوند

کافی

کوئی تپیں بن سائیں نہ میرا اے
 میں دیکھیا چار چو فیرا لے
 توں محرم راز محبوب ازل دا
 پرور پاک دلبر دل دا
 دے فضلوں بقا جام وصل دا
 ایویں کرن سخی سخی کم تیرا لے
 توں کامل طبیب ہے درد اندر دا
 توں داردن مرہم پھٹ جگر دا
 توں ہر دم ہادی حق نظر دا
 تیرا نت نت شان اچرا لے
 ڈاڈھی عشق نے آتش لائی
 ہے سک دیدار دی روز سوائی
 کیتا سوز برہوں چامت سودائی
 ہویا حال بے حال ودھیرا لے
 شل توں ہو دیں راضی یار
 دُکھ عذاب حجاب آثار !!!
 میرے مالک سارے کم سنوار
 رکھ خیال دے نال بھیرا لے
 کوئی تپیں بن سائیں نہ میرا لے
 نہیں دیکھیا چار چو فیرا لے

کافی

دے درشن ڈھولن ماہی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 پرے اندر بول رہیوں توں
 اولے ہو کے کول رہیوں توں
 میں دیکھاں ٹونڈاں ہر جائی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 تیرے جیہا کوئی ہو نہ لوڑاں
 میرے جیسے تینوں لکھ کر وڑاں
 سب تیری ہے بادشاہی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 دیکھ عزیز دا ماڑا حالے
 کر عنایت جام وصلے
 ہونال سدا ہمراہی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 مل ہن جانی دلبر آ کے
 دل نہ سندا درد فیرا تے

پل سول نہ دیندے ساہی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 سوزہ جرتے دکھ غم ہزاراں
 برہ دیاں سخت دتوںے ماراں
 ڈاڈھی کیتوئی بے پرواہی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 پہلے آپے یاری لایوئی
 پھر مکھڑا کیوں چھپا یوئی
 گھت گل وچ عشق دی بھاہی یار
 میرا والی وارث واہی یار
 تھی راضی سجن کر بھال بھلائی
 پھول نہ میری کوئی برائی
 ایہا ریت چنگیانڈی آہی یار
 میرا والی وارث واہی یار

کافی

کیسے گناہوں یار میتھوں
کیوں گیوں مکھ موڑ کے

کوئی ترن نہ آیرئی اک تل
محض زاری کیتم ہتھ جوڑ کے

قہری کہا کیتوئی قہر
جندڑی پسئی تڑپاوندی

کس دے کیتے کنڈ دے گیوں
رودا کر لاند اچھوڑ کے

بے درد ہو پیرں درد دے کے
کلہڑا چھڈی رئی سٹ سخن

راضی ریت پریت نبھاویں
جانی جاویں نہ سنگت توڑ کے

کافی

دل درد کیتا در ماندا ہے
 کوئی دم نہ دردوں واندا ہے
 ہائے ہائے کراں دلبر بنا
 پل صبر قرار نہ آندا ہے
 ٹھنڈے ساہ نکلن آہیں سجن
 دے پیار گل پا باہیں سجن
 تیرا حسن کمال جانی جمال
 ماہی موہن من بھاندا ہے
 دس پئے دکھڑے نس گئے کھڑے
 جھڈی ملی سک نہ کھڑے
 لگا اولڑا سول نت
 جیہڑا پیاتڑ پاندا ہے
 بے حال دی فریاد سن
 کرتس میں ول آتوں ہن
 بے کسی وچ بل مٹھا
 ایہو کم اصل مرداندا ہے

چھڈ ظلم ستم آ یار ہن
 کر ہجر فنا آزار میرا
 لایا بانہن اندر برہوں غضب دا
 نہیں سینے سوز سماتا ہے
 سخی سچ پئی نظر قمر
 کھا دن بیون ہو گیا زہر
 ہو راضی ڈھولا مکھڑا وکھا
 توں سخی کریم کھاتا ہے



کافی

سجین سچا یار ازلی ہمارا ہے تو
مجھے جان دل سے پیارا ہے تو

جہاں شمس و قمر کو نہ دیکھا وہاں
میرا چاند سورج ستارہ ہے تو

مدامی حقیقی ہادی حال محرم
ملا محبت میں محبوب نظارہ ہے تو

مہربانی تیری کا شکریہ کیا
کہ ہر صورت ہر دم سہارا ہے تو

عاشق عشق معشوق سب آپ ہو سچا
حسن نور حق موجود سرجن ہارا ہے تو

راضی رُوح وحدت سے یکتا ہوا خیال
جو انسان میں خود اتارا ہے تو

کافی

ڈاڈھا سوہنا مسٹرا عشق لگم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 ایسی لذت عشق چکھائی
 خمر طوروں روز سوائی
 ہستی کہیں صاف بھسم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 عشق افضل حکمت جانی
 عشق کریندا پھسر پانی
 سخت دلائنوں چھٹ کرے نرم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 عشق پیغمبر پیر منوائے
 عشق نے ہاتھی شیر نوائے
 دو جہاں تے عشق دا ہے قدم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 ہر جا جلوہ عشق دکھایا
 عشق نے چاکوہ طور جلایا
 سارا منظر عشق ڈھکم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم

عشق دے اُلٹے کم اوڑے
 عقل و ہم وچ سمجھن کیڑے
 ہے عجب عشق دی ریت رسم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 عشق ہے ہادی نور ازل دا

حسن حقیقی مول وصل دا
 عشق دے عاشق سہن ستم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 عشق جو چاہے کر دیکھندا
 عشق دی مرضی خود خدا میندا

کئی سر کیتے عشق قلم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 واہ واہ گھمڑے راز عشق دے
 ناز نیاز بے انداز عشق دے

ہم گفت اندر ایں عشق صنم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 آں شود دل شیدا کے عشق
 آتش پر جگر کر دما سودائے خدا

سوز و گدازم منم تر چشم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم
 عشق حیرت وچ حیران کیتا

ہوشوں حواسوں بر بے دھیان کیتا
 عشق مست کیتا راضی خیال و دم
 اللہ دی قسم رسول دی قسم

کافی

میں حسن میں تجملات کون پچپانے میری ذات
 میں عاشق ہاں مشتاق عشق معشوق میں اخلاق
 نہ میں دن نہ میں رات کون پچپانے میری ذات
 لامکاں تے میرا ڈیرا نہ میں روشن نہ اندھیرا
 نہ ہجر نہ وصلات کون پچپانے میری ذات
 نہ میں جن پر ہی فلماں نہ شیطان نہ انسان
 نہ حرکات نہ سکنت کون پچپانے میری ذات
 نہ میں آواں نہ میں جاواں نہ کچھ کھاواں نہ کچھ پیواں
 سرسبحان میں اثبات کون پچپانے میری ذات
 رستہ میرا سدھا صاف راضی روح دے نہیں خلاف
 بے گنج راز تے گنجی بات کون پچپانے میری ذات



مناقب

یا ہادی جیدر علی اطہرا زلی میرا مولا امام
 سن سخی فسر یاد دل کی حل مشکل کرتا
 جو بھی سائل آیا در پر خالی کبھی چھوڑا نہیں
 ہے سدا جاری سخا ساقی بلا وحدت کا جام
 بخش زیارت تا قیامت میں بھی ہوں تیرا گدا
 سب فقر کا ستراج تو ہے یہ اللہ فوقید ہم مدام
 ہر حال صورت مستفیض رہوں دیکھتا وجہ اللہ کی
 عاشق حقیقی عشق میں رکھ وصالی صبح و شام
 حشر میں مجھ سے پوچھ ہوگی تو یہ کہن گاسخ صفا
 مصطفائی مرتضائی میں ہوں غلاموں کا غلام
 قسمت مجھ کو مارتی تھی تھو کریں پر گناہ
 بدل میری تقدیر دینا شیر خدا کا یہ ہے کام
 بیکار ناقص نادار پر مے توجہ خاص خود
 ہو اللہ راضی ساتھ میرے آپ ہمدم ہم کلام

کافی

موت دے مال دا خیریدار ہر کوئی
عشق حقیقی حال دا طلب گار کوئی کوئی

کے نوں بدن دی آرائش تے تازگی پسند ہے
کے نوں یار نوں سر دے کے آزادگی پسند ہے

ہے اللہ دے دیدار دا عاشقار کوئی کوئی
کوئی دُنیا دا کتا کوئی جنت دا طالب

عشق انہاں دُونیاں تے ہو یا نہ غالب
محبت خدا وچ مست ہار کوئی کوئی

برہ درد دلبر دا باقی نہ ہوندا
وفا دار عاشقاں دا دل عاقی نہ ہوندا

راضی خیال وحدت پُچ پاوے اسرار کوئی کوئی

کافی

میں نہ جاناں عشق تیرا ڈھنگ کیہا رنگ ہے
لٹ خدا دی ذات نوں توں چاکیتا تنگ ہے

کہتے نیرے سر چڑھاویں کہتے ارے نال چیراویں
کہتے پیٹھی کھل لہاویں کہتے رانجھا جھنگ ہے

جس نوں لگوں سوئی جانے تیری چال انوکھی یار
شاہ شہاں دے دل وچ وڑ کے کیتا تنگ تنگ ہے

عاشق ہمیشہ راضی رکھنا ہادی حقیقی نال خیال
روز ازل دا گل میرے وچ پایا وحدت دنگ ہے

میں نہ جاناں عشق تیرا ڈھنگ کیہا رنگ ہے
لٹ خدا دی ذات نوں توں چاکیتا تنگ ہے

کافی

عشق اللہ نے کیا وحدت میں یگانہ مجھے
محبت میں مخمور سدا مستانہ مجھے

جب دکھایا ہادی نے جلوہ ذات کا
تب ظاہر حسن فانی آیا نظر نظرانہ مجھے

پردہ نہیں ہے ہم کو حسن مجاز ناز کی
محبوب حقیقی پلا دیا شراب معرفت کا پیمانہ مجھے

راضی ہے مطلب ہمارا سوز و گداز میں
عشق میں بیشک کرے ملامت زمانہ مجھے

عشق اللہ نے کیا وحدت میں یگانہ مجھے

کافی

خاطر خاص پنہلڑے دے
 پئی سہندی سول سانو لڑے دے
 جڈڑی نمائی روز ازل دی
 ہتھ آگئی برہوں بھلڑے دے
 غم دے کھاواں روز نہوڑے
 دکھڑے دھوڑے ڈکھڑے ڈوڑے
 سک سکایا ساہ نہ چھوڑے
 دس پئی ہاں عشق اولڑے دے
 رات سمجھ قبر کر لاواں
 دن حشر دے داہگ نبھاواں
 جیندیاں سویاں کچھ نوں جاواں
 رنج دیکھاں یار پرد چلڑے دے
 شہر بنجھور نوں بٹھ لا ساڑاں
 ہوت بنا سب دسم اُجاڑاں
 اے تن کیتا نیہہ نٹاڑاں
 بل ماہی وچ آ تھلڑے دے

دلبر آوے چا گل لاوے
 ہون تتی دے بخت سوائے
 پک پیار دی رُوح دپچ پاوے
 رل پیواں جام وصلطے دے
 رکھیم اہو اک خاص خیالے
 کر راضی رب دے جان حوالے
 ہر دم محبت وحدت نالے
 سن چیدے سخن سچلڑے دے



کافی

جے نہ کیتا توں کرم ایویں منفست مرویاں صنم
تیرے ہجر فراق دا اے درد نہیں ہوونا ختم

آ طبیب دے دوا دیدار اپنے پیار دے
ہا جھوں وصل دلبر پنہل چھڑیں نہیں دل دے زخم

پھڑ پھڑی برہوں قصائی وڈھ بھک چالائی سینے اندر
بے پیر غلام عشق نت چوڑاں مریندا بے رحم

کی فائدہ ہويا مینوں لا نیہہ ڈاڈھے نال ہن
سہ نہ سکدی سول جندری ہر دم ہزاراں دکھڑے علم

بس بس سجن تیری ڈھنم نسبت دتا وحشی بنا
پردہ اٹھا مکھڑا دکھا تیرے حسن داتینوں قسم

کیویں کراں یک سوز وچ جل بل رہیا جھڑا جانی
ہے مست راضی حال بے خود بھل گیا کل کار کم

کافی

دساں کیسا درد اندر دا
 توں سائیں سب کچھ جان دا اے
 تیں بن کوئی سدھ نہ ہوئی
 پھر پردہ کی درمیان دا اے
 تیرے کولوں سب تینوں منگدا
 اس منگن توں ییں مول نہ سنگدا
 توں ہے مالک ننگی ننگ دا
 ایویں ہوون سجن مہربان دا اے
 آپے عشق دیدار دا لایا
 حسن جمال دا شوق سوایا
 ڈاڈھا ہجر فراق دے سول ستایا
 دل تانگھ وصل دل تان دا اے
 ہوراضی فضل نال کرم کما
 دم یار یاری دا توڑ نبھا
 کر نزل نور نظر وچ آ
 تاں ماڑاں مشاہدہ حق سبحاندا اے
 دساں کیسا درد اندر دا
 توں سائیں سب کچھ جاندا اے

کافی

ہر شے دامانک آپ اللہ اور نہ دیکھیا کوئی یار
 لکھ چور اسی بولیاں بولے ہر کہینہ صورت سوئی یار
 ہر جا حاضر حق و تدبیری انا احمد بلا مسمی
 روحی راز رموز الہامی سری سرایہی یار
 دل وچ خیال سمایا سائیں وحدہ نال حقیقت پائیں
 راضی ہو یا سب ادنیٰ یار



مجھ کو تیرا برہ لگا دل درد گھائل کر دیا
 نہیں پوچھتا کچھ حال دلیر ایسا ہی مائل کر دیا

حسن صورت ناز والا کیا نظر جلوہ جمال
 عقل عقابر حیران ہو گئے ہوش زائل کر دیا

ساتھ رہ راضی بہن گاتا رہوں گن گیت یہ
 کیسا عجب دیدار کا دل دار سائل کر دیا

کافی

ترس نہ کیتا ڈھولن ماہی
 پی کے جام جمال وصالوں
 آپ دنجایم آپے پایم
 ہر رنگ رچایا رنگی
 تیرے قرب دیدار دیاں باتاں
 باجھوں یار حقیقی عاشق
 جس گھڑی توں نظر نہ آویں
 لوں لوں رگ رگ درد سخن دی
 عشق ہے لکڑا دل نوں کیڑا
 کھنڈا وانگ قصائی ہے
 ہویا حال قتائی ہے
 آپے باربرہوں دا چایم
 سائیں وچ صفائی ہے
 سن سمجھ کے پاواں جھاتاں
 چھین کدی نہ پائی ہے
 اُس گھڑی جل مرجاں بھاویں
 پپیل پیسڑ سوائی ہے
 تیں بن جانی جانے کیڑا

راضی دیکھ توں تن من اندر
 باہ برہ بھڑکائی ہے

کافی

جو کریں کراویں کرداجی
 عاشق ہو کے عشق کمایا
 پس سنایا پس اکھایا
 توں قدیم میں محدث
 نکل گئی سب حس حوس
 میں دیح قدرت تیری ہوئی
 اک عشق دی سخت لگوئی
 آپے اپنے حسن تے راضی
 واہ واہ تیری الفت سازی
 توں سائیں میں برداجی
 درد برہوں دا بار اٹھایا
 تو محرم راز اندر داجی
 توں کریم ذات مقدس
 جد توں دل دپہ خیال نظر داجی
 نیس بن ناپس صورت کوئی
 جالیوئی خون جگر داجی
 جیت لیوئی سردی بازی
 کیتوئی ناز فقر داجی

جو کریں کراویں کرداجی
 توں سائیں میں برداجی

کافی

ہر شے تے حاضر ہر دم مولا پس اکھیندا اے
کڈھاں کیویں کڈھاں کیویں کئی کئی رنگ وکھیندا اے

جوئی اول سوئی آخر جان پہچھاتم دل وچ دلبر
رکھ یقینی پاک نظر برہوں دی چوٹ چکھیندا اے

کچھ نوری کچھ نارے ہر صورت شکل پیاری ہے
سب ملک مکان سرکاری ہے حق اپنا نام رکھیندا اے

گھت عشق دیاں ازلی ڈوراں لاندیاں عجیب ٹکوراں
نہ سادھے نال سجن نوں سوراں پیا ہجر وصال سکھیندا اے

انا احمد شان الہی باللہ میم محمد ماہی
لا یدرک هل البصار گواہی راضی ورنہ تیکیندا اے

کافی

توں ہی جز تے توں ہی کل سب توں کیتا ہنگامہ اہل
 ظاہر باطن اک اللہ توں ہی بیٹا ونبھ ملاح
 توں دریا توں ہی پُل
 توں فتاد توں تقدیر امیر فقیر شاہ وزیر
 توں ہی باغ عطر گل پھل
 توں کلمہ توں قرآن دین ایمان جان جہان
 سمیع بصیر نظر گئی کھل
 اندر باہر توں ہی توں بولے چولے اللہ ہو
 حق حق پایا روح رسل
 توں عاشق توں معشوق کمال حسن توں عشق سلوک
 ہو کے راضی یار نہ بھل



کافی

میں دُر تیرے دی بردی یار

بہی توبہ زاری کردی یار

لڑھ تیرے جو لگڑی ہاں

توں مالک میں بندری ہاں

تیں باجھ نہ اک پل سردی یار

کوئی قاضی ملاں کوئی باہمن پنڈت

کے نوں دوزخ کے نوں جنت

جو مرضی تیں دلسردی یار

توں ہسادیس توں روادیس

پتلی خچدی جیویں پنجاویں

ہے تند تیرے ہتھ ہردی یار

توں حال اندر دا جانیں جانے

نہ کچھ آن تے نہ کچھ مانے

تیری بے پرواہی توں ڈر دی یار

رکھ راضی اپنی رحمت دے وچ

محبت قربت وحدت دے وچ

سب صاحب ذات نظر دی یار

کافی

نہیں سجن سوا کچھ بھاندا ہے
 واہ واہ میرے نال جو ہوئی
 یار پکار نہ سُن دا کوئی
 ہر دم تا نگھ اڈیک ملن دی
 سوز سکاں رت تن من دی
 سخت فراق مے پئے کشالے
 دلبر باجھوں کون سنبھالے
 گڑا عشق انوکھڑا روگے
 راضی یار دی گولڑی ہو کے
 پیا ہجر ہڈاں نوں کھاندا ہے
 وچ وچھوڑے جیندیاں موتی
 کر بیوس برہوں ستاندا ہے
 سک یلنے وچ ماہی مہن دی
 سر درد انہوہ سولاندا ہے
 سو سو جڈری دکھڑے جالے
 جو ازلی دوست دلاندا ہے
 ایہو ہار سنگھارتے ایہو جو گے
 رہساں جیویں رہاندا ہے
 نہیں سجن سوا کچھ بھاندا ہے
 پیا ہجر ہڈاں نوں کھاندا ہے

کافی

لٹ لی دل جانی جذری پریت لگا کے پیارے یار
 آپے توڑے آپے جوڑے آجے ڈوبے تارے یار
 آپ بے ہادی رہبر ہر دا کڈ ہاں شاہ تے کڈاں بردا
 عاشق ہو کے عشق دے لیندا خوب نظارے یار
 جو ہے احد سو ہے احمد ایہو آکھیا کلمہ واحد
 آپ پچھان کرا کے اپنا پل نہ سجن و سارے یار
 سب وچ سائیں آپ سما و حدت حق دی حق و کھایا
 انحد بول سناوے راضی میم دا گھنڈ اتارے یار
 لٹ لی دل جانی جذری پریت لگا کے پیارے یار



کافی

رات دے تیری صورت سائیں
 کر یاد رہیا نت دل دے یار
 سوز برہوں نے بہت ستایا
 آ سجن ہُن مل دے یار
 حال اندر دی سدھ تینوں ساری
 روز ازل دی آہی
 کی آکھاں کی ہو یا مینوں
 دیندا عشق آرام نہ پل دے یار
 درد ہجر بھل جاوے سارا
 جے درشن دلبر دیوین
 ترس عزیز تے آون چاہیدا
 سُن دُکھاں دی گل دے یار
 حل ہووے ہر مشکل میری
 راضی تیرے وصالوں
 دل دپچ اگ محبت والی
 بھڑک اُٹھی جھل جھل دے یار
 رات دے تیری صورت سائیں
 کر یاد رہیا نت دل دے یار

کافی

اب تو آنا چاہیے نہ کوئی بہانہ چاہیے
جہاں تو ہے وہاں میرے دل کو ٹکانا چاہیے

اس حال میں اس خیال میں بے کیا بے چین دل
کُھ سے اُٹھا پردہ سخن درشن دکھانا چاہیے

آپ ہی اپنے عشق کا جادو لگایا ہے مجھے
نیرے وصل سے یہ ابھی ہوشیارستان چاہیے

لِلّٰہِ ہم پر رحم کر اے صاحبِ سچے محبوب یار
تو ہمارے ساتھ ہر دم راضی یگانہ چاہیے

اب تو آنا چاہیے نہ کوئی بہانہ چاہیے

کافی

ڈاڈھا روگ جندری نوں سبنا دا لکڑا
 کیتا عشق تن من سر ساه تگڑا
 سجن یاد ہر دم دکھڑے کراون
 باجھوں یار سکھڑے ہرگز نہ بھاون
 نا نینہ ازلی میں بھی بھاواں
 او بھی بھاون برھوں وا حب گڑا

باتاں عجیب تیریاں رمزاں لطیف ہن
 گجھڑے درد اندر دے واہ واہ کشف ہن
 بنا دیدار دلبر دکھڑے تکلیف ہن
 رگ رگ دے وچ ہے سوزاں دا رگڑا
 سڑ سڑ ہجر وچ مر مر نہ جیواں
 باجھوں یار ماہی پیالہ موت پیواں
 راضی دیکھ ڈھولن خوشحال تھیاواں
 سائیں میں تیرے دردا ہاں سگڑا
 ڈاڈھا روگ جندری نوں سبنا دا لکڑا
 کیتا عشق تن من سر ساه تگڑا

کافی

تیری شان عزّت کی تجھ کو قسم یا اللہ ہو مجھ پر مہربان
تو نہ بخشتے تو کون بخشے پر خطا کر امن امان

ما غریبم گناہ گارم اُمید وارم لطف تو
غفار تو سار ہے سجان سچا بے گمان

ازلی عنایت وصل سے مجھے مخصوص کر مسکینی نواز
کرم کرنا کام تیرا مالک ہو میرا نگہبان

دیکھتا سُنتا ہے تو جانتا جو ہو رہا
درد سوز دے بے قراری ہے آپ کو لاهل عیاں

برہے کیا بیتاب دل دیدار بن عاشق اداس
ملے نہ جب تک یار راضی سو مجھے نہ کچھ سرت جان

کافی

حال فقیراں تے۔ ماڑیاں غریباں تے ترس کماونا
 دکھڑا جُدائی دا درد مٹاونا
 تیرے نال میلے ہون ہر ویلہڑے
 گھنڈڑا اُٹھاونا مکھڑا دکھاونا
 اپنی توں گولڑی پالیں وچ جھولڑی
 دل نال دل جانی جسے جڑ لاونا
 عشق کمال وچ حسن جمال وچ
 سد سد سبھنا کول بہاونا
 کوڑی توڑے کچی سائیں صاف کد سچی سائیں
 لکڑی پریت پیارا توڑ نہاونا
 رُل بل سوہنا ماہی من موہنا
 راضی یار ہونا پل نہ بھلاونا

کافی

میں ایانی کو جھڑی
 توں سیانا سوہنا چن سبنا
 اے سر بھی تیرا ساہ بھی تیرا
 سب تیرا ہے تن من سبنا
 منتظر ہاں روز شب
 فضل کمال کرم دی
 سچی کوڑی پرکھ نہ سائیں
 رہے پریت وفا صنم دی
 یاری دا دم توڑ نہجھا
 ہووے ظاہر باطن درشن سبنا
 درد عشق دی لذت پاواں
 نت یار دے حسن نگاہوں
 ایہو شوق شدید ازل دا
 جڑ لگا دل جاہوں
 اپنے نور جمالوں جانی
 بخش مقام امن سبنا

صدقے ہوون نام تیرے توں
 توں جہناں نوں چاہیں
 دھڑیاں نوں محبوب ملاویں
 چا اولے سارے لایں
 دیدار بقا وچ رکھ راضی دلبر
 تیری محبت لگی لگن سبھا
 میں ایانی کو جھڑی
 تو سیانا سوہنا چن سبھا



کافی

اندریار تے باہریار ہر جایار دا اظہار ہے
گونوگون ہے بحر سمندر جس دا پار نہ اروار ہے

وحدت رب دی صورت سب طرح رب ہی رب دکھایا
سمیع بصیر عین الہی نینس نور سمایا

رنگا رنگی روپ سجن دا سنگھار سارا سنسار ہے
کدھی شاہی بے پرواہی کدی زہد کریندا زاری

اپنا ہویا آپ پوجاری آپ قرآن تے آپ قاری
جیویں چاہے بنے بناوے رکھدا کل اختیار ہے

کتنے لڑدا جنگ جدالی کتنے سخی کتنے سوالی
ہر پتے ڈالی دسا ذرا نہ دسا خالی

راضی موجود اللہ ہم دم انحد سر جھن ہار ہے

کافی

مار نہ وچ وچھوڑے یار
 دے دکھ ہجر دے تھوڑے یار
 میں تیری گولڑی توں میرا سائیں
 وصلوں فضلوں ہم خیال کرائیں
 دل درشن تیرا لوڑے یار
 وہم دیلاں لکھ وچپاراں
 ہتھ تیرے وچ نہک مہاراں
 جیویں چاہے موڑے یار
 منگے تینوں منگتی تیری
 نہ کچھ نیکی بدی میری
 کرا حسان قرب دے ڈوڑے یار
 تیں حُسن کمال دے صاحب ہو
 تیں جیہڑا سوہنا دیکھیا نہ کوئی
 جو جوڑ جمال دی جوڑے یار
 راضی عشق دے کم اُلٹ ادیڑے
 برہوں لائے اندر جھڑے
 واڈھے دیندا نہنہ نہوڑے یار

کافی

تو ہی یہاں ہے تو ہی وہاں ہے
 یہ جانا کہ ہر گھر بس رہا تو بے گمان ہے
 تو خدا احد آپ محمد بن آیا
 وهو الله في السماء في الارض سمايا غير نه دیکھا کہاں ہے
 تو درد تو درمان ہے تو جگر تو دل جان ہے
 سر روحی راز نہاں ہے
 خود عاشق ہو خود محبوب طالب طلب خود مطلوب
 خود حال فقر میں راضی خود ہی شاہ شہاں ہے
 تو ہی یہاں ہے تو ہی وہاں ہے



کافی

مالک تینوں معلوم ہے
 جو کچھ دل وچ میرے اللہ
 ہو یا ہو رہیا جو ہو سی
 ہر بات سدا ہستہ تیرے اللہ
 بدیاں والا دفتر کالا
 نیکی کچھ نہ کیتم !!!
 توں غفار سار ہے مطلق
 میں وچ گناہ گھنیرے اللہ
 حساب کریں دکھ نہ مکے
 بخش دیویں سکھ پاواں
 منگاں تیرا رحم یا ربی
 سر دھر در وڈیرے اللہ
 صدقے اپنے پیاریاں دا
 بھتی راضی اللہ سائیں
 مار عاشقاں نال اٹھاویں
 پیا چھماں یار مے پیرے اللہ
 مالک تینوں معلوم ہے
 جو کچھ دل وچ میرے اللہ

کافی

تجھ بن کبھی کوئی نہیں
 صورتِ نظریں آئی رے
 رتو گھٹ موہن سر بانڈھو
 مکھ سے بنی بجائی رے
 ہر گھٹ بست احد ازلی
 اور نہ سو جھت کو
 سانس سریرِ مول آوت جادت
 قدرت اللہ ہو !!!
 کینک نام یو دھر اپنے
 ہر ہر بات بنائی رے
 کارن ہار تجھی کو مانت
 کت سنت سب دیکھت جانت
 ہمرے مالک تم ہو داتا
 موہے جھولی بھیا پائی رے
 اے کن کار کریو اب کپا
 درشن بخش دیو مہاراج
 پوجت الکھ پوجاری راضی
 ہر سادھن سنگ یکتائی رے

کافی

کہا مجھ کو الہی عشق عاشق فریاد نہ کرنا
یار کا رکھ درد دل میں آہ فریاد نہ کرنا

خوب آتش عشق میں بنے جب کشتہ جگر
پھر خوب طبیب خود درد ہے تو ہے برباد نہ کرنا

محبوب کی مرضی بنا کچھ نہ عاشق چاہیے
دم قدم ہو یاد ساجن بات بے داد نہ کرنا

رسی رضا کو پکڑ فقیرا الکھ جگائی رہنا
سارا مظہر مولا ہے شک شبہات نہ کرنا

راضی اندر بیٹھا دلبر بیچ خیال سما یا
بہمز ربی عنایت کے غیر خواہشات نہ کرنا

کافی

دیداں ملا کے دل لٹیا اساڈا یار نے سینے لا کے
 عشق حسن کی کھیڈ ہو رہی
 میس گئی ہار سب کھٹیا اساڈا یار نے سینے لا کے
 مان نے گمان گیا دسر جہان گیا
 قدماں دے وچ سرٹیا اساڈا یار نے سینے لا کے
 رل مل راضی سوہنا اک ہو گیا
 پا کے پیار چتیا چٹیا اساڈا یار نے سینے لا کے
 دیداں ملا کے دل لٹیا اساڈا یار نے سینے لا کے



شعر



دو جگ دے وچ ہویا میرا
 باجھ تیرے نہ کوئی یار
 محرم راز سدا توں جانے
 دل دا حال سبھوئی یار
 جے کرم کریں تند جیواں
 نہ تند محض مٹھی نت موتی یار
 ہو اپنے نام دا صدقہ راضی
 تیوں اک رب من کھلوئی یار



مکھاں نوں وچ دوزخ ساڑاں
 تے ساڑاں سارے کھڑے
 بھونکن کتے ویکھ فقیہ نوں
 رانجن ہیر دے ویہڑے
 توں رانجن تے یس ہیر نمائی
 روح رل گیا دل نیڑے
 سچا عشق ہے اک اللہ دا راضی
 باقی ترک بھکھڑے

شعر

خودی سے جو حالی ہوا وہ دیکھتا نہیں اپنے آپ کو
عاشق ہستی سے گزر کر زائل کیا حساب کو

جب عشق مجھ میں آگیا تیرا اصل ازلی سجن
تب کیا قربان تجھ پر دل رُوح راضی نن بدن

تو جانتا ہے ابتدا جو انتہا ہوگی میری
راضی حق تسلیم میں مشکل کشا ہوگی میری

دیکھ ہر دم یار کی صورت خیال میں
راضی رہ ہمیشہ ہادی کے حال میں

عشق نے جلوہ دکھایا دلدار کے دیدار میں
اب یار راضی مل گیا قالو بلی اقرار میں

نیک وہ ہے جو بُرے کو بھی نیک کہے
عاشق وہ ہے جو دکھ درد میں راضی ہے

شعر

سجین سنار کیتا سنگھار
عجب دیدار دیکھو اے یار کیتا

حسن ہوشیار ملیا آدھا
دُقم سرور ادکھاوت بار کیتا

ہے گل تلوار اکھیں نرور
رہیا وچ کار دیکھن چودھار کیتا

سدا پل پل اکو وچ دل گیا
زل بل ہوئے راضی دل گھر بار کیتا

خیال مالکوس

کون کرت تجھ بن مہربانی
 رُس بھری پریم کی نورانی نظریا بھری بنانی
 قمری یاد مورے من میں دن رین رہی رام
 گر کی ہوئی کرپا مجھ پر آسانی
 سرجن کے سیوک سادھو پوجاری
 بے انت پاوت صورت سطلانی
 سب کا پالنےہار دیاوان دانا
 راضی مانت بھگوان دانی
 کون کرت تجھ بن مہربانی

شعر

اے یار تجھے کس طرح راضی کروں
 مہرجان دل دے دیا اور کیا نذرانہ دھروں
 ڈوبا ہوں تیرے عشق میں باہر نکل سکتا نہیں
 بحر عمیق سمندر میں دس کون سی تار می تروں



بُرا بھلا جیسا بھی ہوں راضی بندہ ہوں تیرا یا خدا
 ہر حال خیال فعل میں تو نہیں مجھ سے جدا

کافی

تین بن دلبر کوئی نہ سُن دا درد منداں دیاں کوکاں
توں تاں دیکھیں جانے مینوں نظر نہ آویں لایٹھوں کتھ جھوکاں

عرشوں فرش تے چا سٹیوئی ماریناں دیاں نوکاں
یہیں بیہ آگن در در پھر دی کملی ہو وچ لوکاں

تیرے طرفوں سب کچھ جاناں جگ سارے دیاں نوکاں
آگ برہوں دی صبر نہ دیوے محبت لایاں موکاں

رگ رگ راضی عشق اندر وچ سوزاں لائیاں چوکاں

شعر

منم فدا شد	ترا حسن عشقم
نور خدا شد	راضی چشم یار دیدم

تن من میں تیری تانگھ لگی وانگ سستی ہے
لوں لوں میں لپٹ رہی بہت بیکی ہے

اللہ کی پکڑ یہ مضبوط رستی ہے
محبت سے مادی پاک راضی رُوح کھسی ہے



رُخِ مُصْطَفٰی نورِ خُدا دل میں دیکھا دن رین
فنا فی اللہ حب ہوا بقا باللہ تنب عین

ظاہر سے مطلب مُرشد ہمارا باطن باحق پائا ہوں حسین
ہے راضی رَبُّ الْمَشْرِقِیْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبِیْنِ



کافی

اک الف عشق پڑھایا بے اللہ دا اللہ میرا
 اندر میرے دلبر بولے جس نوں جلوہ دتا ڈھولے
 عشق جنہاں دے حصے آیا یوسف ہٹو ہٹ وکایا
 عشق دے مجھے پیچھے دے حسن حسین جیسے شہزادے
 سرمد سرتلی تے دھریا یار عوشتاں دے وچ وڑیا
 عاشق پاؤں بھیت ربانی بے ہیا راضی فرق نہ رانی

بات دی بات بھلائی دوجھی خبر نہ کافی
 کون پچھانے وچ وچولے سو مست ہويا سودائی
 بار برہوں سر انہاں چایا نال زلیخا لائی !!
 پورے کردا کم قضا دے خاطر رب شہادت پائی
 مرد منصور سولی اتے چڑھیا شمس کھل لہائی
 وحدت اندر حق سبحانی

کافی

اوکھا ملدا مُرشد کامل
 بیچا یار اللہ محمد شفیع
 انقول اگے حرف نہ کوئی
 جیہڑا ڈونڈھے اپنے رب نوں
 جس دل اندر عشق الہی
 مُرشد حق دا راز سمجھایا
 اندر آپ تے باہر آپ
 جان جاندی تے عشق سہاگ
 آپے خالق خلق اُپائی
 سوکھا ملدا رب ہے
 عین علی عجب ہے
 اکو کثرت وحدت ہوئی
 ہوندا دل وچ حاصل مطلب ہے
 سودل دیکھے ہر جا ماہی
 لاہیا غیر غضب ہے
 بے گھر آپ نے ہر گھر آپ
 ہويا جسم جذب ہے
 آپے بنیا ماں پیو دانی
 جو سی پہلے اوہن لبھدا
 راضی اللہ کل من سب ہے



دل سائیں دی سک وچ سکدا میں ہاں بندا اللہ اک دا
 میرے پرور پاک پیارے داتا دُرسن دان ودا کرنا تا
 توں سمجھاویں میں سمجھ لوں سرحق دا
 ازلی عنایت رحمت شفقت باپس سخاوت بخش محبت
 آوے لطف عجیب عشق دا
 توں ڈھاویں توں بناویں توں سچا سچ کماویں
 سچ لکایاں نہیں لکدا
 رکھ اپنا خیال میرے وچ راضی مست ہو کھٹاں حق دی بازی
 سرسوائے اللہ نہ ٹکدا



کافی

میری ذات بھی توں میرا اسم بھی توں میرا کل جز جان دم بھی توں
 میرا کرم کریمی نور لطیفی محسن منصم بھی توں
 میرا حال مقام قرب قیام آغاز انجم علم علم بھی توں
 یا ہادی کر حمایت اپنی خاص عنایت محبت اپنی
 میرا کلمہ قرآن دین دھرم بھی توں
 تیری ذات ہے جل جلال ہو سبحان اعظم شان ہو
 کون بنے انسان ہو آدم بھی توں لادم بھی توں
 تیری وحدت حق کمال ہو توں خالق خلق خیال ہو
 توں مالک حسن جمال ہو میرا ازلی ابدی محرم بھی توں
 میرا سمجھن بھالن دیکھن آکھن سیر بلا ہی آدن جادن
 نَحْنُ أَقْرَبُ بھی توں وَفِي أَنْفُسِكُمْ بھی توں
 میرا درد عجب قرار عجب دیدار عجب سینگار عجب
 آہد بھی توں احمد بھی توں لا جیا شرم بھی توں
 میرا سوز صفا سک دفا نور جیا نظر بقا حق الحقا جابجا عین بقا
 راضی اللہ آپ گواہ حکمت حاکم حکم بھی توں

کافی

اساں پاک وطن وِچ رہنا
 جیوے داتا دلبہ جانی
 گھن وحدت حق سبحانی
 اتھے علی جمہوری آیا
 کٹ کفر پاکستان بنایا
 داتا جان دا حال فقیراں
 راضی رکھدا دانگ وزیراں
 اساں پاک وطن وِچ رہنا
 دل نال سجن دے بہنا
 جہناں دا فیض ہے عام روحانی
 اساں اللہ ہی اللہ کہنا
 گنج بخش ہو داتا کھلایا
 ملک مدینے دا گھنا
 محبت کردا نال ضمیراں
 ہر سوہنے توں سوہنا
 دل نال سجن دے بہنا



میرا مالک داتا
 دل وِچ درد برہوں دا
 تیرا عشق سمایا تن من اند
 الفوں میم ہیولوں خود منظر
 یار الستی آپ پچھانی اپنی ہستی
 ہے وحدت والا
 وحدت دے وِچ گم جو ہویا
 اول آخر تو ہی ہویا
 خاص خیال سدا رکھ راضی
 تو صاحب سب دا پتا
 دکھ دکھ بانہن مچا
 لطف الہی قرب قلندر
 باقی کچھ نہ بچا
 نہ خودی رہی نہ خدا پرستی
 اے طریقہ اچھا
 نور حقیقی وِچ سمویا
 ہو نہ پاویں دُچا
 سر سبحانی حق دی بازی

شفیع محمد دم درازی
 رگ رگ لوں لوں رچا

کافی

عشق تہاڑے اگاں لائیاں
 فضل نظر وچ رکھ ہمیشہ
 دے درد عشق وچ درشن دہر
 آپے اپنا جام وصل وا
 بربخ رساماں چھوڑ سجن
 درد برہوں دیاں آہیں باہیں
 سٹرفنا ہویا غنیمت اندر دا
 سوز محبت رکھ سلامت
 اسم اللہ پاک محمد
 توں محبوب مدامی مادی میرا
 اندر الف یمم مظاہر
 توں صاحب سب دا خالق اکبر
 آپ جہاں تے رہیں توں راضی
 عشق تہاڑے اگاں لائیاں
 فضل نظر وچ رکھ ہمیشہ
 اپنا کرم کمائیں

تن من اندر سائیں
 اپنا کرم کمائیں
 ترس پورے شل تینوں
 پر پلامیں مینوں
 ہن دل دیاں سُن دعائیں
 واہ واہ تہاں لائیاں
 سر وحدت پرچ سنائیاں
 یاری یار نبھائیں
 ذات دیکھیاں ہر ویلے
 باقی چھٹ گئے چلے
 عین علی ہر جائیں
 رازق ربھے مطلق پرور
 اپنا یار بنائیں
 تن من اندر سائیں

کافی

سب صورت ذات سمائی ہے
سوا اللہ رکھ خیال نہ کہندا
جس دم وچ ذات وکھائی ہے
آپ قہار تے آپ ریحمے
تیری وحدت سرکینائی ہے
یار ازل دا محرم جانی
عطا الہی پائی ہے

تے اتھے ناہیں
یاد رکھاں ہر گاہیں
وال دکھتی نہ پائی ہے
ذرے ذرے تے ظاہر ہے
توں خالق ہر دا ماہر ہے
توحید پہچان کرائی ہے
رکھ رضا وچ راضی
واہ واہ سوز گدازی

اک بات سخن سمجھائی ہے
دل دا مالک دل وچ رہندا
عشق ہے بھاگ سہاگ اساڈا
رب دی شان عظیم قدیمے
میرا صاحب سچا سائیں
توں ہر دم حاضر عین عیانی
وفا محبت سخی فقیری

کیویں جاں توں اُتھے ہے
ایہ دل خانہ پتھے رب دا
اک تیرے نال خیال یگانہ
شاہی شان شجاعت تیری
جیسا چاہیں بنایوں اپنا
حق حقیقی دل تحقیقی
نگی رنگ رنگیں سنگ اپنے
س ہی درد توں ہی داروں

جو مرضی مالک مولا کریم دی
سوئی ہر دے لائی ہے

کافی

بنا دیکھے تجھے دیکھا حقیقی شان وحدت میں
 یہی نوبت عین حق کی لگا نعرہ محبت میں
 تجھی سے ہے بقا ذاتی ظہور نور الہی
 تو ہی سنا تو ہی کہتا خالق خود خاص خلقت میں
 اندر اللہ باہر اللہ عشق اللہ جان اللہ
 سر اللہ خیال اللہ ہادی حرکت سکونت میں
 تو ہی تو ہے جا بجا ایک اللہ بادشاہ
 ہو بہو مشہود راضی ہوا اظہار الوہیت میں
 بنا دیکھے تجھے دیکھا حقیقی شان وحدت میں
 یہی نوبت عین حق کی لگا نعرہ محبت میں

شعر

واہ واہ یار میرے محبوب پیارے
 نال عاشق دے نازگاہ وانگر
 ماڑا دیکھ عزیزب نمانا
 آپے رنج تے آپے راضی
 نور حسن دکھا دندے اد
 خونی زمین لڑاوندے اد
 دیدیاں نال دباوندے اد
 آپے مار جیواوندے اد



ہر صورت یار سمایا اے
 جان جسم دا جامہ جوڑیا
 نوری ناری روپ سخن دا
 ہو کے شاہ تے چاک کھاندا
 رانجن ہیر دا عشق کماندا
 اکونام اللہ دے ویکھو سینو
 بھیت حقیقی ہر دل اندر
 پیالہ وحدت عشق استی
 آپے مُرشد آپ مریدے
 میں دل دتج دلبر پایا اے
 الفوں میم ملا کے چھوڑیا
 ہر دم حسن سوایا اے
 لوکاں دے وچ آپ لکاندا
 بن جوگی جگ وچ آیا اے
 لکھاں نام جھپیندے
 عاشق پرچ سیندے
 ہادی یار پلایا اے
 قاضی قاتل آپ شہیدے
 ذرے ذرے وچ اُس دی دیدے
 راضی رت ایہو فرمایا اے



کافی

اللہ میرا حال جاندا - ہائے فی سیئو اللہ میرا حال جاندا
دل تیا دلدار وو

اس دے نوں کی میں آکھاں	دیکھ رہیا ماہی یار وو
پار کنارے وطن ماہی دا	پار کنارے وطن ماہی دا
دم دم اللہ یاد چاہی دا	دم دم اللہ یاد چاہی دا
نال کرم اللہ آپ کریندا	دُوب دے پٹرے پار وو
اگ برہوں دی تن من ساڑیا	اگ عشق دی تن من ساڑیا
ہستی والا چولا پھاڑیا	ہستی والا چولا پھاڑیا
راضی ہر جا رہندا سائیں	کردی میں دیدار وو

اللہ میرا حال جاندا - ہائے فی سیئو اللہ میرا حال جاندا





ماہی میرے وچ وُسا۔ ہائے فی سینو ماہی میرے وچ وُسا
کھول دے دی دید و

آپ مریندا تیر نشا نہ	کردا دند شہید و
آپے اپنا ہو یا عاشق	آپے اپنا ہو یا عاشق
احد احمد اک ہے لاشک	احد احمد اک ہے لاشک
آپ مصر دا حاکم ہو کے	و کدا ملے خرید و
نوری ناری ناہیں بن دا	نوری ناری ناہیں بن دا
کے نہ پایا بھیت سجن دا	کے نہ پایا بھیت سجن دا
جیویں چاہے ہو کے رہندا	راضی وچ توجید و
ماہی میرے وچ وُسا۔ ہائے فی سینو ماہی میرے وچ وُسا	



کافی

من واسطہ اپنے ناں دا
 میں ایانی عاجز نمائی
 تیری ہاں مستانی
 یار سچا توں سچ کہاؤندا
 دل نوں کھاندا جاندا
 سوز محبت سینہ ساڑے
 سچاں باجھوں سب اجاڑے
 لکھاں، میراں سہتیاں ستیاں
 برہوں، کیتیاں بے وسیاں
 میں تان اصل وچ تیری ہوئی
 آپ ہو راضی رکھ لچ لوئی
 من واسطہ اپنے ناں دا

کافی

سب سکھاں تے لذتاں کو لوں
 اک یار دا درد لذیذ لگا
 اگ برہوں وچ ساڈن دی
 کر عشق عجب تجویز لگا
 حالوں قالوں غیر خیالوں
 درد کیتا کل فانی ہے
 درد ملاندا اللہ نال
 درد ہی دل دا جانی ہے
 درد عشق نوں عاشق جانن
 جہاں ازلی عشق عزیز لگا
 نہ ستیاں حاصل ہوندا اے
 نہ جاگیاں نیڑے آوندا اے
 درد منداں دے اندر دسدا
 ساجن یلنے لاوندا اے
 ہے درد اچھا اک دلبر والا
 جیہڑا جگر دا بن تعویذ لگا
 اں میں الہی عشق دا بندہ
 عشق بنا ہے ہر کوئی اندھا
 عشق نے کیتا سارا دہندا
 نہ کوئی پھر ہے نہ کوئی پھندا
 راضی رب کو لوں عشق یلو سے
 سر مرشد مستفیض لگا

کافی

تیرے حُسن جیسا کوئی حُسن نہیں
 تیرے رنگ جیسا کوئی رنگ نہیں
 تُوں سنگ ہوویں سدا سنگِ جاناں
 تیرے سنگ جیسا کوئی سنگ نہیں
 میرا بھاگ سہاگ تے دینِ ایمان
 تُوں دردِ عشق توں دلِ جان
 آئے حق باحق حقیقی یار
 مینوں تیرے بنا کچھ پسند نہیں
 تیرا نام پیارا لگدا اے
 تُوں راکھن ہارا جگ دا اے
 تُوں راضی رہیں میں راضی دیکھاں
 اس ڈھنگ جیسا کوئی ڈھنگ نہیں
 تیرے حُسن جیسا کوئی حُسن نہیں
 تیرے رنگ جیسا کوئی رنگ نہیں
 تُوں سنگ ہوویں سدا سنگِ جاناں
 تیرے سنگ جیسا کوئی سنگ نہیں

کافی

کچھ نہیں میں کچھ نہیں
 یار حقیقی اک توں سجدہ
 تسیں تاں میرے خالق ہو
 من موہنے بے حد سوہنے
 درد دلاں دے ہم دم دلبر
 اللہ محمد نام ہے تیرا
 مالک ملک مکان دا
 سن محبوبا تن من اندر
 اصل عنایت باجمالت
 سوز سمورا درد ہدایت
 سائیں تیرے سوا میں کچھ نہیں
 تمیں بن ساحن سدھ نہیں
 خالق کل دے مالک ہو
 حافظ ہر دے پاک ہو
 توحید نیری وچ بعد نہیں
 لا مکان مقام ہے تیرا
 ہوں حق مدام ہے تیرا
 کیوں جاناں توں خود نہیں
 بخش بقا دیدار سلامت
 سچی محبت وصل وصال

راضی ہوویں کرم کماویں
 ہووے وسیلہ شد نہیں

کافی

عجب شان وحدت ہے سُبْحان اللہ
 تیری حمد بے حد ہے سُبْحان اللہ
 احد ذات احمد ہے سُبْحان اللہ
 مٹھا نام محمد ہے سُبْحان اللہ
 تُوں عاشق توں محبوب مقصود ہر دا
 عشق عین حق تو حُسن خُوب کردا
 انت ظاہر انت باطن
 انت ربک اند ہے سُبْحان اللہ
 تُوں رسولان دا رہبر ولیاں دا والی
 یتیمیاں عزیزیاں فقیراں دا پالی
 سب درداں دا درماں سب اتوں سلطان
 شہادت سخاوت ہے سُبْحان اللہ
 وصل وچ ہجروچ ویدل جگر وچ
 قبر وچ حشر وچ اندر وچ نظر وچ
 تُوں مظہر حقیقی محبت ہے سُبْحان اللہ
 محرم حال ہادی سچا یار توں ہے

ہر آفت توں آزاد کرن ہار توں ہے
 حکمتِ حقانی رحمتِ ربانی
 قادرِ تیری قدرت ہے سبحان اللہ
 ہو اللہ راضی دے دیدارِ باقی
 اُلفتِ الہی بخشِ حُسامِ ساقی
 جلالتِ جمالتِ شفقت ہے سبحان اللہ
 عجب شانِ وحدت ہے سبحان اللہ
 تیری حمد بے حد ہے سبحان اللہ



کافی

ساجن تیری صورت مورے دل میں سمائے
 دل میں سمائے موہے عشق دکھائے رے
 اک تو صنم تیری سک ستائے دوجا برہوں بڑ بکھائے
 بڑ بکھائے اک کون بکھائے رے
 اک عشق جند جان جلانے سوز ہجر تن تیز تپائے
 تیز تپائے مورا خون کھائے رے
 جب چاہے عشق تب یار ملائے عاشق کر کے سیس کٹائے
 سیس کٹائے رانِ حق کھائے رے
 ساجن تیری صورت مورے دل میں سمائے



کافی

آپے اپنا رحم کرم کر
 درد برہوں چا بیوس کیتا
 نیکی بدی ویکھ نہ میری
 ذات غفور رؤف ہے تیری
 توں ہر دا محسن مالک اللہ
 صدقہ اپنے محبوب پتے دا
 جانی جان حقیقی ہادی
 عشق تساڈا واہ واہ لگا
 ہوئی فنا سب خواہش میری
 ہاں اصل احسان فضل دا
 کر عنایت عطا مشاہدہ
 میرا رُوح بھی تو ہے چاہی تو ہے
 پار اردار ملاح بھی تو ہے
 بن تیرے نہیں وسیلہ یار
 ہن کپھا کراں میں جیلہ یار
 دان کریں تاں ہو دے نہ دیری
 مار مرکا سب دشمن ویری
 میرا سچا رب جلیلہ یار
 کل خطا کر معاف سائیں
 بخش احوال انکشاف سائیں
 دل ہویا دردیلہ یار
 تیرے باجھ محبُوبِا
 یں محتاج محبُوبِا
 وحدت نور جمیلہ یار
 احمد محمد اللہ بھی تو ہے
 سوز سینے وچ آہ بھی تو ہے

نار نور توں پاک ہے راضی
 توں ہی رنگ رنگیلہ یار

کافی

مُسلم کہیں اللہ اللہ
 اچھے نام اُسی کے سب ہیں
 کوئی بکے واہ گورو جی
 کوئی بکے یگتا گیان
 اپنے آپ کو کوئی نہ جانے
 سب میں سوجھت اکو احد
 نیت پریت میں سادھو سمجھیں
 جس کو پریم لگایا پر بھو
 کوئی زگ جائے کوئی سرگ جائے
 بن درشن مدنی موہن کے
 ہمیں تو یار کے برہے کیا
 ہمرے سچے گریہیں پورے
 نام کی جوت جگادت سادھو
 ہندو کہیں ہری ہری
 بات سنورے کھری کھری
 کوئی کھے بڑا بھگوان
 کوئی کھے پڑھو قرآن
 کایاں کوٹ کی ذری ذری
 آپ سمايو واحد ہے
 ہو ہو سر پر شاہد ہے
 دیکھا اُسی نے رام شری
 مجھے کسی سے کام نہیں
 چاہت چھین آرام نہیں
 پن پاپ سے یری یری
 سرجن ہار ساجن سورے
 سننا الکھ حضور رے

راضی من میں ایک بست ہے
 جس بن گھڑی نہ سری سری

کافی

ہیں کیسے پر خطا ہاں

توں مالک ہے میرا چنگا یار

حال سارے دی سدھتساں نوں

نت بخشش درشن منگاں یار

ہوندیاں نیڑے سخن اقرب

نظر کھتے نہ آویں

درد دلبر کیوں پیا ڈھونڈھاں

جے آپے چا گل لاویں

نام تیرے توں صدقے ہوواں

سر سولی تے ٹنگاں یار

عطا ازل دا عشق کیتوئی

سوز ہجر دا درد دتوئی

پٹھیاں کھلاں عشق لہیندا

نیہنہ پنجاندا ننگا یار

خیالاں دے وچ خیال تساڈا

تن من ملک ہے مال تساڈا

دیکھ فقیری حال اساڈا

راضی دامن تیرے لگا یار

کافی

سدھے رستے چل فقیرا
 سر جھکا رکھ صاحب اگے
 سچا اکھیں سخن زبانوں
 ہر حالوں ہر خیالوں
 چھاتی وچوں جھاتی وچوں
 ہے سب یار دا اپنا بھیت
 کڈھاں وائیں خزاں دیاں گھل دیاں
 عجب لگا اے برہوں اولہ
 جان جسم دا لاہ حجاب
 میں توں ہاں توں میں ہاں
 تیرا رب سچا منت ساکتی ہے
 دیکھ الف اثباتی ہے
 عشق حقیقی دین ایمانوں
 فرقانوں نئے قرآنوں
 سارا مظہر ذاتی ہے
 بد کرے چاہے نیک
 کڈھاں بہاراں پھگن چیت
 نہ یہ موت حیاتی ہے
 ایہو ہے پردہ ایہو عذاب
 نہ کچھ کوئی گناہ ثواب

اپنی شان پہچھان ہو راضی
 اللہ نام تیرا سبجاتی ہے



کافی

آ طبیباً دے دوا لگا سخت ہجر دا درد ہے
 سوز فراق دی اک سینے فوج ساڑ کیتا دل سرد ہے
 تو ہی جانے حال حقیقت دانا بننا سچا یار
 علاج میرا وس تساڑے عشق ڈاڈھا مرض ہے
 ہے دھچھوڑا وڈا دوزخ روز میرے واسطے
 بل محبوبا چھڈ جدائی ایہو عرض تے ایہو غرض ہے
 ہاں ازل دا عاشق تیرا راز محرم ڈھولنا
 یار کماون یاری لاون کرم کماون فرض ہے
 للہ راضی کر محبت رکھ ہمیشہ نال وفا

بخش زیارت یا محمد

ہر دے ہر دم ورد ہے



کافی

اے دُنیا کوڑی ٹھگ بازی ہے
 کوئی پنڈت تے کوئی قاضی ہے
 کوئی سادھو سنت سناسی ہے
 کوئی حاجی نیک نمازی ہے
 اک ابا تے اک نانا ہے
 اک اماں تے اک ماماں ہے
 اساں یار دایہنہ نبھانا اے
 ہُن دُکھاں کیتا سِنا اے
 سکھ دے سارے بھیناں بھائی
 کوئی چاچی تے کوئی ماسی ہے
 نفس شیطان تے دُنیا تے
 رل گئے چور تے کُتی
 جیہڑے حق دے راہ توں روکن
 مار تہناں سر جُتی
 اک حقیقی یار بنا
 سب فانی حسن مجازی ہے

کافی

موت کسے دی جان نہ چھوڑے
 رضا خدا دی من فقیر
 فقر فی اللہ نور اللہ دا
 بندہ اپنے خیال بناوندا اے
 جو رب چاہے سو ہوندا اے
 رب دے عشق وفا دیکھیا
 میرا اللہ توں مینوں کافی ہے
 اے وحدت واحد وانی ہے
 کون تقدیر الہی موڑے
 فقر دے چم توں جوڑے
 صفت صفاتاں ناجی ہے
 کوئی بیٹھاتے کوئی بھوندا اے
 رُوح راگ سچا پیا گاؤندا اے
 کوئی شہید ہو یا کوئی غازی ہے
 توں شفقت والا شافی ہے
 ایہو حال صوفیاں داصافی ہے

محبت والیاں درو دلاں تے
 رہندا اللہ راضی ہے



کافی

تُسیں میرا دل دیکھدے ہائے دو یار تُسیں میرا دل دیکھدے
سُن دے دل دی بات دو

درد دیدار دا لا کے ڈھولا
میں ایانا سجن سیانے
تساں باجھوں کوئی نہ جانے
حُسن جمال دے خالق ازلی
جیسا چاہیا آپ بنایا
اپنا رنگی رنگ رچایا
عشق محبت شور مچایا
سوز رہے شل سدا سلامت
سک وچ سوہنا بخش زیارت
نعمت ہے یہ سک الہی
منگاں ہر دم خیر تساڈا
کوئی نہ ہویا ویر تساڈا
لحظے دے وچ آہن ماہی
توں میں اک ہو دیکھو راضی
جیویں جانو رکھو راضی
نن من اندروس رس سائیں
ہور نہیں حاجات دو

تُسیں میرا دل دیکھدے
سُن دے دل دی بات دو

کافی

رب دی مرضی من فقیرا
 اللہ باقی بندہ فانی
 فنا بقا دی رمز پکچانی
 جان جسم نوں گال عشق وچ
 وحدت حق وچ گم ہو عاشق
 سوز سہاگ دا پہن کفن
 اے سر ساه ہے اللہ دا
 بیس اللہ وچ اللہ میں وچ
 میں تیرا توں میرا
 قربان ہوون کل نام تیرے توں
 ظاہر باطن ہے موجود
 ہستی وچوں نکل کے باہر
 راہ عشق دا ہے زالا
 نفس شیطان دشمن جانی
 اک ذات کہتے کئی ذاتاں ہویاں
 رب دی مرضی من
 سکھ فقیری فن فقیرا
 چھوڑ خودی والا خانہ
 تاں ملے یار یگانہ
 سر دھریں نظر انداز
 ہو محبت نال دفن فقیرا
 رکھ خیال حقیقی !!!
 باقی بات ودھیسکی
 ہادی شان شفیقی
 درد وصال دے دہن فقیرا
 نہیں وچ سچا ہادی
 حاصل کر آزادی !!
 غمی ہے نہ شادی
 دنیا گندی رن فقیرا
 اک بات کہتے کئی باتاں

اک دن بکیتے کئی دن ہوئے اک رات بکیتے کئی راتیں
 اک دے اُتے بے شماراں ہوں درود صلوٰاتیں
 وهو الله في الارض والسموات یار ہویا ہمہ تن فقیرا
 ہوں وہیں میں نہ ہویا نہ ہوں دیر ہویا
 دل اکھاں دیر دلسدا آپ کریندا ہویا
 حب حبیب حقانی ہر دم داغ درونی دھویا
 آپ ناراض تے آپے راضی
 کہتے لڑواتے کہتے امن فقیرا



کافی

درداں دے وچ عید ہمیشہ
 راحت رنج نوں عشق نہ جانے
 دلبر کولوں درد ملیوے
 ہادی ہتھوں محبت والے
 سوز ہجر دی پیڑ اقلی
 اسیں مسافر اُس وطن دے
 سک وچھوڑا خوب ستاںدا
 اُلٹی چال سجن دی دیکھی
 راضی او محبوب اللہ دا
 رب دیوے دیدار ماہی دا
 جیندے موٹے ہاں اتھاندے
 درواں دے وچ عید ہمیشہ

انہاں عاشق درد منداں دی اے
 نہ حاجت تاج شہاں دی اے
 عشق کماون کہیتے
 زہر پیالے پیتے
 پتی دل جگر نوں کھاندی اے
 جتھے یار اساڈا رہندا
 اے بہوں کہتے نہ بہندا
 عقل حیران ہو جاندی اے
 اللہ شل ملاوے
 صورت پاک دکھاوے
 اے جند جان جنہاں دی اے
 انہاں عاشق درد منداں دی اے

راحت رنج نوں عشق نہ جانے
 نہ حاجت تاج شہاندی اے

کافی

تساں جانو جیویں جانو
 تیرے رحم کرم تے حال ہے میرا
 توں میں پاک تے بے عیب ہو
 سب آپ ہی اپنا زیب ہو
 آپ ہتھیں انسان بنا کے
 توں میں اچھے بے حد سچے ہو
 کدی رسدے ہو کدی پرچے ہو
 اول آخر اللہ محمدؐ
 ظاہر باطن حق سبحان
 میں ایمان توں دانا
 رُوح بے اختیار اختیار تیرے دُچ
 میرا درد عشق کمال تساں
 میرا سوز ہجر وصال تساں
 میرا اگلا پچھلا مرنا جینا
 نہیں تہاں تساڈا بندہ یار
 ہو رہا مکا کل دھندایار
 حاضر ناظر لا ریب ہو
 سائیں داہ واہ دلفریب ہو
 مول نہ جانیں مسندایار
 بیرنگ رنگاں دِچ رچے ہو
 میرے تے ہر دم وچے ہو
 تیں بن میں ہاں اندھایار
 میرے سچے رب رسول اللہ
 دوست مدام محبوب اللہ
 رہیا نہ کوئی سندھایار
 میرا حال احوال خیال تساں
 میرا حُسن ازل جمال تساں
 توں ہی توں ہے بن دایار

میرے سر حقیقی شان تہاں
 قرآن تہاں ایمان تہاں
 میری سمجھ سبجان تے دھیان تہاں
 میرے سمیع علیم بصیر تہاں
 میرے داتا تہاں دشگیر تہاں
 میں فانی توں باقی مولا
 تہاں جانو جیویں جانو
 نام تہاں نشان تہاں
 میرے رب تہاں رحمان تہاں
 دل نحن اقرب من دا یار
 تدبیر تہاں تقدیر تہاں
 مرسل ہادی مرشد پیر تہاں
 ہو راضی خداوند یار
 میں نے تہاں بندہ یار

تیرے رحم کرم تے حال ہے میرا
 ہور مکا کھل دھندا یار



کافی

بھانویں دکھ دیوؤ بھانویں دھکے یار
تاں بھی سجن میرے ہو سکے یار
کردرشن دل نہ رہے یار
نہ نہیں نمانے تھکے یار

یہیں تاں محض تسادڑی گولڑی ہاں
تورے کملی کو جھڑی بھولڑی ہاں
کدی ہمدی تے کدی روندڑی ہاں
تیرے نام توں صدقے ہوندڑی ہاں
گھن قول عشق دے پکتے یار
اصل حال محرم دلدار دل دے
سدا سر دے سائیں توہیں ہوازلدے

بنا زاری میرے دعوے نہ چل دے
اپنے فضل کمالوں عیب سارے چاڈھکے یار
بمجرد چ گزر گئی عمر سب اجائی
سک سوز برہوں اندر آگ مچائی
پانی پا وصل دا ہے نہ بھجائی
تن من پیاسٹرواشل آپ سلامت رکھے یار
تیرے درتے مرساں نوکر در دی رہاں

در چھوڑ مالک دا کہتے بھی نہ ویساں
 جو مرضی محبوباں دی سوئی منیساں
 موتوں سخت درد ہجرتیں بن تن نہ تگے یار
 جان جسم دی خاک رلاواں
 راہ تیرے دی خاک ہو جاواں
 پریت وفا دے گاؤں گاواں
 تساں بلاؤ بھی آواں
 دپج مدینے مکے یار
 مک رات گئی ہن فجر ہوئی دن حشر آیا ویلی قبر ہوئی
 ربی رحم والی اک نظر ہوئی جیہڑی خبر نہیں او خبر سوئی
 ہو راضی سانول سچے یار
 وچ وحدت کثرت مکے یار

نعت شریف

داتا دلارے دلبر محبوب لاج پرور
 للہ آپ اپنے مسکین تے مہر کر

سب کا محمد مولا کر معاف خطا جو آہی
 بے کیف بخش درشن اپنا حسن الہی

پُر نور	نین	سائیں	تن	من	ہووے	منور
درداں	بھریا	سوزاں	سٹریا	ہاڑے	پاواں	تیں در کھڑا
برہوں	لڑیا	دکھاں	پھڑیا	بے	فراق	دا صدمہ بڑا
ہن	ہو	راضی	نام	خدا	دے	زیارت سجن عمر بھر

داتا دلارے دلبر محبوب لاج پرور
 للہ آپ اپنے مسکین تے مہر کر

کافی

خلق فنا خالق بقا لا الہ الا اللہ اندر باہر آپ اللہ لا الہ الا اللہ
 عرش فرش لوح کرسی میں آپ ہی رہا سما لا الہ الا اللہ
 ذاتی تجلہ نور ضیاء ظاہر باطن مصطفیٰ لا الہ الا اللہ
 سب سے ادنیٰ سب سے سچا سب کا ہادی رہنا لا الہ الا اللہ
 سب کا محافظ سب کا پاک ایک حقیقی بادشاہ لا الہ الا اللہ
 توں بے مثل بے چون بے نہ مست نہ مجنون ہے

نہ جسم نہ ارواح لا الہ الا اللہ
 قادر قدرت حکمت والا حسن جمال جلالت والا
 سر پر کھڑا آپ گواہ لا الہ الا اللہ
 زندہ قائم لا زوال الف مہم عین وصال وحدت میں یکتا لا الہ الا اللہ
 میں لا ہوا توں ہا ہوا نہ غییر کوئی تیرا ہوا
 تحقیق ہے سب بخدا لا الہ الا اللہ
 راضی صفت بے حد ثنا مخلوق کو طاقت کہاں
 تیرے سوا کچھ نہ رہا لا الہ الا اللہ

حمد

سب حمد اللہ رب العالمین ہے تیری ذات رحمت العالمین ہے
توں مالک یوم الدین ہے نہایت بڑا مشفقین ہے

تیں بن سنے فریاد کون ہر آفتوں کرے آزاد کون
دیوے سائیں بنا امداد کون کرے برباد نوں آباد کون

توں حاکم الحاکمین ہے توں صاحب عرش زمین ہے
سرچوٹ لگی تقدیر دی بھلی سرسرت سریر دی

خطا معاف کر پر تقصیر دی اپنے فقیر دل دلگیر دی
توں کافی کریم مذین ہے اے راضی تیرا مسکین ہے

کافی

آئی موج وحدت دریا دی اے
 وڈی شان پتھے اللہ دی اے
 لائی برہوں آتش باہ دی اے
 اے رمز حقیقی راہ دی اے
 اے خیال ہویا ہمتہ خیالی دے
 اے حال ہویا وس والی دے
 اے رنگ لالہ دی لالی دے
 اے باغ نے مرشد مالی دے
 سب ہستی آپ خدا دی اے
 اے بازی سر کلاہ دی اے
 میرا مصطفیٰ یا مرتضیٰ
 ہو حامی حسن حسین بادشاہ
 سن حال فقیر دے نال نبھا
 اپنی صورت آپ دکھا !!!
 سک درشن دید نگاہ دی اے
 اے فریاد اس ارواح دی اے

جیویں راضی ہوویں یار
 نت نظریناں وچ آدیں یار
 سٹ دوری ہجر مساویں یار
 اک لمحہ چت نہ چاویں یار
 تیری رحمت جا پناہ دی اے
 تیری محبت فرحت ساہ دی اے
 آئی موج وحدت دریا دی اے
 وڈی شان پتھے اللہ دی اے



کافی

خالق اپنی خلق بنائی پیارت سچے دی دیکھ دڈیائی
 نور الہی کیتی روشنائی سا گیا وچ کل خدائی
 الف آپے ہو یا میم آپ تو نگر آپ یتیم
 آپے منعم آپ نعیم کمال حکمت ہر دا حکیم
 چا رُوح بدن وچ پائی انا احمد بات سنائی
 آپے کر دا چا گمراہ آپے ہو یا خود ہمراہ
 جو دنے کرے سب آپ اللہ باقی ساری کوڑی صلاح

راضی یار میرا ہے ہر جانی
 ظاہر باطن نال سچائی



کافی

میرا سجن سائیں تینوں دیواں دعائیں
ہوویں سلامت سوہنا روز قیامت تاکیں

سن سوز برہوں دیاں باتاں نے
دن درد دکھاں دچ راتاں نے

اک تیرے سوا سب دسرایاں وائیں
تیری سک نے خوب ستایا اے

نت ہجر دا سول سوایا ہے
اک پل پرے جانی چھڈ نہ جائیں

ربیا دل دچ خیال خدائی ہے
ہن کیسی یار جدائی ہے

رُوح راضی تیرا رکھے رب سداہیں
میرا سجن سائیں تینوں دیواں دعائیں

کافی

اللہ کرے شل میں گھر آویں
 پاگل کملی دحش کر کے
 میں دس تیرے وچ پیوس ہاں
 سوزاں ساڑھی بے کس ہاں
 برہوں مریدا دل کر لا وندا
 تیرے حسن تے فدا دیوانی ہوئی
 نت ہیبت سخت حیرانی ہوئی
 اپنی وفا وچ یار سچا
 توں دیکھ رہیا میں دیکھ نہ سکاں
 کیویں تینوں راضی رکھاں
 جیویں سکھاویں جیویں منادیں
 اللہ کرے شل میں گھر آویں
 ہجر دھچھوڑا سٹ سجن
 ہن ہجر دھچھوڑا سٹ سجن
 چیتا لیوئی چٹ سجن
 نادار نمسانی ناقص ہاں
 تیرے درس دی پانی خالص ہاں
 کوئی ترس نہ آویں اک چھٹ سجن
 مست الست مستانی ہوئی
 تیس بن جڈڑی منانی ہوئی
 میرے مندے نصیب پلٹ سجن
 کس کم دتیاں ایویں اکھاں
 کی اکھاں تے کی لکھاں
 کرم کما دکھ کٹ سجن
 اللہ کرے شل میں گھر آویں
 ہجر دھچھوڑا سٹ سجن

کافی

تیرا عشق عجب ہے درد عجب
 تیرے نام دا دندا درد عجب
 تیرے برہوں دا لکڑا مرض عجب
 تینوں یاد رکھن ہے فرض عجب
 توں میرے دل وچ آدیں
 میں سانجھا تینوں سینے وچ
 عطر گلاب دی خوشبو ہے
 تیرے پاک پسینے وچ
 مکھ منظر الہی حسن عجب
 کر قبول نیاز ہے عجز عجب
 تیری شان بڑی ہے ذات بلند
 روح جسم دا کھولو بند
 احمد پڑھاں تے شکر کراں
 راضی ہویا خداوند ! ! !
 ہر بات کولوں بہتر ہے
 دے اپنا سائیں درس عجب
 تیرا عشق عجب ہے درد عجب
 تیرے نام دا دندا درد عجب
 تیرے برہوں دا لکڑا مرض عجب
 تینوں یاد رکھن ہے فرض عجب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حصہ دوم

اس میں صرف سندھی کلام درج ہے

کافی

دُنیا بے وفا غدار کھاں نکری نروار تھیو کو کو
 لاہے سرساہ جو سانگو عاشق ایشار تھیو کو کو
 رکھیو جنہ تے عشق آرو پتو تنہہ کھے پیو سارو
 اہو بارو برہ وارو کھنی اظہار تھیو کو کو
 فقیر فانی خودی کھان تھی دُسن ہکڑو آہے ہُوہی
 محبت مئے پیالو پیہی مست ہوشیار تھیو کو کو
 وحدت جی دُکھی وحدت آدمی دنی سچی شرکت
 منجھاں مورت پسِ صورت یگانو یار تھیو کو کو
 راضی موجود حق جانے ساک سُبْحان سُبْحانے

مالک اختیار جو مانے

بے اختیار تھیو کو کو



○

علی اکبر علی اکبر	کریم منہجی روا حاجت دوا حیدر
علی اکبر علی اکبر	حقیقت میں ید اللہ معرفت علی اطہر
کیو مشکل آسانی	خداوند پاک رحمانی
علی اکبر علی اکبر	اساں جے لار اول آخر
ڈساں نہ بیو کو تو جیہڑو	محمد جو کرم اہڑو
علی اکبر علی اکبر	مریض جو شفا سرور
اچی اوکھی میں ہتی شامل	توں آں منہنجو مرشد کامل
علی اکبر علی اکبر	پکاریاں تھو سینے اندر
فیاضی کر ہی دل تازی	اللہ تو ساں آہے راضی
علی اکبر علی اکبر	نظر ایندیں کڈہینہ دلبر

○

کافی

ہن در بھری دل جوں دلبہر بُدھ توں داہنوں
 سورن سندیوں سینے منجھاں بکرن بختیوں سرد آہوں
 قرب میں قیدی کرے رُندو چھڈے بلیوڑ وِیں
 کو ترس نہ آوے توکھے لایوں بسے موں بواہوں
 دیدار ڈے پنہنجو پریں وعدہ وفا کروری
 سینے ساں لائے سرہنا فوری بھرے نگاہوں
 صاحب سخی سچا سجن رکھ خیال راضی جو سدا

امن پور ایندیں کڈھیں
 تنجھوں ڈسانتھو رانہوں



بیت

پرے ناہے پنہوں کھاں سسئی جو خیال
 سجن رکھبو سک میں بھینر آئوں بحال
 حیرت میں حیران کیو حقی حسن جمال
 مادی سند و حال راضی رہیو روح میں



کافی

کین پھر بندیس پٹ لونی لاسے میاں سومرا
اصل اباڑن جا ڈنی سا بھایاں نخل مٹ
محل ماڑیوں پننگ پاتھاریوں عمر ساڑیاں تنہنجی کھٹ
جن جی آبیاں تن ڈے دیندیس ہمت نہ رہندیس جھٹ
چھڈتہ ملاں مارن کھے قید منہنجی کٹ

راضی اڈیندیس پاہنجا
پکھا پنہوارن وٹ



بیت

جنہن میں آہے سک سچی عاشق اہو منظور آ
جو دوئی کھاں دور آ نور داعلی نور آ

درد فرقت جو مزد وصل میں ویندو ہلیو
تنہن کرے پردے پرے اہو عشق جو دستور آ

یاد باجھوں یار جے بیو سبونی کوڑہ آ
محبوب جے مذکور میں راضی سدا مشکور آ





مراں تے موت نہ اچے جیئں ہن جسم میں آہے سب جنجال
 محبت سندو مال مون کھے آہے حیاتی حال
 جیئں گھریں توں دہنی اہو سخی کھے سوال
 تنہنجو آہے تن میں سدا خواب خیال
 راحت آہے رُوح کھے فرحت فقر چال
 وحدت ساں وصال راضی رکھج روبرو



کافی

دلہا آءِ دری درد مندی ساں مل میاں میندھرا
 ڈکھن میں ڈکھئی کھے ڈے اچی کا دلبری
 جیہڑی تہڑی گولی پنہنجی کھوٹی کر کھری
 کوکاں کنڈی کاک تے متاں دنجاں مری
 درد برہ جو تن من اندر ویڑو پچ بری
 ساریاں ویٹھی سوڈل سائیں صورت سہری
 رہ توں مونساں رانا راضی دل جی کھول دری



آہے کون بیو توری رانا رُوح میں
 آؤں تنہنجی توں تاں منہنجو وچوں غیر دیو

جلوہ جوڑے جان میں جانی بارلو عشق ڈیو
 روز ازل کھاں بار برہ جو سرتے پانٹر کھینو

ہر صورت میں سوڈل سائیں ڈھٹم پائے لیو
 وحدت وارو پیالو پیتم راضی رب تھیو



کافی

سور کبیر منصور دم انا الحق حضور
ظاہر باطن بکرو آہے ہیڈے ہوٹے بہو کچھ ناہے
ہی ہو پنجنجو پاڑ ٹھوٹھا ہے تھیو پیچ چون میں کھڑو تصور
پنجنجنی صورت پاڑ ڈسے تھو خیال تھی دل میں یار دسے تھو
راضی وحدت منجھ پے تھو حاضر ناظر رب غفور

بیت

ماک حقیقی جیئیں چاہے تھو دل میں خیال بلائے تھو
بیٹھ متھے ہک آہے دبر سب میں پاڑ سڈائے تھو
لا موجود تھی موجود ڈس راضی یار سکھائے تھو

ستو آہیں ویٹھو آہیں بیٹھو آہیں نہ بہ ہن واجب ہوت ڈلے
لیٹو آہیں رٹھو آہیں کٹھو آہیں اچی راضی پیچ پاڑ ساں

ذر نہ گھرن کڈھیں جیکے عاشق اللہ جا
لن تَنَالُوْا لَبْرَحٰتِیْ طَنَفِقُوْا مِمَّا تَشْتَبُوْنَ سمجھی سر ڈنالوں جڈہیں
رضی اللہ ورضو عنہا گر گڈیو بڈہیں
حق پسی میڈھیں راضی رہیا رحمان ساں

کافی

عاشق تھیں واہ واہ پانڑ میں ڈس پانڑ اللہ
 پھر یاں پانڑ کھاں پاسے تھی موتاں اگے مری جی
 پوء ایندء حسن ہادی منجھ رنگاہ
 تو کھاں ناہے جدا پل جانی خود خانی چھڑ ہستی حیوانی
 ایہو سرتوں بارو لاہ
 وحدت واری واٹ اہائی مُرشد مولا سب سمجھائی
 صورت ہن میں ہو آگاہ
 ہر فعل مول فائق فاعل ڈبے من میں مالک حائل ڈبے
 آہے پانڑ حقیقی بادشاہ
 گوارلی عشق الہی پنھنجو کیا میں راضی سپاہی
 و ذکر ربک فی نفسک
 اندر بار برہ جی باہ



جبائیں ٹھاپیں توں ٹھہاں
 غیر بختی دیو عزق سارو
 پانٹر پنجنجی صورت مندو
 ناں دھرے معشوق جو
 سو جھے ڈٹھم سنا رکھے
 میم جو مولہیو بدھی
 ہر جا ظہور ذات جو
 دل میں پنہنجور دلبر لہاں
 واہ وحدت میں دہاں
 حن ڈوسی عاشق تھیں
 عشق کیو ظاہر تو ہاں
 سارو پنہنجو سنگار آ
 سو لکھ چراسی بولیوں کہاں
 اندر باہر آہے عیاں

تو کھے کرے سبحان ثابت
 توحید میں راضی رہاں



کافی

تھو ہر دم ڈبجے نور سجن
 پیار قرب جو چولو پا تم
 پنہنجو یار سنجام
 عشق الف ساں میم ملایو
 سوز فراقوں نیہنہ نوایو
 سرتے بار ملامت دارو
 امان الحق تھیو ثابت سارو
 اللہ محمد شفیع سجانے
 منہجہ بشر حضور سجن
 مرن جیئیں کہاں چیتو چاقم
 وحدت میں ولہور سجن
 ذاتی منہجہ صفات سمایو
 برہ کیو بھرپور سجن
 عاشق کھنی ہمن تھا نعرہ
 ذرے ذرے مشہور سجن
 ہی ہو راضی ہو جانے
 اندر دیٹھو تنہو تانے
 پیل نہ دل تان دور سجن



وحدت جی وادی میں دیس وجود و نجایاں تھو
 جھڑے تھڑے حال میں پنہنجو نیہنہ نبھایاں تھو
 عزیز بحر عمیق میں تھقی دم گم گنوا یاں تھو
 فنا تھقی فی اللہ میں لا متھے کاں لاہیاں تھو
 ہیڈے ہوڈے ہر جا حاضر حق جو حق سڈایاں تھو
 باقی بقا با اللہ جو سری — سلا یاں تھو
 چھا منجھاروں چھا چوایاں آہیاں ناہیاں گایاں تھو
 رہندس راز انہی میں راضی کامل عشق کما یاں تھو



کافی

ہی دیوتاں ہو تھیو ظاہر صفت اثبات میں
مولو تھیں آہے دس دل جو سخن تسلات میں

فارغ فطر درجات کھاں نکری دیا ظلمات کھاں
پاسے تھیا جسماں کھاں رہیا غرق ذاتی ذات میں

خالق سائیں خلق جو مالک آہے کل ملک جو
قطر و بحر درمی سرک تھیو وحدت وصل خیالات میں

اٹری عجب عازی کیجئے سر دھڑ سندیں بازی کجے
پہنچو خدا راضی کجے ہک یاد اللہ ہر بات میں





توں کہاں گھراں تھو تنہجو دیدار یار پیارا
ڈے چین درد دل کھے محبوب قرب دارا

جنگل پہاڑ گو لیم جل تھل شہر بازاراں
سارا پڑھی ڈٹھا مون قرآن جا سیپارا

محبت میں مست مونکھے بے حال برہ کیو آ
قربان تھیا عشق میں عاشق کیسی وچارا

نیہڑو لگو ازل جو ڈکھڑن کیو ڈیل ڈبرو
یسنے ساں لائے سوہنا اچ کل جاڈے نہ لارا

معلوم آہن اوہاں کہے منہنجوں بدیوں جو بے حد
چُچھڑن ساں کر بھلائی بہتر سدا بھلارا

راضی تھی توں رہبر ہمدم ہمیشہ حامی
وسری ویوں بیوں والوں سجنن سوا سہارا



کافی

ماریو یار تنہی جھیرے وچھوڑے
ولن وانگ ڈکھڑا دیا ویڑھے وکوڑے

بنا تو سجن جے سب دسریا وسیلا
چھڈیم دوست دُنیا جا کر تم ایں قبیلہ
ڈیو قرب کافی سجھے سانگ ٹوڑے

اصل آئوں ادا بنجے آہیاں در جو دایو
سرتے اماک برہ بار آيو

ربانی قلم جو لکھیو کیر موڑے
سکی رت بدن جی مینو حال جانو

نمانو نہایت کیو سوز سانو !!!
مختو دردن جو دل تے گھوڑو رُز دوڑے

چھا کھوں چھنڈیں اکیلو اداسی
ماہی کر محبت اہا گالھ خاصی

رہوں ہک ہتی ہر دم خدا جوڑ جوڑے
ختم خیال راضی جو تو میں سدائیں

سچو عشق لائے نہجا توڑ سائیں
نیزو نہینہ وارو سینے منجھ کھوڑے

ماریو یار تنہی جھیرے وچھوڑے
ولن وانگ ڈکھڑا دیا ویڑھے وکوڑے

کافی

عام نہ جانے حال اسان جو برہ کیو بے حال
عشق وارن جون اکھڑیوں آلیوں رہن محبت میں نور زالیوں
وحدت سان وصال

آہے عاشقن جو ملامت گھنہ ڈکھ سکھ سرتے سب کچھ سہنو

لاہے دوئی دبال

لوکن لیکھے آہے پاگل عاشق الہی عشق میں شاغل

پیار کیو پیمال

حسن ہادی جے کئی دل تازی خیال خدایں رہو روح راضی

لگو نہینہ کمال



دس پان وندیوں عشق جون نتھو ڈے آرام
ترک تمام کرے تھو لذتوں عشرت عیش حرام

مرن جینیں جو سانگو لاہے تھبو محبت منجھ مقام
لا الہ آیوں تھی آیس الا اللہ مدام

پان میں پنہنجو یار سنجاتم جینیں پانی رنگ رلیام
عاشق جو آہے اصل کھوں راضی عشق امام

کافی

اللہ توں آہیں تو کھاں سوا کچھ ناہیں
منجھ لطافت وحدت سوبنا کثرت ساں تھوکا ہیں

اول آخر ہکڑو چھپا چواں بیو چھا ہیں
پسن خاطر پہنچے صورت آدم ٹھا ہیں

حسن پہنچے تے کیترا عاشق سولی چاڑ ہیں
بولیوں لکھیں توں بولیوں عشق اینس پیو دا ہیں

بہتے بہتے ہر جا حاضر راضی ہتی جیئں چا ہیں
تو کھاں سوا کچھ ناہیں



میت

حقو ایں حق حرف میڈے ای ہکڑو
دکھو ایں دھک مارنفس کھے نیہنہ جو



کافی

بیمیں تھے کیوں آفیتہ تمنحن سبھی کھے آؤں کیوں دساریاں
علاں قاضی کرن ملاست توڑے ڈین تعزیر

عشق ہو کیڑا شاہ گداگر کیسے پیر امیر
عشق جھڑو بیو کین ڈنھوموں خونی خاں نجیر

آہے رناتے راضی ہر دم جئیں قادر جی تقدیر



بیت

اٹھتی پاسو پٹ	دیج نہ تھی دیسرو
لاگا پالوک جا	عاشق لاہے ست
سر ڈیچی سک میں	ہاریل بازی کھٹ
ذرد منہ نہ مٹ	راضی پنہنجے رب کھاں





جیڑے جدائی مارے تھی مانے
سک ساہ نہ چھڈیو رہیو لارے

آخر دم عشق میں شل پریں ایندیں پاہنے
سوڈل سبجانے راضی کنڈیں رُوح کھے



راضی کنڈیں رُوح کھے ملی سان میہار
تھی سانی ساہڑ سیریں اڑیں جی آدھار
ڈسن بنا یار جے مرن آہے میار
آسرے اللہ جے لنگھی تھیندیں یار
سوہنی جا سردار دیکھو تھی وصال کہے



بیت

اے یار طبیب پنہنجے عشق جے بھیلہ کھے کڈیہ ہزدوا ڈیندیں
محض ہن محبت جے مریض جو پان اچی غمخوار تھیندیں

دلبر درد فراق میں دھار کین چھڈیندیں
اللہ راضی روح ساں ہوی پیار وندیندیں



صورت میں ساگی آہیاں	حالت منجھ فقیر
یارن جی یاری منجھاں	عشق لگو اکثر
لاہور جو لاہوت میں	ڈٹھم داتا پیر
اللہ راضی محمد حسن ساں	آہے مرشد دتگیر



اے نادان دل اللہ ڈے نت دھیان کر
دُنیا چھڈ مردان بھتی زندگی نہ زیان کر
انسان بھتی انصاف میں ہی سر صبح بُسجان کر
توحید ہر دم کر بیان راضی وصل رحمان کر



عبرت جي اکھين ۾ ڏسن پيو ڏس
حیرت ساں حقیقت جي وحدت وڻي چس
هي هو راضی پس پنهنجو آهين پانڙ توں



پنهنجو آهين پانڙ توں صورت سب سڃان
درد بره جي ڏور وڃي عشق کيو انسان
راضی نام نشان آهين ڏسن ناه ۾



بیت

عاشق سڈائے فرق نہ رکھ فراق جو
وہتی و بجائے راضی رہ وصال میں



کھڑا کھڑ کماٹیں سپن ونے پرح
ہر شے فانی سوا اللہ لوبھ لاپچ کھاں پرح
درد برہ جو دل میں دوسہوں دلبر لا یو پرح
غیر سٹری تھیو کوئلہ کیری کینے سندو پرح
جے توں راضی عاشق آہیں تے باہ عشق میں پرح



تنہنجی سچی محبت تنہنجی آہے غزا
سوری تے ساہ چاڑھے وٹھ عشق جامزا
پانڑٹی عاشق معشوق راضی پانڑٹی آہے جزا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سی حرفی

الف

اللہ ہادی سچا سائیں راضی خفی جلی ہے
میرا مُرشد کامل محمد شفیع عین قلندر علی ہے
بحر عمیق سمندر وچوں کدھ دتی عشق تلی ہے
اندر باہر عین عیانی روحی رمز رلی ہے

○

آپے اللہ آدم ہویا آپے صغیر کبیر میاں
آپے پیر پیغمبر بن دا آپے شاہ فقیر میاں
اکو ذات صفات ہے ساری وحدت اول اخیر میاں
اندر باہر ہے اُہوئی خلوت خاص خمیر میاں
حق نوں حق سمجھن حق ہو نہیں تدبیر میاں

آپے عاشق معشوق ہے راضی
آپے عشق اسیر میاں

○

الف

اک دن دلبر بھیت ملن دا دسیا بیٹھ خلاصہ
 خاطر خیال خاص اساڈے دتا رت دلاسه
 ساہ صدق کر جان حوالے گھن یار سچے دا پاسہ
 سر دیویں تاں کچھ لیویں عشق دا بھورا ماسہ
 عشق عجیب نصیب تھینوں وچ صبر جنس دا واسہ
 ہر دم رمزاہیں وچ راضی تھیویں خوب شناسہ

○

ب

بیشک برہوں بے حال رکتا
 توں تاں دیکھ رہیوں بے پرواہ سجن
 دن رات تیرے شمس قمر تارے
 رنگ روپ سارے واہ واہ سجن
 توں ہی اندر باہر ہوویں آپ ظاہر
 سب آپ کیتویں آگاہ سجن
 راضی بارضا دتا عشق مزا
 وچ نور حسن نگاہ سجن

○

با جھوں تیرے یار پیارے کون ہے میرا سائیں
 تیرے سگاں دا سگ کہاواں روز حشر تائیں
 بخش زیارت نام اللہ دے کو جھڑی چا گل لائیں
 یار محمد شفیع ہو راضی آہن درس دکھائیں

○

ت

تُرک تمام خواہشاں تو کیتا درد برہوں دل دلیل میرا
اتھے اُتھے کافی اکواک ہو یا رب سچا یا د جلیل میرا

تُکھ سکھ وچ شامل حال رہندا اندر ہر مے خاص خلیل میرا
راضی وچ رضا حق حاصل کیتا ہو یا کامل عشق وکیل میرا



توساں صورت دا نت نار کرو
سانوں نیہنہ سکھایا نیازے سوز گدازے

ایہں حسن دا مان گمان نہ کوئی
سانوں ونڈا نور حجازے چھوڑ مجازے

محبت نال ماہی دے ہر دم
خیال مزید آغازے دل درازے

رب رسول رضا وچ راضی
کیتا بخش عجائب رازے شرف شہبازے



ث

ثمر صبر رضا دا پاء جھولی عاشق عشق اللہ دا کماوندے جے
دکھ درد مصیبتاں سہہ سرتے بھاری بار برہوں دا چاوندے جے

اک پل سکھ آرام نہ پاؤن رہن سدا کر لاوندے جے
راضی فقیر ہوئے چھڈ جہان دونیس اک نال خدا دل لاوندے جے

ج

جان پئی کر لاندی یارب سب معاف خطا کر فضلوں
اپنے نام دا مائل مینوں عاشق کیتویں ازلوں
اتھے اُتھے ہر جاء حاضر دلبر توں ہے اصلوں
راضی رکھیں دِپِ فقرے
رحمت گنج بخش دے وصلوں



جے چاہیں عاشق حقیقی ہواں تد ثابت بندہ لنگوٹ
اللہ دے کر جان حوالے جھل برہوں دی چوٹ
حق سچ دی نت بولی بولیں کڈھ غیر اندر دا کھوٹ
اے او راضی اکو جانیں
بھن دوئی دا کوٹ

جواد جلیل صفت تیری ذات رحیم کریم قدس قدیم اللہ
خالق خوب حسن جمال دا محبوب کمال الف لام میم اللہ

ہستی حق موجود حقیقی ہے وحدت شان عظیم اللہ
توں عاشق توں معشوق توں ہی عشق عجیب اللہ

ہر دم حاضر ہونا تیرا لا مکان مقیم اللہ
آپے اپنا دل رکھ راضی بکنا دل قریب اللہ

○

ح

عشق ہون اپنا ظاہر کیتا ہر رنگ نویس نت شان دیوچ
اندر دل دے معلوم ہو یا جویں ساہ پھرے سر جان دیوچ

نور حقیقی پاک محمد ہے احد جان پہچان دیوچ
ہر دم یار رہے شل راضی دھرنیک نظر انسان دیوچ

حاضر ناظر حق سنجاتم دل دیچ دلبر پیارا
یسع یبصر فی انفسکو آپ یصح کر سارا
نہ کوئی جان تے نہ کوئی جسم نہ کوئی دم گزارا
هل اقلی الانسان حین من الدهر لو یکن شیئا مذکوراً

راضی رب سوا نہیں کوئی

ایہ وحدت مار نقارا

حق دا عشق کماون ازلی عاشق درد مند
مخفی راز جو ظاہر کرے سوئی کٹاؤں کسندہ

سوز سجن داسک وصل دی سول سکا دے سندھ
عشق حسن دی کھیڈ دکھائی راضی آپ خداوند

خ

خوشحال کرو دل میرا وحدت و چ وصالے دم خیال اے
تقاد قدرت ہے سب تینوں غم درد دلوں دکھ ٹالے دوئی وبال اے

دکھ سکھ دے وچ پتیا سائیں توں میرا ننگ پالے من سوال اے
راضی اپنا سگ سبجانی تن من تیرا مالے آپ سنبھالے

د

داتا مظہر نور الہی پایا تاج لولاکی شاہی
حسن کمال وصال جمالی صورت سیرت ماہی

گنج بخش خزانہ وسیع الستی عشق ملیا ہمراہی
ذاتی نور نظروچ چھاتی راضی دیکھ ہو یا دلجاہی

دُنیا کتی کت چائی اے اتے کتے پئے منہ دھر دے
آپر اپنی حرص ہوا وچ لڑ لڑ کے حرامی مردے

عاشق پاک پلیدی وچوں نکل کنارا کر دے
سمجھ حقیقت وحدت ساری راضی یار مے نال نظر دے

دس بھلاتوں کیوں چھڈ گیوں جانی وچ پر دیس اکیلا
کس کیتے ہجر فراق دتوئی دکھ عذاب ڈوہیلا

کدھاں ہوسی وعدہ پورا پھیر وصل دا ویلا
راضی عشق کمال کماویں توں گورو میں چھیلا

ذ

ذوالجلال ہے ذات تیری
پالہنار کل دا قدیم سائیں
خالق خلق وچوں پیدا آپ کیتوئی
خلق خاص عام صورت میم سائیں
چودہ طبق کرن تبسح تیسری
ہر حال دا توں ہے حلیم سائیں
عاشق آپ تے آپ مشہور کر
راضی فقیر مسکین یتیم سائیں

ر

راز رموز ربانی دل وچ خیال خدائی پا کے روز میاق لے
 وچ وجود موجود جا تو سے وحدت مے وچ آ کے روح دلا کے
 نفس امارہ پہلے مار کے کھولیا عشق نے تا کے پردہ چا کے
 احدوں احمد آیا سیلانی ثابت سرِ خلاق لے راضی نام دہرا کے

ز

زور نہیں کمزور ہوئیاں
 کراں نال ڈاڈھے لکھ زاریاں میں
 اگلیاں پچھلیاں برہ بھلا دتیاں
 باتاں عنیر دیاں سب ساریاں میں
 ہاں کنیزک خاص غلام تیری
 تیرے نام اتوں سرداریاں میں
 تیں یار سوا اک ساہ نہ سرے
 راضی عشق رکتی دکھیا ریاں میں

س

سجن درد فراق تساڈا سہاں یکویں سول
 راتیں سک سوون نہ دیوے ڈینہاں سوزاں وچ سٹول
 ہر دم ہو حیرانا پھر داتیں بن جاناں جان فضول
 رکھیں سچا عشق سلامت خیال راضی دارب رُول

س

سکھاں نال نہ سیر اساڈا دکھاں نال پیارے روز دودھاے
 درد جدید مزید عجائب و نذا برہ بہارے سوز سینگارے
 محبت دیلویج مست السی نہینہ کیتا نروارے او غمخوارے
 آپے آپ نے عاشق کر کے چاڑھیا عشق بنجارے خواب خمارے
 بن دلبر دے دیدار نہ آوے صبر قرارے روون زارے
 یار سجن دی وجدی رہندی تن من اندرتارے آہ پکارے
 اک دن آخر دیچ قبر دے سوہنا لسی سارے مرن دی مارے
 جانی باجھوں ہن جیون راضی محض ہو یا لاچارے سخت آڈارے



سن توں سائیں واسطے رب دے آماہی مل جلدی
 برہوں تیرے چا بانجھن لایا اگ اندر پیٹی بلدی
 لگی سک شدید نہایت ہر دم تانگھ ازلدی
 یار راضی نت میں تے ہوویں کر نگاہ فضل دی

ش

شل دت سنے کوئی سبب بنے کدی یار میرے گھر آتے سہی
 ہستی مار فنا کر پہلے ہادی حق داراہ دکھاتے سہی
 نہیں نورانی جانی پیارا ذرا چشم اتیرے چاتے سہی
 اپنا دیکھ نمانا راضی دے پیار سجن گل لاتے سہی

ص

صفتِ صفا ہے صورتِ اللہ اندر باہر اک کہا لکے
 بے مثل تے لامکانی ہر جا حاضر حق کہا لکے
 وحدت سرسُبحانِ سنجاقِ کثرت سب عشق کہا لکے
 راضی باجھ خدا دے دیکھن غیر شرک کہا لکے

ض

ضربِ پریم دی جد لگی تدجھل گیاں باتاں عام دیاں
 سیاں ساریاں چرخے کتدیاں مینوں تانگھاں یارِ مدام دیاں
 کنفیکون توں پہلے لگیاں قالدوبلی کلام دیاں !!!
 لوک ہے راضی مال ملک تے مینوں دھیران تیرے نام دیاں

ط

طرح طرح دے ناز حسن وچ ٹیا دل میرا دلدار اللہ
 کدی نال بیمار غمخوار ہووے کدی روواں، حیر پکار اللہ

میں تہاں کون بچارہ کچھ نہیں تیرے عاشقِ حسین لکھ ہزار اللہ
 راضی یار ہوویں دیلویں دیدار وصل بخش عیب گناہ غفار اللہ

ظ

ظاہر باطن توں ہے سائیں محبوب میرا مقصود اللہ
 سب ذات صفات ہے تیری ذرے ذرے شہود اللہ
 خالق کل خلق دا مالک ہر دم حق موجود اللہ
 راضی ہے توں کافی مینوں یار سچا معبود اللہ

ع

عشق دی اگ آپس دے البے تن تندور تپایا
 لکڑی جان جسم کلکھ کانے بالن ہڈ بنایا
 روز بروز ہے تاب تکھیرا سوزوں سوز
 عاشق راضی گم اللہ وچ غیر خیال بھلایا



عشق کما دن کم اسیلاں بخیل کرن بدکاری محض عبتاری
 جہناں محبت نال اللہ دے او عاشق ہن انواری مست خماری
 مرد ہووے جو سرمایوں دیوے جان اوہیں توں داری لے جذبہ یاری
 باہبوں عشق حقیقی راضی دوجی سمجھن خواری بے حد باری



عاشق تیرے وچ فنا ہو دیکھ مشاہدہ خدا بیٹھے
 نفی اثبات دا جھگڑا سارا وحدت نال مکا بیٹھے
 ہر دم خیال بقا وچ ہو یا صورت حق تے نظر رکھا بیٹھے
 راضی روح فقیر عشق بنایا اگے صاحب سر جھکا بیٹھے

ع

عاشق کو اسم اللہ دا پڑھدے علم کتاباں ناہیں
ظاہر باطن ذات سبحان یار سبحن ہر جاہیں
زاہد عابد عامل کامل ہو سن پیش اگاہیں
راضی باجموں رب پتھے دے بخشے کون گناہیں



عاشق حقیقی نہیہ نہ جانڈے نال توفیق الہی
دُنیا عقبی حرس حوانوں تارک کرن تباہی
عشق جنہاں دارمیر ہو یا او منگدے نہ بادشاہی
دل وچ درد نہراں ہر دم راضی یارنوں سب گاہی



عاشق اک اللہ دا ہو کے نہیہ دی نوبت خوب و جا
عشق حقیقی وچ ہمیشہ رب پتھے دی من رضا
فنا ہونی اللہ دیکھیں الا اللہ دی صورت صفا
اک دا ہر دم بن پوجاری راضی اپنا رام ریجھا



عشق اچانک چوٹ چلائی جان جگر وچ کارے نال پیارے
سینے اندر صاف سمائی تیری صورت سوہنا یارے نال پیارے
ہو فقیر نما کھاواں نت درد ہجر دی مارے نال پیارے
پھراں اُداسی مست دیوانہ من آسجن لے سارے نال پیارے
لگیاں سانگاں ہر دم تانگاں تیرے برہ کیتا یارے نال پیارے
توں طیب ہے دل میرے داھے راضی ہو دا دیدارے نال پیارے

ع

ع م من وچ ماہی الف تھیندی اگے
 علم عقل کنوں عشق نہ جانے شرع شرم کی لگے
 عشق تریندا ڈبیاں بیڑیاں، تے ٹٹے کریندا سجے
 راضی ویکھ ربانی دل وچ شمع نورانی جگے

غ

غوث الاعظم دستگیر سچا کر مدد محض پر تقصیر جانیں
 تیرے ہتھ ہادی نجات میری ہوئے حل مشکل دلگیر جانیں
 جنھن نوں توں چاہیں کرں قطب ملی سخی من سوال اخیر جانیں
 صدقہ پنجتن پاک داپا، خیر وصل راضی سنگتا اپنا فقیر جانیں

ف

فسم وحبو اللہ سبحان عاشق بیٹھ و جاوندے نوبت نہینہ والی
 سدا اسک وچ سجدے سلام کر دے سامنے سمجھ محبوب می ذات عالی

کر عزیز نوں غرق شرک ٹا دیندے وچ وحدت ہند نے خوشحالی
 صورت سب وچ رہندا رب راضی ویکھ ہستی دی کر کے پیمالی

ق

قرب وچوں قادر قلندر ہویا مالک ملک اندر سیلان آیا
 صوفی سر صبیح سمجھا رہیا صورتِ وِچ نظر انسان آیا
 ہر جا حاضر ناظر ہادی عین عیاں کر آپ بیان قرآن آیا
 اُتھے نال جسم نہیں کم کوئی راضی دم اتھے مہمان آیا

ک

کیویں کراں مہن عشقا تینوں توں تاں جیندیاں مار مکھیا
 جس دن دا آ لگول مینوں کوئی سکھ دا ساہ نہ آیا

جند نمائی رہی کر لاوندی دل دا خون سکھیا
 راضی آکھاں شاباس تینوں سر مے کے یار منایا



کیہی چپ کیتوئی کوئی بات پیار دی بول سجن
 توں بولیں یس چپ کر سنساں رکھ ہر دم اپنے کول سجن
 نیسے درد بہوں دی ریت اوڑھی پریت نبھاویں ڈھول سجن
 محبت وِچ وفا کر راضی ہو نہ پھولا پھول سجن



گ

گلاں نال نہ ماہی ہلدا جے تائیں سر نہ دیویں
 کرتوں یار دے جان جولے جے سچا عاشق تھیویں
 سر دیویں تاں دلبر ہتھوں پیالہ عشق دا پیویں
 راضی بیٹھ سجن دے درتے عمر نبھاویں ایویں

ل

مذت عاشقاں نوں عشق چکھائی جنہاں جان جسم دی پرواہ نہیں
 سردتیاں باجھ نہ رت ہلدا اکتے کم دلاں دی جاء نہیں
 کئی زہد عبادت کر ٹھکے بن مُرشد رہبر راہ نہیں
 رب راضی رہندا وچ فقیراں جنہاں باجھ خدا کوئی چاہ نہیں



لا ابالی ذات سجن دی منڈھ تدمی ہوئی
 یس روواں تے اوہسا پرواہ نہ رکھدا کوئی
 یار دا بھیت کرے جو ظاہر سولی چڑھدا سوئی
 راضی صورت ہر مچ مولا گجھا راز رکھیوئی



لگا عشق ازل توں پہلے عربی ڈھولن یار دا اے
 اُمت سب داشانی ہويا مالک میں بدکار دا اے
 رات معراج دی راز الہی محرم کل اسرار دا اے
 راضی روپ وٹا کے آیا ماہی مکھ انوار دا اے

ل

لُٹ دل دلبر چھوڑ چلیوں ہن یار میرا کس جائے
 تیں بن صبر قرار نہ کوئی کر اپنا قرب و فائے
 ماریوئی تیر وچھوڑے والا دل بیوس پیا کر لائے
 نت نت صدے سول سہے پی جند ہجر دے درد سوائے
 ترس پوے شل تنینوں رہا جانی کر نہ جدائے
 آپے راضی دوست ہو میرا تہاں پیچ پریت دے پائے

○

لوں لوں رگ رگ درد سمایا واند نہیں اک پلدی
 تن کھوری بڈ بالن بٹھی آگ عشق نت بلدی
 ہو گیاں لعل سفید سیاہی رنگت اکھیاں راحت دلدی
 راضی تیرے نصیب نہایت سک تانگہ عجیب از لدی

م

مشکل دیوچ فریاد میری سُن سخی شاہ میراں
 مرید عزیز تے بھال جو بھالیں بدل دیوین تقدیراں
 نام خدادے آہن سائیں کٹ اندر دیاں پیڑاں
 ہو راضی صدقہ علی نبی وادرسن دے دلمگیراں

م

میں نمانا درد رنجنا روواں کر سجن نوں یاد
 داناں کوکاں دل دیاں آہیں رت سُنے فریاد
 سکہ آرام تمام جو میرا بر ہے کیتا برباد
 راضی یار ملے تاں جیواں اللہ کرے امداد

مُرشد جوگی دتی جوگ نکلیا وہم وجودی روگ
 نحن اقرب ہر دم نیڑے عام نہ جانے لوگ
 عشور آپ قویسر آیا لتھا دل دا سوگ
 اُتھے اُتھے یار پتھے دی راضی مے جھوک

ن

نال سجن مے اکھاں لگیاں دل اصل حق پا کوں
 سوز ہجر نے سخت ستایا درداں درد فراقوں
 سینے اندر برہوں نہ مے عشق آیا افلاکوں
 ورد وظیفے پڑھ پڑھ تھکا راضی یار ملیا اخلاقوں

نام اللہ دے آمل ماہی تاں میں شکر گزاراں
 سکت تیری پل صبر نہ دیوے سُن توں یار پکاراں
 ازلوں اگے برہوں لگا کے حال تے بجال ویجاہراں
 راضی دچ وصل مے دیکھاں سب تیرے نال بہاراں

نہ دوزخ دا ڈر ہے مینوں نہ جنت دا چا
 جوئی کرے اللہ سوئی ہے واہ واہ
 عاشق محبوباں دا درمل بیٹھے پنی ودت دا دریا
 حال میرے دا محرم ہويا راضی یار گواہ

نیزد موت جاگن حیاتی رمز عشق دی دواں نہ جاتی
 علم عقل دی جانہ چھتے اٹھے عشق ہويا اثباتی
 اے دم خیال سبحن دی صورت کون پچھانے ذاتی
 راضی یار نہ ٹھلدا اک دم جد لگی برہوں دی کاتی

و

ورد و نطفے سوئی پڑھدے جو دنیا دے و نجاہے
 وڈیاں تسبیاں تے نکلیاں نمازاں پنچاں دے پھٹکارے
 کئی قاری قرآن دے پچھان نہ سکے ویکھ حسین دے وارے
 عاشق گم ہو خیال خدا و توح رہندے جگ توں نیارے
 ذکر فکر وچ دم گزارن خاطر یار پیارے
 وحدت اندر دیکھ توں راضی اللہ دی سرکارے

ھ

ہوش حواسوں یار پیارے کیتا محبت وچ مدہوش
 میرے دل دا حال نہ جانے کوئی رہیاعام اگے خاموش
 کئی دکھن پرانے زخم جگر دے کئی جاگن نویں نت جوش
 راضی دکھڑے ہننے کم عاشق دا ملیا صبر فقیر می پوش

۶

آپے اپنا یار کیتوی ہو بعیت خاص فقرا دا
 کر سچا عہد اللہ دا پورا آیا نیڑے وقت حشر دا
 طالب مرشد وچ سماویں جے موت کولوں اگ مردا
 راضی محبوب دا تن من جانیں دیکھیں مالک اپنے گھر دا

اللہ علی دل وچ پکاراں محمد پاک خیالوں
 حسن کمال مے نال رجاویں جانی جان جمالوں
 اپنی وچ محبت ماہی محو کریں ہر حالوں
 راضی نام دی لاج نبھاویں آپے شرف مصالوں

۷

یار حبیب عجیب اساڈا چا سکین محضی گل لاؤندا
 کرجیاں نال نہایت سہنا کر قرب قریب بٹھلاؤندا
 اپنے توڑ نبھاؤن کیتے نہ کنھن دے عیب پھلاؤندا
 دل جوڑا کھیں مکھ محبوب ڈٹھا ہر دی لاج نبھاؤندا
 دے قرب کمال جمال نورانی پر وحدت جام پلاؤندا
 بن دلوں غلام محمد شفیع سچے دے چم قدم راضی روح رلاؤندا

۷

یسوع ببصر پش صحیح کیتم سمجھ اکو ذات صفات اللہ
 فی انفسکھ ہادی حق آکھیا نیڑے ساہ کولوں ہے ساتھ اللہ
 دلبر دلدار دل وچ وسدا دتی یار پتھے تسلا ت اللہ
 راضی دم خیال دے نال رہیا ہو حق اصل اثبات اللہ

○

اللہ کیٹے سادھو جاگن دنیا کیٹے چور
 بنا عشق اللہ دے راضی نہ کفن نہ گور

○

آپ سرکار کا سالانہ عرس مبارک آپ کی تاریخ وصال
کے مطابق مورخہ ۶، ۷ ذوالحجہ، نہایت عقیدت و احترام سے
بمقام دارالفقرا، امن پور شریف، نزد تختانہ چوہنگ
ملتان روڈ لاہور، منایا جاتا ہے۔